فقیہ عصر حضرت علامہ مفتی محمد آل مصطفیٰ مصباحی نوراللہ
مرقدہ کی وفات حسرت آیات پر دنیا بھر سے علماء و
مشائخ کے تعزیتی تاثرات کا مجموعہ

واحسرتا

از خامہ
اثر

محمد ساجد رضا قادری مرتضوی

امام جامع مسجد ویرانہ گٹہ منڈل رنجل، ضلع نظام آباد

تحریک فیضان لوح و قلم

مصدر علوم وفنون، منبع تحقیق وتفتیش، مرجع العلماء والفضلاء، زینت مسند فقہ وافتا، روح سمینار، شخصیت ساز معلم ومربی، فخر مصباحیت، مصنف کتب کثیرہ، حضرت علامہ مولانا **مفتی محمد آل مصطفیٰ اشرفی مصباحی** علیہ الرحمہ شجنہ بارسوئی کٹیہار بہار کی وفات حسرت آیات پر علماء ومشائخ اہل سنت کے رنجور اور سوگوار قلم کے بہتے آنسو'' بشکل مجموعہ تعزیت نامے'' بنام

واحسرتا!

مرتب

محمد ساجد رضا قادری مرتضوی کٹیہاری

ناشر

تحریک فیضان لوح وقلم

جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ ہیں

نام کتاب: واحسرتا!

منسوب: برانتقال پرملال حضرت علامہ مفتی محمد آل مصطفیٰ اشرفی مصباحی علیہ الرحمہ

مرتب: محمد ساجد رضا قادری مرتضوی

پروف ریڈنگ: حضرت علامہ مفتی محمد شہروز عالم رضوی کٹیہاری

کمپیوزنگ: فیضان لوح وقلم کمپیوزنگ

صفحات: 361

تعداد:

سال اشاعت: 2022

ناشر: تحریک فیضان لوح وقلم جگناتھپور (بیلوا) آباپور، بارسوئی، کٹیہار بہار pn.855102

{ملنے کے پتے}

جامع مسجد نوری ویرانہ گٹہ منڈل رنجل ضلع نظام آباد [تلنگانہ]

Contect:7970960753

حفیظ ملت اکیڈمی خانقاہ لطیفیہ تکیہ رحمن پور بارسوئی کٹیہار (بہار)

Contect:919572764074

دار العلوم رضائے مصطفیٰ بودھن ضلع نظام آباد تلنگانہ

Contect:919949258474

جامعہ فیضان تاج الشریعہ دھامی گچھ اسلام پور کشن گنج

Contect:916297289394

شرف انتساب

قطب بنگال و بہار زبدۃ العارفین سید السالکین حضرت مخدوم شاہ محمد
حسین شہید سہروردی جلکی شریف بارسوئی کٹیہار بہار

کے نام میں اپنی اس مختصر کوشش وکاوش کو منسوب کرتا ہوں۔

یکے از کفش برداران اولیاء ومشائخ
محمد ساجد رضا قادری رضوی کٹیہاری

مشمولات

☆	انتساب		3
☆	فہرست		4
☆	مٹی نہیں سونا چھپا ہے بہار میں		13
☆	تقدیم	سید صابر حسین شاہ بخاری قادری پاکستان	14
☆	سخنہائے گفتنی	محمد ساجد رضا قادری رضوی	19

شخص وعکس

1	مفتی آل مصطفیٰ مصباحی کا سوانحی خاکہ	مولانا محمد نفیس القادری امجدی	28
2	مفتی آل مصطفے مصباحی اشرفی آگے نکل	مفتی محمد شہروز عالم رضوی کٹیہاری	31
3	مفتی آل مصطفی صدیقی اشرفی مصباحی	قاری جاوید اختر فیضی	44
4	حضرت مفتی آل مصطفے مصباحی	ـمولانا محمد شفاء آل مصطفے مصباحی	46
5	علم وحکمت کے بیتاج بادشاہ	مولانا محمد انیس الرحمن چشتی	54
6	فقیہ اہل سنت کی حیات کے چند۔۔	سید محمد انتخاب عالم ضیائی	57
7	خیر الاذکیا کی نظر میں	مولانا عزیز مصباحی	60
8	دو ممتحن	مولانا تنویر ارشد	61
9	اظہار عقیدت کا بہترین طریقہ	محسن نواز دیناج پوری	62

وصال پر ملال کی خبر علماء ثقہ کی زبانی

10	دکھ بھری خبر	مفتی توفیق احسن برکاتی	64
11	افسوس ناک خبر	مولانا محمد عادل رضا مصباحی پورنوی	65
12	آہ، افسوس صد افسوس	مولانا محمد نوازش رضا مرکزی	66
13	بے حد افسوس ناک خبر	مولانا غلام محمد صدیقی فیضی ارشدی	67
14	فقیہ عصر محقق دوراں کا وصال	مفتی امجد رضا امجدی	68
15	مفتی آل مصطفی دار فانی سے کوچ کر گئے	مولانا مظاہر الحق مصباحی	69
16	محقق مسائل شرعیہ کی وفات	آل رسول احمدی اشرفی	70

سوگوار گلہائے تعزیت نامے

17	یوٹیوب چینل کا انٹریو	فقیہ النفس مفتی مطیع الرحمن مضطر	72
18	آہ میرا رفیق درس مجھ سے رخصت ہوا	علامہ محمد صدرالوری قادری مصباحی	74
19	ایک اور علم وادب کا ستارہ ہمیشہ کیلئے غروب	مولانا محمد امیر اعظم سریاں بنارس	76
20	فقیہان عصر آل مصطفے، وحسن منظر قدیری	مولانا محمد سرفراز عالم رضوی	78
21	آہ علم وتحقیق کا ایک سورج اور ڈوب گیا	مولانا محمد مسیح الرحمن رضوی	89
22	مفتی آل مصطفی صاحب مصباحی	محمد نورالہدی خان رضوی مصباحی	80
23	فقیہ عصر مفتی آل مصطفے مصباحی	مولانا محمد مجتبی اشرف جامعی بلرامپور	81
24	چھوٹے قد کے بہت بڑے علما	۔مولانا محمد رضا مرکزی	84
25	آہ آہ آہ! سیمانچل کا قابل فخر بیٹا	مفتی صابر رضا محب القادری نعیمی	86
26	فق اہلسنت سے ایک اور نیر تاباں روپوش	محمد ساجد رضا قادری رضوی	87
27	موصوف صوفی منش آدمی تھے	علامہ عبدالمالک مصباحی جمشید پوری	89
28	علم وفضل کا ایک اور سورج غروب ہوگیا	مولانا خواجہ آصف رضا مصباحی	90
29	میرے مشفق ومہربان استاذ	مولانا فاضل مصباحی	92
30	حضرت کی رحلت اہل سنت کا عظیم خسارہ	مولانا محمد ارشد القادری امجدی الحنفی	93
31	جماعت اہلسنت کے ایک نامور محقق	علامہ مولانا محمد نثار مصباحی	96
32	مفتی آل مصطفے مصباحی ایک مایہ ناز محقق	مولانا محمد رئیس اختر مصباحی	98
33	جانے والے نہیں آنے والے	علامہ محمد ذوالفقار نعیمی ککرالوی	99
34	ایک اور چراغ بجھ گیا	مولانا محمد مشاہد العلی نوری کوچگڑھی	100
35	موت اس کی ہے زمانہ کرے جس پہ افسوس	مولانا محمد صغیر احمد برکاتی بریلی	101
36	مجلہ جام میر کے جملہ ارکان رنجیدہ	مدیر جام میر بلگرام شریف	103
37	اہل سنت کے مایہ ناز محقق	حضرت مولانا مفتی حسان عطاری	104
38	کتنا مشکل ہے الوداع کہنا	مولانا شمیم رضا اویسی امجدی	105
39	تیرے جدائی سے کون حزیں نہیں	مفتی جمال احمد صدیقی اشرفی قادری	109
40	خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں جانیوالے	مولانا نازش المدنی مرادآبادی	112

41	جماعت اہل سنت کا عظیم خسارہ	مفتی محمد علاء الدین قادری رضوی ممبئی	114
42	استاذ الاساتذہ تصنیفات کی روشنی میں	مولانا قاضی خطیب عالم نوری	116
43	ہماری مردم خوری کی کہانی	صحافی منظر محسن	117
44	صد افسوس گلشن افتاء کا گل مرجھا گیا	مفتی مشتاق احمد قادری عزیزی	118
45	آہ میرے مشفق میرے محسن	مفتی محمد کمال الدین اشرفی	119
46	مفتی آل مصطفے یادوں کے جھروکے سے	مولانا اختر نور صاحب	120
47	افسوس یہ نایاب ہیرہ بھی رخصت ہوگیا	مولانا محمد گلریز رضا مصباحی	130
48	خوبصورت اور حسین عہد کا خاتمہ ہوا	مولانا محمد ابرار احمد علیمی	132
49	ایک رفیق درس کی دل محزون کی پکار	علامہ قمرالزمان مصباحی مظفرپور	133
50	آنکھیں غمناک واندوہ ناک خبر	مفتی مطلوب حسین امجدی	137
51	وہ کون تھا جو عالم اسلام کو بے نور کرگیا	مولانا رضوان احمد مصباحی رضوی	138
52	آپ علوم وفنون کے عظیم شاہکار	مولانا محمد مرشد عالم امجدی قادری	139
53	ایک عظیم استاذ ہم سے رخصت ہوگئے	مولانا محمد ریاض الدین امجدی	141
54	موت اس کی ہے کرے جس پہ زمانہ افسوس	مولانا فاروق احمد برکاتی چھپرہ	142
55	بہار کی بہار	استاذ الشعراء مولانا شاکر اصغر	143
56	آہ ایک اور ستارہ ٹوٹ گیا	مولانا توحید الرحمن آزاد کلیمی	144
57	ہائے او موت! تجھے موت ہی آئی ہوتی	مولانا محمد عبدالمجید محامد رضوی	145
58	فقیہ عصر مفتی آل مصطفی مصباحی اب نہ رہے	ولانا ابوضیاء غلام رسول سعدی کٹیہار	152
59	تنظیم فارغین امجدیہ 2010 کے علماء کو ہوا	مولانا محمد آصف جمیل امجدی	154
60	مدت کے بعد پیدا ہوتے ہیں کہیں وہ لوگ	مفتی رضوان احمد مصباحی سیمانچل	155
61	علماء اہلسنت میں دوڑی سوگ کی لہر	ہماری آواز	156
62	مفتی آل مصطفی کی رحلت ایک بڑا علمی خلا	مولانا فیضان المصطفی قادری	157
63	یک ستارہ اور ٹوٹا	مفتی محمد شریف الحق رضوی ارشدی	159
64	مفتی آل مصطفی بھی آخرت کے سفر پر روانہ	مفتی محمد شمشاد احمد رضوی ممبئی	160

65	ایک دردناک سانحہ	مولانا اللہ بخش امجدی جالنہ	161
66	جہان درس وتدریس کے بے تاج بادشاہ	مولانا قمرالدین رضوی سدھارتھ نگر	162
67	آہ! مفتی آل مصطفی مصباحی بھی نہ رہے	مولانا فیضان رضا علیمی سیتامڑھی	163
68	آل کرناٹک سنی علما بورڈ سوگوار	مولانا محمد شریف الرحمن رضوی بنگلورو	165
69	مفتی آل مصطفی مصباحی اور فروغ رضویات	۔مولانا ابوہریرہ رضوی مصباحی	166
70	عظیم ستارہ جس پر فقہ وافتا کو ناز تھا	مولانا محمد وسیم نفیسی صاحب	167
71	فردوس بریں کا مہمان	مولانا محمد عمر رضا حشمتی لاتور	168
72	فرش سے ماتم اٹھے وہ طیب وطاہر گیا	منتظمین مسائل شرعیہ دارالافتا	169
73	آہ! اہلسنت کا ایک عظیم فقیہ رخصت ہوا	مولانا احسان رضا مصباحی وغیرھم	170
74	اہلسنت کو عظیم صدمہ	علامہ مولانا محمد عبدالخالق اشرفی	172
75	وصال پر ملال مفتی آل مصطفے مصباحی	مولانا حافظ مناظر حسین رضوی	173
76	آہ مفتی آل مصطفے مصباحی نہ رہے	مولانا آفتاب رشک مصباحی	174
77	نہ بھولے گی کبھی دنیا تیرے کردار کی خوشبو	مولانا دانش رضا علائی	175
78	علمی وقار کی گونج برطانیہ میں	مولانا محمد معزالدین اشرفی حیدرآباد	177
79	کیا خبر تھی موت کا یہ حادثہ ہوجائے گا	مولانا منظور عالم مصباحی رفاقتی	178
80	مفتی آل مصطفی نابغہ روزگار مفتی وفقیہ	مفتی عابد حسین قادری مصباحی	179
81	ماہر علم وفن استاذ زمن	مفتی محمد یونس رضا اویسی کانپور	180
82	مفتی آل مصطفی مصباحی آپ بھی چلے	مفتی محمد انور نظامی مصباحی	181
83	حضرت مفتی آل مصطفی بے نظیر فقیہ	مولانا محمد مشاہد رضوی بلاگرٹیم	184
84	جہان فقہ وافتا کی قدآور شخصیت	مولانا محمد ارشد رضا امجدی	185
85	آہ!! مفتی آل مصطفے مصباحی	مولانا ساجد الرحمن شبر مصباحی	187
86	آسمان علم وفن کا ایک اور ستارہ غروب ہوا	مولانا احمد رضا ازہری	188
87	کلمات غم	مولانا نذر الباری پورنوی	190
88	آہ علم وفن کے کوہ نور	مولانا محمد انور رضا اجمیری	193

89	آہ مفتی آل مصطفے!!	۔مولانا تاج الدین	196
90	مولانا غلام ربانی کی تعزیت	شہزادہ قائد ملت علامہ ارشد القادری	197
91	مفتی آل مصطفے مصباحی کی مقبولیت	علامہ مفتی فاروق عالم مہائمی	198
92	اللہ اکبر،، حیف صد حیف	مولانا عبیداللہ خان الاعظمی	199
93	علم وفضل کا ایک اور درخشندہ ستارہ جلد	مفتی قاضی فضل احمد مصباحی	200
94	یوں تو آئے ہیں دنیا میں سبھی مرنے	مولانا محمد اشتیاق ایوبی	202
95	آنکھ حیراں ہے کہ کیا شخص زمانے سے اٹھا	مولانا شاداب امجدی برکاتی	204
96	مرد حق آگاہ فقیہ عصر تھے مفتی آل مصطفی	مولانا مفتی غلام رسول اسماعیلی	205
97	اہل سنت کے لئے عظیم خسارہ	مولانا محمد مشیر اسد امجدی ہاسنی	208
98	ملت اور مذہب کا عظیم خسارہ	ضمیم احمد مصباحی رضوی	209
99	آہ فقیہ اہل سنت آل مصطفی	مولانا احسن محمد سلیم رضوی تحسینی	210
100	عالم سنیت کے عظیم محقق	مفتی محمد کونین نوری مصباحی	212
101	یا اللہ قیامت کیوں نہیں آجاتی	مولانا محمد شاکر رضا قادری	213
102	بے شک وہ نادر دہر تھا	مولانا محمد منظور احمد رضوی	215
103	کسی کو الوداع کہنا بہت تکلیف دیتا ہے	مولانا محمد ارشد نظامی اشرفی	216
104	آسی فاؤنڈش کے اراکین بھی سوگوار ہیں	آسی فاؤنڈشن	218
105	گلستان علم وادب کا ایک اور ستارہ غروب	مولانا محمد ظہور عالم امجدی رضوی	220
106	فقیہ اہل سنت محقق عصر	مولانا محمد شرف رضا قادری	222
107	سیمانچل پھر ایک بار سوگوار	مولانا محمد شہروز عالم اکرمی کلکتہ	223
108	ایک ایسا سورج جو آدھی رات کو غروب ہو	مولانا محمد ارمان علی قادری ایم پی	225
109	عالم ربانی مفتی آل مصطفی مصباحی نہ رہے	مولانا محمد صابر عالم مصباحی	226
110	great Indian World Sheikh Mufti Ale Mustafa Musbahi	الموسس دارالملک فاؤنڈشن	227

بیرونی علماء ومشائخ کے سوگوار تعزیت نامے

111	ایسے متواضع علما بہت کم ہیں	مولانا غلام محمد مصباحی سری لنکا	229
112	تعزیت نامہ	علامہ الیاس عطار بانی دعوت اسلامی	230
113	تعزیتی مجالس مارشش	علمائے افریقہ	233
114	آہ! فکر رضا کا امیں تھا، نہ رہا	علامہ سید صابر حسین شاہ بخاری	234
115	مفتی آل مصطفےٰ مصباحی میرے استاذ	ڈاکٹر علامہ خوشتر نورانی امریکہ	239
116	فقہ وافتاء کا ایک اور ستارہ غروب ہوگیا	مولانا محمد افروز القادری مورنگ	240
117	حضرات افسوس صد افسوس	مولانا سلطان احمد مصباحی ہالینڈ	242
118	مسلک اعلیٰ حضرت کا ایک عظیم محقق	مولانا محمد نصر اللہ رضوی مرکزی	243
119	تعزیت نامہ	مفتی منظر الاسلام ازہری امریکہ	244
120	ایک اور ستارہ ٹوٹ گیا	محمد شفیق الرحمن عزیزی نیدرلینڈ	246
121	منفرد تھی آپ کی ذات	مولانا محمد شاہد رضا قادری مسقط عمان	247
122	تعزیت نامہ ادارہ شرعیہ	مولانا اظہار النبی حسینی نیپال	248
123	مدرسہ فیض القرآن میٹھانی نیپال	غلام مصطفی اختر القادری	250

دعائیہ تقریبات

124	فقیہ اہل سنت اور تاج السنہ	مولانا کمال الدین اشرفی	252
125	اعلان عرس چہارم	مولانا محمد بختیار امجدی	254
126	مجلس تعزیت	جامعہ صمدیہ پھپھوند شریف	255
127	فقیہ عصر کیلئے دعائے مغفرت	مولانا معراج احمد مصباحی	257
128	جامعہ اشرفیہ مبارکپور میں مجلس تعزیت	رپورٹ ہماری آواز جھارکھنڈ	258
129	جامعہ حضرت بلال بنگلور میں دعائیہ	فیاض احمد رضوی مصباحی	260
130	مراد آباد میں دعائیہ تقریب	مفتی محمد مطیع الرحمن نعیمی	261
131	کولکاتا میں تعزیتی نشست	مولانا محمد شہباز احمد مصباحی پوکھریروی	263

132	ضلع کے سبھی مدارس ومساجد میں دعاء	مولانا لطیف الرحمن مصباحی	264
133	البرکات علیگڑھ میں تعزیتی نشست	منجانب سادات مارہرہ مطہرہ	266
134	مرکزی دار القرأت میں ایصال ثواب	۔مولانا امین الدین مصباحی	268
135	ادارہ شرعیہ پٹنہ میں تعزیتی اجلاس	افضل اسلام	271
136	منجانب اھل خانہ دعائیہ تقریب چہارم	ریحان المصطفی شہزادہ	274
137	فاتحہ چہارم شریف کی رپورٹ	مرتب کتاب ہذہ	276
138	عرس چہلم۔ بمقام جتنا ہاٹ پورنیہ	رپورٹ از مولانا صابر رضا مصباحی	279

تعزیتی لیٹر پیڈ

139	تعزیت نامہ خانقاہ رحمن پور بارسوئی	مولانا خواجہ ساجد عالم الطیفی مصباحی	282
140	الجامعۃ الاشرفیہ خدیجۃ الکبریٰ	مفتی قمر عالم اشرفی ہبلی کرناٹک	285
141	جامعہ قادریہ کلیم العلوم پال گھر	مولانا کلیم اللہ قادری	289
142	مرکز اہل سنت بریلی شریف	مولانا ڈاکٹر اعجاز انجم لطیفی	291
143	شیخ الاسلام سید مدنی میاں مدظلہ	کچھوچھہ شریف	293
144	دار العلوم انوار مصطفےٰ تیلی باغ لکھنؤ	مولانا غلام آسی مونس	294
145	مرکزی ہلال کمیٹی سالماری	قاضی فضل احمد مصباحی	296
146	جامع اشرف درگاہ کچھوچھہ شریف	حضرت سید محمود اشرف اشرفی	298
147	رضا اکیڈمی ممبئی	الحاج محمد سعید نوری	299
148	دار العلوم اہل سنت شمس العلوم گھوسی	مولانا ممتاز عالم مصباحی	300
149	خانقاہ غوثیہ شہودیہ اصدقیہ سہسرام	سید شاہ عارفین اصدق غوثی	302
150	جامعہ نعیمیہ دیوان بازار مراد آباد یوپی	شیخ الجامعۃ حضرت علامہ ایوب نعیمی	304
151	ادارہ حذیفہ یمانی شیب پور ہوڑہ	ابو حذیدہ مولانا سرفراز احمد مصباحی	305
152	انٹرنیشنل سنی سینٹر ناگپور	علامہ سید عالگیر اشرف اشرفی کچھوچھوی	307
153	جامعہ اشرفیہ مبارک پور	مفتی نظام الدین رضوی	308
154	دار العلوم ملت اسلامیہ تیغیہ مظفر پور	مولانا احمد رضا امجدی اخلاقی	310

155	الجامعۃ الامجدیہ الرضویہ گھوسی	علاء المصطفی قادری	311
156	دارالعلوم بغدادیہ سندر باڑی ٹمیاری	مولانا مشفق القادری مصباحی	312
157	جامعہ عربیہ اسلامیہ ناگ پور	مولانا عبدالعزیز خان قادری	313
158	جامعہ عبداللہ بن مسعود کولکاتا	مولانا رحمت علی تیغی قادری	314
159	تعزیت نامہ	سید جلال الدین اشرفی کچھوچھہ	315
160	جامعہ سیمانچل پورنیہ بہار	مولانا سیف رضا صدیقی	316
161	حضرت علی ایجوکیشنل ٹرسٹ ممبئی	مفتی محمد منظر حسن خاں اشرفی ممبئی	318
162	خانقاہ عالیہ قادریہ بدایوں شریف	مولانا عبدالغنی عطیف میاں قادری	320
163	مخدوم اشرف مشن پنڈوہ بنگال	مولانا عبدالودود مصباحی	323
164	الجامعۃ الرضویہ کلیان تھانہ	مفتی مبشر رضا ازہر مصباحی	324
165	دارالعلوم نوریہ جیش العلوم مدھوبنی	مولانا مصلح الدین صدیقی	325
166	ادارہ شرعیہ سلطان گنج پٹنہ	صدر مولانا غلام رسول بلیاوی	326
167	ادارہ شرعیہ سلطان گنج پٹنہ	صدر مفتی حسن رضا نوری	327
168	مولانا الحاج پیر سید معین الدین اشرفی	کچھوچھہ شریف	328
169	مرکزی دارالقضاء ادارہ شرعیہ	مفتی امجد رضا امجد پٹنہ	329
170	دارالعلوم علیمیہ جمدا شاہی بستی	پرنسپل مولانا انوار احمد	330

شعرائے کرام کی مناقب خوانی

171	علم کے کوہِ ہمالہ مفتی آلِ مصطفی	مولانا محمد انور رضا اجمیری امجدی باتھوی	332
172	دین حق کے پاسباں۔ مفتی آل مصطفی	مولانا رضاء الباری اظہر بارسوئی	333
173	قوت بازوئے ملت تھے وہ آل مصطفی	شاعر اسلام مولانا غلام غوث اجملی	334
174	تم کیا گئے کہ سارا زمانہ اداس ہے	مجسم فانی رشیدی	335

175	نگاہیں رو رہی ہے اور جگر آنسو بہاتا ہے	مولانا نادر جمالی کٹیہاری	336
176	صاحب علم و فراست مفتی آل مصطفی	مولانا سید سبطین پروانہ کٹیہاری	338
177	الوداع اے مفتی آل مصطفے	مولانا بدرالدین بدر قادری	339
178	چھپ گیا آفتاب علم و فن	سلمان فریدی صدیقی مصباحی مسقط	340
179	تعزیت کے آنسو	مولانا جسیم اکرم مرکزی پورنیہ	342
180	قطعہ تاریخ رحلت	صاحبزادہ محمد نجم الامین عروس فاروقی	344
181	قطعہ تاریخ رحلت	مولانا سید شہباز اصدق ساؤتھ افریقہ	345

بزم صحافت میں غم کی لہر

اخبارات کے تراشے

مٹی نہیں سونا چھپا ہے بہار میں

مٹی نہیں سونا چھپا ہے بہار میں
گردوغبار ہیرا نما ہے بہار میں

ہر ہر قدم پہ علماء مشائخ کا ہے ہجوم
فیضان غوث وخواجہ رضا ہے بہار میں

احمد رضا مجدد اعظم ہے اس کا بھی
اعلان سب سے پہلے ہوا ہے بہار میں

تقدیم

علامہ مفتی آل مصطفیٰ مصباحی کی یاد میں
''اشکوں کی برسات''

اثر خامہ: حضرت علامہ مولانا سید صابر حسین شاہ بخاری قادری پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ النبی الامین خاتم النبیین
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین

گزشتہ دوتین ماہ سے دنیا بھر سے اہل علم وقلم کی ایک نہایت کثیر تعداد نے سفر آخرت اختیار کیا ہے، ان مسافرانِ آخرت میں علامہ مفتی آل مصطفیٰ مصباحی رحمۃ اللہ علیہ (پ:6 / رمضان المبارک 1391ھ/ 27 / اکتوبر 1971ء۔م:6 / جمادی الاخری 1443ھ/ 10 / جنوری 2022ء) کا اسم گرامی نہایت روشن اور نمایاں ہے۔ ہندوستان میں اہل سنت کی نہایت معیاری درس گاہ الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ یوپی کے آپ فرزند جلیل ہیں اور مصباحی علماء ومشائخ میں نہایت مشہور ومعروف ہیں، آپ کی ساری زندگی جہد مسلسل سے عبارت ہے اس پر آپ کی کتاب زیست کا ہر صفحہ شاہد وناطق ہے۔ آپ نے اپنے عہد کے نامور علماء کرام سے اکتساب فیض کیا اور پھر درس وتدریس کی مسند پر نہایت جاہ وجلال سے راج کیا کشور تدریس کے بے تاج بادشاہ ثابت ہوئے، فقہ وافتاء کے میدان میں آپ کا فقیہانہ قلم اس شان سے چلا کہ مفتیانِ کرام آپ کو فقیہ اہل سنت " کے لقب سے یاد فرماتے تھے۔

قلم وقرطاس پر آپ کی ایسی دسترس تھی کہ جس موضوع پر بھی قلم اٹھایا، اس کا حق ادا فرما دیا۔ آپ کے قلم فیض اثر سے دوسو سے زائد مضامین ومقالات، بیسیوں کتابیں، درجنوں کتابوں پر تقدیمات وتاثرات، حواشی اور تراجم سامنے آچکے ہیں۔

مقالہ نگار ایسے کہ جس علمی کانفرنس میں اور جس موضوع پر بھی مقالہ پڑھا سننے والے ورطہ حیرت میں پڑ گئے اور آپ کو داد وتحسین دینے پر مجبور ہو گئے۔

آپ [کے والد ماجد] ملک العلماء علامہ محمد ظفر الدین قادری بہاری رحمۃ اللہ علیہ کے ارشد تلامذہ میں سے ایک تھے، ان سے ذکر رضا کچھ اس انداز میں سماعت افروز ہوا کہ آپ نے فروغ رضویات کے لئے اپنی زندگی وقف فرما دی، کسی نے کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن پر اعتراضات کئے تو آپ نے ان تمام اعتراضات کا نہایت تحقیقی وتنقیدی جائزہ لیا اور کنزالایمان کے محاسن کو سامنے لاکر مخالفین کی تمام ہرزہ سراہیوں کو طشت ازبام کیا۔ یقیناً آپ فکر رضا کے امین تھے اور سادات کچھوچھہ کے خوشہ چین تھے۔

آپ کی اچانک وفات حسرت آیات سے دنیائے اہل سنت میں غم وحزن کی ایک ایسی گھٹا چھائی کہ ہر طرف ہی اشکوں کی ایک برسات نظر آئی۔ جگہ جگہ دعائیہ تقریبات ہوئیں، آپ کی یاد میں تعزیتی سیمینار اور اجلاس ہوئے، سنی صحافت نے بھی آپ کی یاد میں آنسوؤں کی سوغات پیش کی ہے۔

اسلاف کی حیات وخدمات کو یاد رکھنا زندہ قوموں کی علامت ہوتی ہے۔ جامع مسجد تہانی علی سالم کاٹے پلی، منڈل پداکڑ بگل، وایا، بانسواڑہ ضلع کاماریڈی (تلنگانہ) کے امام وخطیب مولانا محمد ساجد رضا قادری رضوی کٹیہاری بہاری صاحب زیدمجدہ نے ہمارے ممدوح علامہ مفتی آل مصطفیٰ مصباحی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے ''واحسرتا'' کے عنوان سے آپ کی یادوں کی بارات لے کر آئے ہیں۔

''واحسرتا'' فارسی کا لفظ ہے جس کے معنی ''کلمہ حسرت'' ہائے افسوس! حیف! کے ہیں۔

آپ نے نہایت محبت اور عقیدت سے یہ کتاب ترتیب دی ہے۔ کتاب کا شرف

انتساب قطب بنگال و بہار زبدۃ العارفین سید السالکین حضرت مخدوم شاہ محمد حسین شہید سہروردی جلکی شریف کے نام کیا گیا ہے۔

اور تحریک فیضانِ لوح وقلم جگنا تھپور (بیلوا) آباپور بارسوئی کٹیھار بہار نے اسے اشاعت کرنے کا شرف حاصل کیا ہے۔

علامہ مفتی محمد شہروز عالم رضوی کٹیہاری نے اس کی پروف ریڈنگ کی اور نظر ثانی فرمائی۔ آغاز میں فاضل مرتب نے ''سخن ہائے گفتنی'' کے تحت کتاب مرتب کرنے کی غرض وغایت سے پردہ اٹھایا ہے۔

''شخصیت کا عکس'' کے عنوان سے علامہ مولانا مفتی آل مصطفیٰ مصباحی رحمۃ اللہ علیہ کا شخصی اور سوانحی خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ لکھنے والوں میں مولانا محمد نفیس القادری امجدی، مولانا محمد شفاء المصطفیٰ مصباحی، مولانا محمد انیس الرحمن چشتی اور ادارہ کنزالایمان بائسی پورنیہ کے اسمائے گرامی شامل ہیں۔

''وصال پر ملال کی خبر علماء ثقہ کی زبانی'' کے عنوان سے مفتی توفیق احسن برکاتی، مولانا محمد عادل رضا مصباحی پورنوی، مولانا غلام محمد صدیقی ارشدی، مولانا محمد نوازش رضا مرکزی کے سوگوار قلم سے آپ کے وصال باکمال کے مناظر دیئے گئے ہیں۔

''سوگوار گلہائے تعزیت نامے'' کے عنوان سے ہندوستان بھر کے اہل علم وقلم کے تعزیتی مقالات ومضامین سلک مروارید کی طرح پیش فرمائے گئے ہیں۔ ان میں علماء کرام بھی ہیں، مشائخ کرام بھی ہیں، صحافی بھی ہیں، مدرس بھی ہیں، خطیب بھی ہیں، نقاد بھی ہیں، مقالہ نگار بھی ہیں۔ ہر ایک کا قلم سوگواری میں ڈوبا ہوا نظر آتا ہے۔ کسی نے کہا، ''میرا رفیق درس مجھ سے رخصت ہوا'' کسی نے علم وادب کا ستارہ غروب ہوتا ہوا دیکھا، کسی کو علم وتحقیق کا سورج ڈوبتا ہوا نظر آیا، کسی کو نیر تاباں روپوش ہوتا ہوا نظر آیا، کسی نے آپ کی وفات کو ملت کا خسارہ قرار دیا، کسی نے ناقابلِ تلافی نقصان قرار دیا۔

''واحسرتا'' اشکوں کی ایک برسات ہے، ہر تعزیت گزار کی اپنی ہی بات ہے، ''بیرونی علماو مشائخ کے سوگوار تعزیت نامے'' میں گیارہ ان علماء ومشائخ کے تعزیت نامے

قارئین کے ذوقِ مطالعہ کے لئے پیش فرمائے گئے ہیں جن کا تعلق ہندوستان سے باہر دوسرے ممالک سے ہے، اس سے ثابت ہوا کہ علامہ مفتی آل مصطفیٰ مصباحی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کا شہرہ صرف ہند تک محدود نہیں تھا بلکہ آپ ایک آفاقی شخصیت تھے۔

''دعائیہ تقریبات'' میں ان چند مقامات کی نشاندھی کی گئی ہے جہاں آپ کی یاد میں دعائیہ تقریبات انعقاد پذیر ہوئیں۔ان مقامات میں پھپھوند شریف، جھاڑ کھنڈ، پوکھریرہ، مارہرہ مطہرہ، مبارک پور، مرادآباد، کولکتہ اور پٹنہ شامل ہیں۔

''تعزیتی لیٹر پیڈ'' کے عنوان سے چند مشاہیر کی جانب سے ان کے لیٹر پیڈ پر لکھے گئے تعزیتی پیغامات شامل ہیں۔

''شعرائے کرام کی مناقب خوانی'' پیش نظر کتاب ''واحسرتا'' کا آخری باب ہے جو منظومات پر مشتمل ہے، اس میں علامہ مفتی آل مصطفیٰ مصباحی رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں نامور شعراء کرام کی جانب سے مناقب اور تاریخی قطعات شامل کئے گئے ہیں۔ان شعراء کرام میں محمد انور رضا اجمیری، رضا باروی، غلام غوث اجملی، سلمان فریدی صدیقی، جسم اکرم، مجسم فانی رشیدی، نادر جمالی، سید سبطین پروانہ، سید شہباز اصدق اور نجم الامین عروس فاروقی کے اسمائے گرامی شامل ہیں۔

مولانا محمد ساجد رضا قادری رضوی کٹیہاری بہاری زید مجدہ نے ہمارے ممدوح حضرت علامہ مولانا مفتی آل مصطفیٰ مصباحی رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں نہایت مختصر وقت میں ''واحسرتا'' کے عنوان سے اپنا نالہ دل پیش فرما کر اسلاف شناسی کی یہ ایک نہایت عمدہ اور اعلیٰ مثال قائم فرمائی ہے۔پھر فیضانِ لوح وقلم نے اسے نہایت آب وتاب سے شائع فرما کر لوح وقلم کا بھرم رکھا ہے۔فقیر انہیں یہ عظیم الشان کتاب مرتب کرنے اور پھر منظر عام پر لانے پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارک باد اور ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے۔ **اللھم زد فزد۔**

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل آپ کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازے اور اسے شہرت عام اور

بقائے دوام بخشے اور ہم سب کا خاتمہ بالخیر فرمائے۔

آمین ثم آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریتہ واولیاء امتہ وعلماملتہ اجمعین۔۔

دعا گو ودعا جو

گدائے کوئے مدینہ شریف

احقر سید صابر حسین شاہ بخاری قادری غفرلہ

،،خلیفہ مجاز بریلی شریف،،

سرپرست اعلیٰ ماہ نامہ مجلہ الخاتم انٹرنیشنل و،،ہماری آواز،،

مدیر اعلیٰ الحقیقہ وسہ ماہی،،خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (انٹرنیشنل)

ادارہ فروغ افکار رضا وختم نبوت اکیڈمی برہان شریف ضلع اٹک پنجاب پاکستان پوسٹ کوڈ نمبر 43710(11/رجب المرجب 1443ھ/13/فروری 2022ء بروز اتوار بوقت 18:11 رات، بہ حالت علالت)

❑❑❑

سخنہائے گفتنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جی ہاں یہ بارسوئی کی سرزمین ہے، جو موجودہ ضلع کٹیہار میں واقع ہے، پہلے یہ خطہ پورنیہ ضلع کا ایک حصہ ہوا کرتا تھا، پورنیہ کی تاریخ تو روشن ہے، ہاں پورنیہ کا وجود تو نصیرالدین ہمایوں کے زمانہ میں ہوا، مگر ہم اس سے قبل کی بات کریں گے، جب پورنیہ نہیں تھا، پورنیہ سے پہلے خطہ سیمانچل کی سیاسی تاجداری کے دارالسلطنت کا صدر مقام اسی بارسوئی کو حاصل تھا، اختیارالدین محمد بختیار خلجی نے جب اسے فتح کیا تو یہاں پر اپنے نام کا خطبہ وسکہ بھی جاری کیا، جیسا کہ مورخ محمد قاسم فرشتہ رقمطراز ہے۔

ولایت لکھنوتی را با بسیاری از پرگنات بنگالہ متصرف شدہ خطبہ وسکہ آن ممالک جاج نگر و بہار و دیوکوت و بارسوئی بنام خود کرد۔[تاریخ فرشتہ جلد دوم فارسی صفحہ 571]

جی آیئے! اس سے بھی صدیوں قبل، ہماری علم دوستی وفنون پروری کے قصے عام تھے، جبکہ ابھی اسلام کا سورج عرب کی سرزمین میں طلوع بھی نہیں ہوا تھا، اس وقت اس سرزمین میں بودھوں کی حکمرانی تھی، مگر یہاں کے لوگوں کی علم دوستی وفنون سے محبت عام تھی، اس زمانے کی بات ہے جب یہ علاقہ مشہور راجا کرنا کی نگری کہلاتی تھی، اور بقول چینی سیاح ہیون سانگ اس کا نام ''کائلا ناسفلانہ'' اور تواریخ میں ''کرنا سونا'' کرنا گڑھ یا کرن ڈیگھی ہے، اس خطہ کی کچھ تاریخی احوال ہیون سانگ نے اپنے سفرنامہ میں لکھا ہے، اس نے یہاں کے باشندوں کو نہایت محنتی وجفاکش اور جان باز وخوش مزاج بتایا، سب سے بڑی بات جو میرے مقصد کی لکھی ہے وہ یہ ہے کہ یہاں کے لوگ نہ صرف علم وفن کے خوگر

تھے، بلکہ علم دوست اور علماء نواز بھی تھے، غرض ہماری علم دوستی اور علوم فنون کی خوگری کے چرچے تو صدیوں پہلے سے عام ہے۔

جی اسی علوم وفنون کی سرزمین میں ایک سے بڑھ کر ایک ہونہار اور خوگر، علوم وفنون کے مشاط گان پیدا ہوئے، جنہوں نے علم وفن کے بکھرے ہوئے زلف برہم کو سنوارہ، آئینہ ہند سیدنا شیخ سراج الدین اخی یہی پر کہیں محلہ فارگور یا گورفار میں پیدا ہوئے تھے، قطب بنگال وبہار حضرت شیخ سیدنا مخدوم شاہ محمد حسین شہید تیغ برہنہ نے بھی بارسوئی جلکی شریف کو اپنا آخری مسکن بنایا، سراج السالکین زبدۃ العارفین حضرت مولانا شاہ حفیظ الدین لطیفی برہانی رحمن پوری بھی اسی سرزمین میں آنکھیں کھولیں، اور اب دور آخر میں اسی جماعت کا ایک فرد فرید مصدر علوم وفنون، منبع تحقیق وتفتیش، مرجع العلماء والفضلاء، زینت مسند فقہ وافتا، روح سمینار، شخصیت ساز معلم ومربی، فخر مصباحیت، مصنف کتب کثیرہ، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد آل مصطفیٰ اشرفی مصباحی علیہ الرحمہ بھی تھے، جو اسی سرزمین کی ایک معروف بستی شجنہ میں/ 27 کتوبر 1971 کو پیدا ہوئے، اور برضائے الٰہی 10 جنوری 2022ء بروز پیر قضا فرمائی۔

خاندان دودمان دادیہال ونہیال دونوں مرفہ الحال بلکہ دادا حضور منشی نجابت حسین فارسی نوشت وخواند میں ماہر تھے، تو نانا حضور حضرت مولانا ثمیر الدین بھی علم دین کا تاجدار تھا، علامہ ہدایت اللہ خاں رامپوری کے شاگرد اور سلسلہ رشیدی سے متعلق تھے، والد ماجد کی بات ہی کچھ اور ہے، محض ایک ہی واسطہ سے امام اہلسنت مجدد الاسلام سیدنا سرکار اعلی حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ مولی تعالی عنہ کے شاگرد تھے، سرکار اعلی حضرت کے ولد الاعز ملک العلماء علامہ ظفر الدین قادری رضوی فاضل بہار علیہ الرحمہ کے بلاواسطہ رشید وعزیز شاگرد تھے، غرض گھرانہ صاحب ثروت ومنال ہونے کے ساتھ ساتھ علمی دولتوں واثاثوں کا بھی حامل تھا، پھر آپ خاندان کی اس علمی وراثت سے بے گانہ اور محروم کیسے رہ سکتے تھے، کہتے ہیں کہ ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات، جوانسان غیر معمولی مشہور زمانہ ہونے والا ہوتا ہے، آغاز ہی سے آثار ہویدہ ہوجاتے ہیں، آپ نے جب

آنکھیں کھولی تو آس پاس کا ماحول علمی دیکھا، باپ چچا کی علمی گود میں کلکاریاں ماریں، نانا کی علمی گود میں گل افشانیاں کیں، قال اللہ قال الرسول کی دلنواز صداؤں سے کان آشنا ہوئے، خاندانی وجاہت، شرافت ونجابت اور نفاست کے ساتھ ساتھ طبیعت میں تعلیم وتعلم سے رغبت، علوم وفنون کی چاہت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی، اس لئے آپ نے اپنی خودنوشت میں فرمایا ہے کہ ''بحمدہ تعالیٰ ہمیشہ طلب علم میں کوشاں رہا''۔

جی بچپن کا عالم تھا، ابھی پارہ عم ہی پڑھ رہے تھے کہ ایک عظیم الشان کانفرنس میں رٹی رٹائی ہی سہی مگر خطاب سے ایک جم غفیر کو متاثر کیا اور علما ذوی الاحترام نے بھی بروقت کے اس منظر کو دیکھ کر انعامات ونوازشات سے آپ کی حوصلہ افزائی فرمائی اور ہمت بندھائی اس طرح آئندہ کے ہونے والی ایک عظیم شخصیت ''فقیہ عصر'' کی تعمیر وترقی کی خشت اول رکھ دی، پھر تو جیسے جیسے زندگی کی بہاریں گزرتی گئیں، شوق علم اور سمند قلم کی رفتار تیز تر ہوتی گئیں، ہندوستان کی عظیم الشان یونی ورسٹی ازہر ہند جامعہ اشرفیہ مصباح العلوم اعظم گڑھ میں داخل ہوئے اور ہر جماعت میں امتیازی پوزیشن حاصل کرتے رہے، اسی سبب سے صاحبان اشرفیہ نے بھی آپ کو انعامات واکرامات سے نوازتے رہے، میدان تحریر میں خود بھی طبع آزمائی فرماتے رہے اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین اور ترغیب دیتے رہے، انعامی مقابلوں میں حصہ لیتے کبھی اول اور کبھی دوم پوزیشن حاصل فرماتے، یوں علم میں پختگی آتی گئی، اور قلم میں نکھار پیدا ہوتا گیا، اساتذہ کرام، بزرگان دین، علماء ومشائخ نے بھی عطایات وانعامات اور اجازات واسانید سے نوازکر مفتخر فرمایا، دین ودنیا میں کامیابی کی دعائیں دیں۔

ہندوستان کی عظیم الشان یونی ورسٹی ازہر ہند جامعہ اشرفیہ مبارکپور سے علوم دینی کی تکمیل فرمائی، یکم جمادی الاخرہ 1410ھ/30دسمبر 1989ء میں علوم دینیہ کے بیشتر شعبہ جات میں درک حاصل کرکے عالم فاضل کی سندوں کے ممتاز ترین مجاز ٹھہرے، مگر علمی تشنگی ابھی بجھی نہیں تھی، پٹنہ بہار، الہ آباد، علیگڑھ کی مشہور دانش گاہوں کا رخ فرمایا، ان مقامات میں بھی اپنی دانش وبینش کے پرچم لہرائے۔

عربی فارسی پٹنہ بورڈ سے وسطانیہ، فوقانیہ، مولوی، عالم، فاضل فارسی کی ڈگریاں لیں۔ عربی فارسی الہ آباد بورڈ سے بھی عالم فاضل، دینیات، فاضل طب، فاضل ادب کی اسنادات حاصل کیں۔ مسلم یونیورسٹی علیگڑھ سے ادیب کامل کی سرٹیفکٹس بھی لیں۔ فقہ وفتاوے کی اجازت نائب مفتی اعظم ہند، برکاتی مفتی، حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ نے عطا فرمائی۔

آپ میدان فقہ وافتاء کے شہہ سوار تھے، فقیہانہ بصیرت اور اس میں گہرائی وگیرائی کا لوہا منوالیا، خاص اسی خصوصیت کے سبب سے آپ ''فقیہ عصر'' کے لقب سے ملقب ہوئے، مگر آپ کو فنون حدیث واصول حدیث پر بھی کافی مہارت حاصل تھی، اس لئے آپ سلاسل احادیث کی سندوں سے بھی اہل وماذون ہوئے، آپ کو کل تین طریق سے روایات احادیث کے سلاسل کی اجازت حاصل تھیں۔

سلسلہ اول؛ حضرت علامہ مفتی آل مصطفی علیہ الرحمہ کو حدیث کی اجازت واعزاز اپنے استاذ عالی قدر (۱) محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری سے حاصل تھی، اوران کو (۲) حضور مفتی اعظم ہند سے، اوران کو (۳) اعلی حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ سے۔ حضور محدث کبیر مدظلہ کو ایک اور سلسلہ سے بھی سند حاصل ہے یعنی (۱) حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ نے محدث کبیر دام ظلہ کو سند حدیث کی اجازت عطا فرمائی اور حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کو ان کے استاذ (۲) صدرالشریعہ نے اوران کو (۳) اعلی حضرت فاضل بریلوی علیہم الرحمن نے۔

سلسلہ دوم؛ آپ کو سند حدیث کی اجازت وسعادت (۱) بحرالعلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان صاحب اعظمی سے حاصل تھی اور آپ کو (۲) صدرالشریعہ بدرالطریقہ مصنف بہار شریعت علامہ مفتی امجد علی رضوی علیہ الرحمہ سے، اور آپ کو (۳) اعلی حضرت فاضل بریلوی سے۔

تیسرا اور آخری سلسلہ اپنے والد گرامی قدر (۱) حضرت علامہ شہاب الدین صاحب لطیفی اشرفی علیہ الرحمہ سے، ان کو (۲) ملک العلماء علامہ ظفرالدین فاضل بہاری

سے اوران کو (۳) اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ سے حدیث کی اجازت حاصل تھی، محض دوواسطوں سے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ تک سلسلہ سند پہنچتا ہے، کہ انہیں خود پڑھتے اوردوسروں کو پڑھاتے اورروایات کو آگے بڑھاتے رہے۔

آپ کی تصانیف میں بیان کردہ احادیث اوراصول وقواعد اورضوابط پر نظر کی جائے تو آپ کی حدیث پر مہارت کا جلوہ بھی سامنے آجائے گا، اور یوں بھی کہ فن حدیث پر مہارت ہی کے سبب سے اسنادواجازات دیئے جاتے ہیں، ان بزرگوں پر اعتماد کرتے ہوئے حضرت ممدوح کو فقیہ العصر کے ساتھ ''محدث'' کے جلیل القدر لقب سے بھی ملقب کردیں تو بیجا نہ ہوگا۔

ان تمام اعزازات و اسنادات کے علاوہ آپ کو تصوف پر بھی دسترس حاصل تھی، نہ صرف دسترس بلکہ میدان تصوف کے ایک روحانی فرد بھی تھے، آپ کو بیعت وخلافت کا شرف وقت کے ولی کامل حضور سرکارکلاں حضرت سید شاہ مختار اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ سے حاصل تھی۔ اور شیخ الاسلام حضرت علامہ سید شاہ محمد مدنی میاں اشرفی جیلانی کچھوچھوی نے بھی آپ کو سلسلہ قادریہ اشرفیہ کی اجازت وخلافت سے سرفراز فرمایا ہے۔

چنانچہ آپ کی انگنت شخصی خصوصیات کو دیکھ کر باشندگان سیمانچل کو بجا طور پر فخر ہونا چاہئے، لیکن جب تک آپ بقید حیات رہے کسی بھی اہل علم نے آپ کی وہ پذیرائی کی اور نہ ہی خاطر خواہ آپ کی خدمات وکارنامے کو عوام تک پہنچانے کی سعی فرمائی، کہتے ہیں ناں کہ زوال نعمت کے بعد نعمت کی قدرواہمیت کا احساس ہوتا ہے، اس بات کا احساس اس وقت ہوا جب آپ نے اس عالم فانی سے عالم جاودانی کا سفر اختیار فرمایا، آپ کے وصال پر نہ صرف بہار وبنگال اور یوپی کے علمائے اہل سنت میں صف ماتم بچھا، بلکہ ملک اور بیرون ممالک میں بھی دنیائے سنیت کی فضا مجبور ورنجور ہوئی، آپ کی وفات حسرت آیات پر ممتاز وموقر علماء ومشائخ اہل سنت کے سوگوار تعزیت ناموں کا ایک تانتا بندھ گیا۔

سیمانچل کی سرزمین میں ایسے بہت سے علماء ومشائخ اب بھی موجود ہیں، جو اپنی جگہ آپ آفتاب ومہتاب، اوررشک صد انجمن ہیں، مگر جب تک وہ حیات سے ہیں، ہم ان

کی خاطر خواہ قدرومنزلت نہیں کرتے، بلکہ بجائے اس کی معاصرانہ چشمک اورانا کی تو ہم ''میں ہوں'' میں گرفتاروگم رہتے ہیں، اور بعد وفات بھی ہم منہ نہیں کھولتے، کہ چند کلمات ہی سہی کسی کی تعزیت حق آگیں میں سپرد قلم کرسکے، مگر فقیہ اہل سنت حضرت علامہ مفتی محمد آل مصطفےٰ اشرفی مصباحی نوراللہ مرقدہ کی بارگاہ خدااور رسول میں یہ مقبولیت ہی ہے کہ بعد وفات آپ کی تعزیت میں تعزیت ناموں کا پشتارہ کھڑا ہوگیا، یہ میری نگاہوں میں پہلی شخصیت تھی، جو سیمانچل کی سرزمین کے ہوتے ہوئے ملک وبیرون ممالک سے واٹس ایپ ،فیس بک اور یوٹیوب، ٹوئٹر اور روزنامے جات میں علماء و مشائخ نے تعزیت کی سنت اداکیں۔

حضرت سے حقیر کا کوئی تعلق نہ تھا، شاگردی کا نہ ہی پیری مریدی کا، البتہ دینی ومسلکی اور علاقائی تعلق بااللہ بہرحال تھا، اور سلسلہ علمیہ کے بطور دیکھا جائے تو میرے استاذ حضرت مولانا محمد مزمل حسین اشرفی علیہ الرحمہ کے استاذ زادہ تھے، بایں طور کہا جا سکتا ہے کہ وہ سلسلیہ علمیہ میں میرے چچا تھے، لیکن اس کے باوجود ایک بھی ملاقات نہ تھی، ایک بار بالمشافہ ملاقات کے لئے آپ کے ہم مکتب مصلح ملت ناشر مسلک اعلیٰ حضرت حضرت علامہ مولانا محمد مسیح الرحمن رضوی کی معیت میں کسی مسئلے کی تصفیہ کی خاطر آپ کے دولت خانے (شجنہ) میں جانا ہوا، مگر آپ ضروری کام سے کہیں گئے ہوئے تھے، اس لئے ملاقات التوارہ گیا، اورکبھی موقع میسر نہیں ہوا، البتہ جلسے کے کسی اسٹیج پر دور سے زیارت ضرور ہوئی، کہنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے علم وفضل کا شہرہ ہرسوعام تھا، آپ وطن پیدائش اور غیروطن میں یکساں مقبول انام تھے، اور بالکل پہلی بار آپ کا نام افق علمیہ میں جام نوردہلی کے توسط سے معلوم ہوا تھا، جس میں فقہ وفتاویٰ کا ایک گوشہ آپ کے لئے مختص تھا، اور ہم قارئین اسے پڑھ کرمحظوظ ومتلذذ ہورہے تھے، پھر آپ کی فکری بصیرت سے معمور تصنیف ''بیمۂ زندگی کی شرعی حیثیت'' کا مطالعہ کیا تو فکر کی عمق وگہرائی سے کافی متاثر ہوا، غرض جیسے جیسے وقت گزرتا گیا، آپ کی قدآور اور ہمالیائی وسحر انگیز شخصیت کی دھاک دلوں میں بیٹھتی چلی گئی۔

چنانچہ آپ کی وفات سے یقیناً دنیائے سنیت اور جہان علم وادب کا ایک کونہ یتیم ہوگیا، نہ صرف یتیم ہوا بلکہ ایک عظیم خلا پیدا ہوگیا، جسے پاٹنا ناممکن نہیں تو نہایت مشکل ضرور ہے،اس بات کو علمائے کرام اپنے اپنے میدان علم وفن میں محسوس کرتے رہیں گے، زمانہ مدتوں رویا کرے گا، پھر بھی گلشن کو وہ پھول نصیب نہ ہوگا، جو گلشن بنائے صحرا کو۔

آخر میں میرے ایک دوست شاعر سیمانچل حضرت مولانا محمد محسن نواز دیناج پوری کی بصیرت انگیز باتوں پر میں اپنی بات ختم کرتا ہوں، آپ فرماتے ہیں۔

> کسی بھی شخصیت سے محبت کا بہترین اظہار یہ ہے کہ ان کے نام پر کوئی یادگار ادارہ قائم کیا جائے۔ سیمانچل جیسے مردم خور علاقے سے دو عظیم ہستیوں کی موت کے بعد ہی سے تعارف لکھنے والے ومناقب خواں حضرات کی کمی نہیں ہیں، میں تمام سیمانچلی وسرجاپوری برادری سے پرزور گزارش کرتا ہوں کہ حضرت علامہ ومولانا حضور حسن العلما مفتی حسن منظر قدیری علیہ الرحمہ کشن گنج اور حضرت علامہ ومولانا مفتی آل مصطفی مصباحی اشرفی علیہ الرحمہ کٹیہار کے نام سے ادارہ، جامعہ ،لائبریری، مسجد، اسکول، کالج، کمپیوٹر سنٹر، کوچنگ سنٹر، ریسرچ سنٹر ،وغیرہ قائم کریں اور ادارے والے اپنے ادارے میں کسی جدید ہال یا عمارت کا نام منسوب کریں ہمارے بزنس مین حضرات اپنا کاروبار ،دوکان، ہوٹل وغیرہ اپنے بزروگوں کے نام سے منسوب کریں۔ میں سمجھتا ہوں ایسا کام ہی بہترین عظیم خراج عقیدت ہے۔

لہذا آپ کی عبقری شخصیت کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے حقیر نے بھی ملک وبیرون ممالک سے تعزیت کے روپ میں آئے مختلف النوع خیالات کے سوگوار گلہائے عقیدت کو جن میں حیات وخدمات اور زیست کے چھپے ہوئے مختلف پہلوؤں اورخوبیوں پر روشنی پڑتی ہے، انہیں ممکنہ طور پر حاصل شدہ تعزیت ناموں کو ایک ہی لڑی میں پیرو دیا، تاکہ ایک یادگار قائم رہے اور محبین ومتعلقین اور تلامذہ نہ صرف آپ کے ذکر خیر کو

ایک ہی گلدستہ میں مطالعہ کرسکیں گے بلکہ آئندہ آپ کی سیرت نگاروں کے لئے بھی نقش اول کی طرح ممد ومعاون ثابت ہوں گے۔

اورآخر میں ان معاونین کا شکریہ ادانہ کرنا احسان ناشناسی ہوگی، جن کی اعانت ومشوروں سے کتاب تیار ہو پائی، ان میں بالخصوص حضرت علامہ مفتی محمد شہروز عالم رضوی کٹیہاری، فقیہ عصر حضرت علامہ مفتی محمد مبشر رضا ازہر مصباحی، حضرت مولانا مفتی محمد نازش المدنی مرادآبادی، کہ انہوں نے تعزیت ناموں کو یکجا کرنے میں کافی معاونت فرمائی اور نیک مشوروں سے نوازتے رہے، بلکہ فقیہ عصر علامہ مفتی مبشر رضا ازہر کا ارادہ تھا کہ تعزیت ناموں کو یکجا کیا جائے اور بیس پچیس علماء وائمہ کرام کے تعزیت ناموں کو یکجا فرما بھی لئے تھے، مگر آپ نے اصاغر نوازی کے باوصف ان تعزیت ناموں کو حقیر کے حوالے فرمادیا۔ اللہ تعالی ان کے علم وعمل اور عمر میں برکت عطا فرمائے، اوران کے ظل وسایہ قوم وملت کے سر پر تادیر سائبان بنائے رکھے۔ آمین

یکے از خادم علما مشائخ اہل سنت

محمد ساجد رضا قادری مرتضوی

بانی: تحریک فیضان لوح وقلم محلہ جگناتھ پور (موضع بیلوا) پوسٹ سنکولہ ،وایا، بارسوئی ضلع کٹیہار بہار۔

مدیر مسئول: سہ ماہی مناظر اہل سنت دیناج پور بنگال

❑❑❑

شخص و عکس

نوٹ

اس باب کی تمام مضامین سوشل میڈیا یا واہٹس ایپ، فیس بک، ویب سائیٹس اور نجی طور پر حاصل ہوئیں۔

مفتی آل مصطفیٰ مصباحی کا سوانحی خاکہ

مولانا محمد نفیس القادری

اسم مبارک: آل مصطفی

لقب : فقیہ اہل سنت۔

نسب نامہ:

آل مصطفیٰ بن مولانا محمد شہاب الدین بن منشی نجابت حسین صدیقی۔

ولادت باسعادت:

آپ کی ولادت/ 27 کتوبر 1971 کو آپ کی نانیہال ''شبھنہ''، ضلع کٹیہار۔ بہار میں ہوئی۔

تعلیم وتربیت:

آپ کی ابتدائی تعلیم گاؤں کے مکتب میں ہوئی، جہاں آپ نے حضرت منشی محمد طاہر حسین صاحب کٹیہاری سے قاعدہ بغدادی اور عم پارہ کا درس لیا۔ فارسی اور ابتدائی عربی کی تعلیم مدرسہ اشرفیہ اظہار العلوم حوراحجرا سونا پور، ضلع کٹیہار میں ہوئی۔ درجہ ثانیہ کی تعلیم مدرسہ فیض العلوم محمد آباد گوہنہ ضلع مئو میں حاصل کی اور ثالثہ و رابعہ الادارہ الاسلامیہ دار العلوم حنفیہ کھگرا ضلع کشن گنج بہار میں مکمل کئے۔ اس کے بعد آپ جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں داخلہ لے کر اپنی علمی تشنگی بجھانے لگے، آپ نے یہاں درجہ خامسہ سے درجہ ثامنہ تک چارسال تعلیم حاصل کی اور 1990ء میں دستار فضیلت سے نوازے گئے، آپ نے درس نظامی کی تکمیل کے ساتھ ساتھ مشق افتا کا بھی کورس مکمل فرمالیا۔

آپ کے اساتذہ کرام:

سلطان الاساتذہ، ممتاز الفقہا حضور محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفی قادری،

حضرت مولانا اعجاز احمد مصباحی علیہ الرحمہ، علامہ عبد الشکور صاحب، حضرت نصیر ملت مولانا محمد نصر الدین صاحب، حضرت صدر العلما علامہ محمد احمد مصباحی، حضرت سراج الفقہا مفتی محمد نظام الدین رضوی، حضرت مولانا اسرار احمد مصباحی، حضرت مولانا شمس الہدیٰ مصباحی، خطیب محقق حضرت مولانا عبد الحق رضوی، فقیہ النفس مفتی مطیع الرحمن مضطر نوری اور والد گرامی حضرت مولانا محمد شہاب الدین اشرفی دامت فیوضھم۔

فتاویٰ نویسی کی تربیت فقیہ اعظم ہند شارح بخاری حضرت مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ سے حاصل کی۔

درس وتدریس:

جامعہ اشرفیہ مبارک پور سے فراغت اور مشق افتا کی تکمیل کے بعد آپ اپنے استاد گرامی حضور محدث کبیر کے حکم پر تدریس و افتا کی خدمات کے لیے جامعہ امجدیہ گھوسی تشریف لائے اور 1990ء سے لیکر تاحیات پوری ذمہ داری کے ساتھ اپنے فرائض بحسن و خوبی انجام دیتے رہے۔

استادی وسندی مفتی صاحب قبلہ اپنی تمام تر مصروفیات کے باوجود تصنیف و تالیف کے میدان میں بھی نمایاں نظر آتے ہیں۔ اب تک آپ کے قلم سیال سے مختلف عناوین وموضوعات پر تقریباً دوسو مضامین و مقالات معرض وجود میں آچکے ہیں۔ ایک درجن سے زائد علمی وتحقیقی کتابیں آپ کے رشحات قلم سے معرض تحریر میں آچکی ہیں، ان کے علاوہ بہت سی کتابوں پر آپ کے حواشی وتعلیقات، تقاریظ ومقدمات اور تاثرات و تبصرے منصۂ شہود پر آچکے ہیں، جن کی کچھ تفصیل یوں ہے:

منصبِ رسالت کا ادب واحترام، مسئلہ کفاءت عقل وشرع کی روشنی میں۔ تقدیم و ترجمہ عربی عبارات فقہ شہنشاہ و ان القلوب بید المحبوب بعطاء اللہ المعروف بہ شہنشاہ کون؟ (امام احمد رضا قدس سرہ) ترجمہ وتقدیم "مواہب ارواح القدس لکشف حکم العرس" (ملک العلما علامہ ظفر الدین بہاری علیہ الرحمہ) بچوں اور بچیوں کی تعلیم و تربیت کے اصول، حاشیہ فتاویٰ امجدیہ (صدر الشریعہ) جلدِ سوم و چہارم، حاشیہ توضیح وتلویح

(عربی) (مطبوعہ: مجلسِ برکات)۔ مختصر سوانح صدر الشریعہ، بیمہ زندگی کی شرعی حیثیت، اسبابِ ستہ اور عموم بلویٰ کی توضیح و تنقیح، کنز الایمان پر اعتراضات کا تحقیقی جائزہ، روداد مناظرہ بنگال، خطبہ استقبالیہ صدر الشریعہ سیمینار مطبوعہ ومشمولہ ''صدر الشریعہ حیات وخدمات'' نقشہ دائمی اوقات صلوۃ برائے گھوسی، حاشیہ شرح عقود رسم المفتی۔

ان کے علاوہ بھی بہت سے علمی وتحقیقی مضامین ومقالات اور تقاریظ ومقدمات آپ کی یادگار ہیں۔ اور تصانیف وتالیفات اور مضامین ومقالات ہمیشہ آپ کی یاد دلاتے رہیں گے۔

موت العالِم موت العالم

ایک عالم دین کی موت پورے عالم کی موت ہے۔

آج مورخہ 10/ جنوری 2022ء بروز پیر احادیث شریفہ کے عظیم خادم، علوم دینیہ کے حقیقی وارث اور ایشیا کی ممتاز دینی درس گاہ طیبۃ العلما جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی (ضلع مئو، یوپی) کے استاذ و مفتی یعنی فقیہ عصر، محقق مسائل شرعیہ، استاذی الکریم، حضرت علامہ مفتی آل مصطفی مصباحی صاحب قبلہ کا بوقت رات 12 بجکر 30 منٹ پر انتقال پر ملال ہوگیا ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

اللہ رب العزت جل جلالہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے صدقے میں بے حساب مغفرت فرمائے اور ان کی دینی خدمات کو قبول فرمائے، درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

شریک غم۔

محمد نفیس القادری امجدی

مدیر اعلیٰ سہ ماہی عرفان رضا مراد آباد

❑❑❑

مفتی آل مصطفٰی مصباحی اشرفی سبقت لے گئے

حضرت علامہ مفتی محمد شہروز عالم رضوی مصباحی
موہنا، چوکی، کدوا، کٹیہار، بہار

سیمانچلی فقہا کی تثلیث میں مجمع البحرین حضرت الشاہ مفتی محمد عبید الرحمٰن رشیدی مصباحی مدظلہ، فقیہ النفس، مناظر اہل سنت حضرت مفتی مطیع الرحمٰن مضطر رضوی پورنوی مدظلہ کے ساتھ فقیہ اہل سنت حضرت علامہ مفتی محمد آل مصطفےٰ مصباحی اشرفی نور اللہ مرقدہ کا نام آتا تھا- مفتی آل مصطفےٰ مصباحی عمر، علم، اور تجربہ میں بھلے ہی دونوں سے بہت چھوٹے تھے ،مگر اپنی علمی خدمات کی وجہ سے دونوں کے ہم پلہ ہی معلوم ہوتے تھے، حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمۃ کبھی دونوں پر سبقت بھی لے جاسکتے ہیں یہ کسی کے وہم وگمان میں نہیں تھا، مگر 10 جنوری 2022 کی شب کو مرضی مولی سے لقائے محبوب کی ریس میں دونوں کو پیچھے چھوڑ کر آگے نکل گئے۔

پیدائش وسکونت:

صوبہ بہار، ضلع کٹیہار، بلاک کدوا، میں بھینس بندھا نامی ایک گاوں اپنے علاقے میں مشہور ہے، خصوصا عصری تعلم میں یہ گاؤں آس پاس کے لئے آئیڈیل کا درجہ رکھتا ہے۔ حضرت مفتی صاحب کا آبائی گاؤں یہی تھا۔ اعظم نگر بلاک ضلع کٹیہار میں شبھنہ نامی گاؤں کی شہرت بھی علاقے میں کم نہیں۔ مفتی صاحب کے نانا حضرت مولانا قاضی شمیر الدین رشیدی اسی شبھنہ کے ذی ثروت عالم دین تھے۔ حضرت فقیہ اہل سنت کے والد مستقل سکونت سسرال (شبھنہ) میں کرلی تھی اس لئے حضرت مفتی آل مصطفیٰ مصباحی قدس سرہ کی پیدائش ۔ 1971ء میں اسی گاؤں شبھنہ میں ہوئی۔

والد:

حضرت مولانا محمد شہاب الدین لطیفی اشرفی قدس سرہ آپ کے والد تھے، مدرسہ

لطیفیہ رحمن پور، دارالعلوم لطیفیہ چمنی بازار، پورنیہ، مدرسہ فیض الغرباء آرا بہار، مدرسہ نیازیہ اسلامیہ خیرآباد جیسے مدارس میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد جامعہ نعیمیہ مرادآباد پہونچے۔ تفسیر مدارک کی جماعت میں تھے کہ ملک العلماء علامہ ظفرالدین بہاری قدس سرہ کے بحرالعلوم کٹیہار میں تشریف لانے کی مژدہ جاں فزا ملی ۔ جامعہ نعیمیہ کے اساتذہ سے اجازت لے کر مدرسہ لطیفیہ بحرالعلوم کٹیہار پہونچے، دوسال تک ملک العلماء سے پڑھے ،ملک العلما کی آپ پر بڑی شفقتیں رہیں، شعبہ عالیہ میں بحیثیت استاد بحرالعلوم ہی میں ان کی تقرری بھی فرمائی۔ تقریبا پانچ سال تک آپ یہاں مدرس رہے، ملک العلما کے بعد یہاں سے مستعفی ہوگئے، پھر مدرسہ مختارالعلوم کھسلی ٹولہ دارالعلوم حنفیہ کھگڑا کشن گنج میں خدمات انجام دیئے۔ آخر میں مدرسہ اشرفیہ اظہارالعلوم سونا پور بارسولی کٹیہارر میں صدر مدرس کے عہدے پر فائز ہوئے، اور یہیں کے ہوکر رہ گئے ، یہاں تک کہ واصل بحق ہوگئے۔

نانا:

حضرت مولانا قاضی شمیر الدین رشیدی ایک ذی ثروت عالم دین تھے۔ جس زمانہ میں علما کی قحط رجال تھی، لوگ مذہبی رسومات منشی جی اور صوفی صاحبان وغیرہ سے ادا کرواتے تھے، ایسے زمانہ میں مدرسہ حنفیہ جون پور جاکر آپ نے تعلیم حاصل کی۔ حضرت علامہ ہدایت اللہ خان رامپوری ثم جون پوری آپ کے اساتذہ میں سے تھے۔

دادا:

سرجاپوری علاقے میں منشی اس شخص کو کہا جاتا جنہیں فارسی زبان پر مہارت حاصل ہو، اس وقت ''منشی جی'' ایک سمان سے پر لقب مانا جاتا تھا۔ مفتی صاحب علیہ الرحمہ کے دادا جناب نجابت حسین مرحوم اپنے زمانے کے منشی جی تھے، منشی نجابت سے مشہور تھے۔

ابجد خوانی گاؤں کے مکتب میں فرمائی ، پھر اپنے والد کی نگرانی میں مدرسہ اشرفیہ اظہارالعلوم حوراحجرا، سوناپور ضلع کٹیہار بہار میں آئے ۔ یہاں آپ کے والد گرامی صدر

مدرس کے عہدے پر فائز تھے۔ درجہ اولی تک کی کتابیں یہاں پڑھیں، ایک سال مدرسہ عربیہ فیض العلوم محمد آباد گوہنہ مئو یو۔ پی میں درجہ ثانیہ میں رہے، یہاں کے مایہ ناز اساتذہ میں حضرت مولانا نصر اللہ رضوی مصباحی علیہ الرحمۃ والرضوان، حضرت مولانا عارف اللہ فیضی مصباحی، حضرت مولانا امجد علی صاحب، حضرت علامہ محمد احمد مصباحی (جو اس وقت یہاں پرنسپل تھے) قابل صد افتخار ہے۔

الادارۃ الاسلامیہ دارالعلوم حنفیہ کشن گنج میں ثالثہ ورابعہ کی تعلیم حاصل کی، اس وقت یہ ادارہ علم وفضل کی بلندی پر پہونچا ہوا تھا۔ فقیہ النفس حضرت مفتی مطیع الرحمن مضطر رضوی پورنوی، حضرت مولانا ناظر اشرف بہادر گنجوی ثم ناگپوری، حضرت مولانا مظفر حسین صاحب کسیاری، حضرت مولانا احمد حسین صاحب مالن گاؤں دیناج پور جیسے ذوی العلم والاحترام اساتذہ یہاں اپنا فیض لٹا رہے تھے، حضرت مفتی صاحب قبلہ علیہ الرحمہ نے یہاں سے اپنا بھر پور حصہ لے کر ملک کی عظیم درس گاہ، از ہرہند الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور، اعظم گڑھ یو۔ پی کا رخ فرمایا۔ درجہ خامسہ سے دورہ حدیث تک، مشق افتاو قرأت حفص کی تکمیل یہیں رہ کر فرمائی۔

شارح بخاری، نائب مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی رضوی برکاتی قدس سرہ، محدث جلیل حضرت علامہ عبدالشکور مصباحی (دادائے اشرفیہ) محدث کبیر ممتاز الفقہا حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری، صدر العلماء حضرت علامہ محمد احمد مصباحی، محقق مسائل جدیدہ سراج الفقہا حضرت مفتی محمد نظام الدین رضوی مصباحی، نصیر ملت حضرت علامہ الشاہ محمد نصیر الدین عزیزی مصباحی، شمس العلما حضرت علامہ شمس الھدیٰ رضوی مصباحی، محقق عصر حضرت علامہ عبدالحق رضوی مصباحی، حضرت مولانا اعجاز احمد مصباحی، حضرت مولانا اسرار احمد مصباحی استاذ القرأ قاری ابوالحسن مصباحی، قاری مقری جلال الدین صاحب دامت برکاتھم۔

یہ وہ اسمائے گرامی ہیں جن کے سامنے آپ نے زانوئے تلمذ طے کیا، ان سے اپنی علمی پیاس بجھائی، ان کے شمع سے لو لگا کر اپنی جہان کو روشن کیا۔ حضور حافظ ملت کی

بارگاہ سے روحانی فیض بٹورے، یہاں تک کہ 1990ء میں فضیلت، رسم استفتاو افتاو مشق قرأت کی دستار حاصل فرمائی۔ جن کے اساتذہ جلالت علم میں اپنی مثال آپ ہوں پھر سبھوں کی بے پناہ شفقتیں رہی ہوں، بھلاان کے خوان علم سے خوشہ چینی کرنے والے کی عظمت شان کیوں نا قابل رشک ہوتی - خداداد ذہانت اساتذہ کی عنایت اور اپنی محنت و اکتساب سے علم وفضل کے ایسے کمال کو پہونچے کہ فقیہ اہل سنت، فقیہ عصر، محقق عصر، جیسے القابات سے متعارف زمانہ ہوئے۔

تدریس:

حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ کی تدریسی زندگی بھی منفرد وبے مثال گزری۔ زمانہ طالب علمی ہی سے ذہانت محنت اور اخلاق وکردار میں عمدگی کے باعث جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے شیخ الحدیث محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری کے منظور نظر تھے۔ چنانچہ ایک مقام پر مفتی آل مصطفیٰ مصباحی صاحب خود فرماتے ہیں۔

"سب سے زیادہ شفقت اور علمی استفادہ کا موقع مجھے محدث کبیر سیدی وسندی علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری مدظلہ العالی سے ملا"

(اسباب ستہ کی توضیح وتنقیح ص133)

فراغت کے معاً بعد حضرت محدث کبیر نے اپنے قائم کردہ ادارہ جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی مئو میں تدریس وافتا کے لئے آپ کا انتخاب فرمایا، ازآں دم تا ایں دم اسی ادارے سے منسلک رہے، اپنی پوری زندگی اسی ادارے میں علمی فیضان لٹانے میں لگادی، یہاں تک کہ مالک حقیقی سے جاملے۔ اس خصوص میں آپ اپنے اقران میں ممتاز نظر آتے ہیں۔

تدریس کے تئیں آپ کا نظریہ نہ صرف پڑھنے بلکہ عمل کرنے کے قابل ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"فقیر اسی اخلاص سے تدریسی وتربیتی امور انجام دے رہا ہے، حصول زر کو کبھی بنیاد نہ بنایا۔ دوسرے اداروں سے اچھی تنخواہ پر ہمیشہ مدعو کیا

گیا مگر درس وتدریس کے لئے اسی ادارے کوترجیح دی۔ دعا ہے مولی تعالی یہ جذبہ باقی رکھے، اوراس سے بھی زیادہ دین کے تئیں اخلاص عطافرمائے،،۔[اسباب ستہ ص135]

تلامذہ:۔

فراغت کے بعد سے ہی اہل سنت وجماعت کی مشہور ومعتمد درس گاہ جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی سے تاحیات منسلک رہے۔ اس بتیس سالانہ زمانہ تدریس میں ہزاروں تلامذہ کومقصد حیات عطا کئے ہوں گے، ان تمام تلامذہ کی فہرست سازی جامعہ امجدیہ کے داخلہ رجسٹر سے ہی ممکن ہے۔ جن مایہ ناز تلامذہ کے ناموں تک میری رسائی ہوسکی یہ ہے۔

(۱) حضرت مولانا ڈاکٹرمحمد نوخوشترنورانی صاحب (امریکہ)

(۲) حضرت مولانا افروز قادری چریاکوٹی (ساؤتھ افریقہ)

(۳) حضرت مولانا نورعالم صاحب پورنوی (دارالعلوم شاہ عالم گجرات)

(۴) حضرت مولانا مفتی محمد مبشررضا ازہر مصباحی پورنوی (بھیونڈی مہاراشٹرا)

(۵) مولانا عبدالمبین صاحب بہرائچی (جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی)

(۶) حضرت مولانا قاضی خطیب عالم مصباحی کٹیہاری (دارالعلوم وارثیہ لکھنؤ)

(۷) مولانا منظرالاسلام ازہری ارریاوی (امریکہ)

(۸) مولانا محمد عارف القادری صاحب (جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی)

(۹) مولانا عرفان المصطفیٰ قادری (جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی)

(۱۰) مولانا عرفان المصطفی قادری (جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی۔

(۱۱) مولانا سیدشہباز اصدق صاحب (ساؤتھ افریقہ)

(۱۲) مفتی عسجد رضا مصباحی پورنوری (جامعہ طیبہ معینیہ بنارس)

(۱۳) مولانا ابوبکراحمد صاحب بھدرک اڑیسہ

(۱۴) مولانا عبدالمجید مصباحی صاحب (سیتامڑھی)

(۱۵) مولانا فیضان الھدیٰ گیاوی

(۱۶) مولانا ثاقب القادری پورنوی (جامعہ طیبہ معینیہ بنارس)

(۱۷) مولانا حبیب اللہ بیگ ازہری مصباحی (جامعہ اشرفیہ مبارک پور

(۸۱) مفتی محمد شاہدرضا مصباحی (مرکزی دارالقرأت جمشید پور

(۱۹) مولانا ارشادعالم العالم نعمانی مصباحی سیتامڑھی (جامعہ قادریہ بدایوں)

(۲۰) مفتی محمد حسن رضا پورنوی

(۲۱) مولانا کاشف رشید مصباحی (بحرالعلوم کٹیہار)

(۲۲) مولانا واصف رشید مصباحی (مدرسہ حمیدیہ بالوگنج کٹیہار)

(۲۳) مولانا محمد غازی ارمان مصباحی (مدرسہ رکن دین عیدگاہ پیپل گاچھی)

(۲۴) مفتی محمد مشتاق احمد امجدی کٹیہاری (ازہری دارالافتا ناسک

(۲۵) مولانا غالب حیدرسعدی کٹیہاری (انٹرکالج کشن گنج)

(۲۶) مولانا نفیس القادری امجدی مرادآباد

(۲۷) مفتی رحمت علی امجدی نیپال

(۲۸) مولانا ناصررضا امجدی ناسک

(۲۹) مولانا آصف جمیل امجدی (گونڈہ)

(۳۰) مفتی محمد شاکررضا امجدی (ناندیڑ)

(۳۱) مفتی محمد مقصود اختر امجدی (ممبئ)

(۳۲) مومولانا نوید اختر قادری امجدی سری لنکا

(۳۳) مفتی امیرحسن امجدی بلرام پور

(۳۴) مفتی محمد احمد امجدی گھوسی۔

[۳۵] مفتی حسان المصطفیٰ امجدی گھوسی

(۳۶) مفتی طیب حسن امجدی (سیتامڑھی)

(۳۷) مفتی خورشید عالم برکاتی بلرام پوری (جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی)

(۳۸) مفتی محمد شمیم اویسی گھوسی

(۳۹) مفتی محمد عبدالرحیم گریڈیہہ جھارکھنڈ

(۴۰) مفتی محمد اسلم امجدی کشمیر

(۴۱) مفتی عبدالروٴف امجدی کشمیر۔

(۴۲) مولانا بدرالحق سلطانی (پورنیہ)

تصنیف وتالیف:

حضرت مفتی صاحب قبلہ کی پوری زندگی تدریس کے ساتھ تصنیف وتالیف سے عبارت تھی۔ جہاں آپ نے سیکڑوں باکمال شاگرد پیدا کئے جن کے نورعلم سے اسلامی دنیا جنگ مگارہی ہے۔ وہیں درجنوں کتابیں سیکڑوں مضامین، مقالات، تقادیم، تقاریط، تاثرات ملی وسیاسی تحریرات بھی چھوڑے جن کے اندر علم وہنر کے دریائے بیش بہا مکنون ہیں چند تصانیف یہ ہیں۔

(۱) اسباب ستہ کی توضیح وتنقیح

(۲) مختصر سوانح صدرالشریعہ علیہ الرحمہ

(۳) بیمہ زندگی کی شرعی حیثیت

(۴) کنزالایمان پر اعتراضات کا تحقیقی جائزہ

(۵) منصب رسالت کا ادب واحترام

(۶) حاشیہ فتاوی امجدیہ چہارم (یہ حاشیہ بہت ہی وقیع ہے)

(۷) حاشیہ توضیح عربی! درجہ سابعہ میں اصول فقہ کی داخل نصاب کی کتاب توضیح کا عربی حاشیہ رقم فرمایا جو پہلے پہل مجلس برکات جامعہ اشرفیہ مبارکپور سے شائع ہوکر داد وتحسین حاصل کر چکا ہے۔ ابھی حال ہی میں اس کی دوسری اشاعت بیروت لبنان سے ہو چکی ہے۔

(۸) روداد مناظرہ بنگال

(9) بچوں اور بچیوں کی تعلیم وتربیت کے اصول

(۱۰) نقشہ دائمی اوقات صلوٰۃ برائے گھوسی

(۱۱) نقشہ دائمی اوقات صلوٰۃ برائے گھوسی بارسوئی بازار ومضافات

(۱۲) ترجمہ وتقدیم **مواہب ارواح القدس لکشف حکم العرس** (مصنفہ ملک العلما علامہ ظفرالدین بہاری)

(۱۳) ترجمہ وتقدیم **فقہ شہنشاہ بان القلوب بیدالمحبوب بعطا اللہ** المعروف بہ شہنشاہ کون؟ (از امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ)

ان تسانیف کے علاوہ مضامین ومقالات کی تعداد تقریبا دوسو سے زائد ہے جوملک وبیرون ملک کے رسائل وجرائد میں شائع ہوتے رہے، جن رسائل میں آپ کے مضامین کو نمایاں جگہ ملی ان میں سے چند یہ ہیں۔

ماہنامہ اشرفیہ مبارک پور- ماہنامہ کنزالایمان دہلی۔ ماہنامہ سنی آواز ناگپور۔ ماہنامہ تجلیات رضا بریلی شریف۔ ماہنامہ سنی دنیا بریلی شریف۔ ماہنامہ اعلی حضرت بریلی شریف۔ ماہنامہ معارف رضا کراچی پاکستان۔ ماہنامہ نور مصطفیٰ پٹنہ۔ ماہنامہ استقامت کانپور۔ ماہنامہ نوائے حبیب کلکتہ۔ ماہنامہ قاری دہلی۔ سہ ماہی الحبیب دھام نگر اڑیسہ۔ سہ ماہی جام حضوری سریاں اعظم گڑھ۔ ماہنامہ مظہر حق بدایوں۔ سہ ماہی غوث العالم کچھوچھہ شریف۔ سہ ماہی الکوثر سہسرام۔ ماہنامہ جام نور دہلی۔ روزنامہ آواز ملک وارانسی۔ سہ ماہی احساسات سکھٹی مبارکپور۔ سالنامہ اہل سنت کی آواز مارہرہ مطہرہ۔ افکار رضا ممبئی۔ روزنامہ راشٹریہ سہارا لکھنؤ۔ روزنامہ قومی آواز پٹنہ۔ سہ ماہی رفاقت پٹنہ وغیرہ۔

فتوی نویسی:

اسلامیات کے جملہ فنون میں فقہ سب سے کٹھن فن ہے۔ اجتہادانہ صلاحیت جو دماغ کے کمال کی سب سے اونچی سیڑھی ہے، ایسی صلاحیت کے بغیر فقہ میں مہارت ممکن نہیں، منطق وفلسفہ کی پرپیچ وادیاں بھی فقہ کی پیچیدگیوں کے سامنے اپنی مسافت ناپنے میں مجبور ہوجاتی ہیں، مفتی آل مصطفی مصباحی کا خصوصی میدان علم فقہ ہی تھا۔ نئے مسائل کی کھوج اوران کے حل کی صلاحیت مفتی صاحب قبلہ کے اندر بدرجہ اتم موجود تھیں، ان کے

فقہی مقالات اس پر شاہد عدل ہیں۔

جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی میں نہ صرف تدریس کے فرائض نبھاتے شعبہ تخصص فی الفقہ کی نگرانی اصول افتا کی تدریس، فن افتا کی مشق وترتیب کے علاوہ فتوی نویسی کی ذمہ داری بھی آپ کے دوش توانا پر تھی۔ ہزاروں فتاوے ہیں جو آپ کے نوک قلم سے صادر ہوے، سیکڑوں فتاوی تو ایسے تھے جن پر شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی قدس سرہ کی تصدیق وتائید تھی، جو کہ گردش ایام سے خرد برد ہوگئے۔ آپ کے فتاوی قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے، چوٹی کے فتاوی میں آپ کے فتاوے بھی شامل تھے، ایک زمانہ تک ماہنامہ جام نور دہلی کے مستقل کالم،، شرعی عدالت، میں آپ کے فتاوے شائع ہوتے رہے۔

مجلس شرعی:

مجلس شرعی اشرفیہ مبارکپور کے آپ ایک باوقار اور مستقل رکن تھے، یہاں کے تقریباً تمام فقہی سیمناروں میں آپ کی باوزن شرکت رہتی، سوال نامہ کی ترتیب، خلاصہ جوابات کی ذمہ داری بھی آپ کے سپرد کی جاتی۔ ناچیز (محمد شہروز کٹیہاری) کی کئی سیمناروں میں شرکت رہی، قضا وحدود قضا، تقلید غیر کب جائز، بیع استصناع کا شرعی حکم جیسے موضوعات پر باضابطہ مقالہ کے ساتھ شرکت رہی، کئی بار ایسا ہوا کہ مفتی آل مصطفی مصباحی اپنی کوئی رائے رکھتے علماء کی گرما گرم بحث کے دوران آپ کی پست آواز نا قابل شنید ہوجاتی تو محقق مسائل جدیدہ حضرت مفتی نظام الدین رضوی مصباحی مائک تھام کرفرماتے کہ آپ حضرات خاموش ہوجائیں، مفتی آل مصطفیٰ مصباحی صاحب کچھ فرما رہے ان کی باتوں کوغور سے سنیں، گویا آپ کی رائے کی قدر کی جاتی۔

مجمع الفقہ الاسلامی دہلی:

اس مجمع کے تین سیمیناروں میں اہل سنت وجماعت کی نمائندگی کے طور پر آپ نے شرکت فرمائی۔ آپ کے کئی مقالے مجلہ فقہ اسلامی میں بھی شائع ہو چکے ہیں، چند موضوعات یہ ہیں۔

ضرورت وحاجت کی توضیح وتنقیح (۲) اسلام کا نظریہ عشر وخراج اور اراضی

ہندو پاک کی شرعی حیثیت (۳) مشینی ذبیحہ کا شرعی حکم (م) نکاح بالشرط کا حکم۔ (۵) عرف وعادت کی اہمیت اوران کے معتبر ہونے کے اصول وشرائط وغیرہ۔

فقہ اسلامی کے سیمنار میں آپ کی شرکت محض رسمی نہیں ہوتی بلکہ بہت حد تک موثرانہ رہتی، چنانچہ مسلم یونی ورسٹی میں جب فقہ اسلامی کا سیمنار منعقد تھا، اس میں آپ کا رول کیا تھا خودان کے قلم سے پڑھئے فرماتے ہیں۔

> جمع شدہ مقالوں کے ایک خاص محور (مرض کی تعریف وتحقیق) پر تلخیص اوراپنی تحقیقی رائے کے اظہار کی مجھ سے فرمائش کی گئی تھی، مقالوں کی تلخیص اور میری رائے کوشرکائے سیمنار نے بہت پسند کیا اور میری رائے جواکثر لوگوں کی رائے سے مختلف تھی کی تائید کی، خصوصا دمشق سے آئے عالم وفقیہ علامہ وھبہ زہیلی حنفی مصنف،، الفقہ الاسلامی و ادلہ،، نے میری رائے کی بھر پور تائید کی اور ملاقات کے دوران عربی زبان میں تحسین وتبریک کے کلمات کہے۔ یہ سنی عالم دین ہیں، فقہ اور اصول فقہ میں گہری نظر رکھتے ہیں۔ ان تینوں سیمناروں میں زیر بحث مسائل کے آخری حل کے لئے اہم اور بالغ نظر مندوبین کی جوخصوصی ٹیم بنائی گئی، اس میں مجھے بھی ضرور شامل رکھا۔
>
> (اسباب ستہ ص143)

شرعی کونسل بریلی شریف:

تاج الشریعہ حضرت علامہ اختر خاناز ہری میاں قدس سرہ کے زیرنگرانی شرعی کونسل بریلی شریف کے پہلے سیمنار میں، مقالات کے ساتھ شریک ہوئے، جس میں چلتی ٹرین پر نماز کا حکم، نماز میں لاوڈ اسپیکر کا استعمال اور تراویح میں اجرت جیسے موضوعات شامل بحث تھے۔

فقہی سیمنار بورڈ دہلی:

اس کے پانچوں سیمیناروں میں آپ کی شرکت رہی، تقریباًایک درجن سے زائد

مسائل زیر بحث آئے۔

مجلس شرعی فیصل بورڈ!

اس فیصل بورڈ کی نشست مرکزی دارالافتا بریلی شریف میں رکھی گئی تھی۔

2001ء میں یہ بیٹھک رکھی گئی تھی، حضور تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خان ازہری میاں قدس سرہ میزبانی کے فرائض انجام دے رہے تھے، حضرت مفتی آل مصطفیٰ نوراللہ مرقدہ بھی اس میں مدعو تھے۔

تاج الفحول سیمنار:

خانقاہ قادریہ بدایوں کے زیر انتظام یہ سیمنار منعقد ہوا تھا اس میں آپ بھی شریک تھے،، حضرت تاج الفحول کی زندگی کے چند گوشے، آپ کے مقالہ کا عنوان تھا۔

تذکرہ اسلاف سیمنار:

ادارہ افکار حق بائسی کے زیر اہتمام یہ سیمنار منعقد ہوا تھا، اس سیمنار کے بنیاد کاروں میں خود آپ بھی شامل تھے، محدث اعظم ہند کی علمی وفکری کارناموں پر آپ نے خامہ فرسائی کی تھی، یہ مقالہ بہت پسند کیا گیا تھا۔

اصلاح معاشرہ سیمنار:

الجامعۃ الاشرفیہ سکھٹی مبارکپور کی جانب سے یہ سیمنار رکھا گیا تھا، اس سیمنار میں بھی آپ مقالہ کے ساتھ شریک ہوئے تھے۔ ''اصلاح معاشرہ کے چند بنیادی اصول'' آپ کا عنوان تھا۔

صدر الشریعہ سیمنار:

صدر الشریعہ علیہ الرحمہ مصنف بہار شریعت کے پچاسویں عرس کے موقع پر گولڈن جبلی کا انعقاد کیا گیا۔ اس میں صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کی حیات وخدمات پر سیمنار ہونا طے پایا۔ اس سیمنار کے مقالات کی تہذیب وترتیب میں آپ کی وافر خدمات شامل تھی، جملہ مقالات کو ''صدر الشریعہ۔ حیات وخدمات'' کے نام سے شائع بھی کیا گیا۔

سون بھدر سیمنار!

جامعہ قادریہ دودھی ضلع سون بھدر میں نصیر ملت حضرت علامہ نصیر الدین عزیزی مصباحی استاذ جامعہ اشرفیہ مبارک پور کی سرپرستی میں یہ سیمنار منعقد ہوا تھا، قضا ومتعلقات قضا پر بحث ہوئی تھی، اس میں آپ نے طویل مقالہ پیش فرمایا تھا۔

وعظ وتقریر:

خطابت آپ کا قابل توجہ میدان نہیں تھا، مگر ضرورت پڑنے پر گریز بھی نہیں فرماتے، خاص کر جب کوئی بدمذہب اپنی تقریر سے بدمذہبی پھیلانے کی کوشش کرتا آپ اپنی جوابی تقریر سے اس کی سرکوبی ضرور فرماتے، چنانچہ گھوسی، محمد آباد، اعظم نگر کٹیہار وغیرہ میں مولوی طاہر گیاوی اور مولوی عبدالمالک بھوجپوری وغیرہ کی تردید میں آپ نے گھنٹوں خطاب فرمایا ہے، جس کا ذکر خود آپ نے ایک انٹریو میں فرمایا۔

ناچیز محمد شہروز کٹیہاری کو حضرت کے تین خطاب سننے کا موقع ملا۔ مولانا غازی ارمان ریان پوری، کے گھر میں دستار فضیلت پر خوشی کی محفل سجائی گئی تھی۔ اس میں آپ کا خصوصی خطاب ہوا تھا، حضرت کے خطاب سے قبل 20 بیس منٹ کی تقریر اس ناچیز کی بھی ہوئی تھی، چونکہ سیمانچل میں جوشیلی اور مزاحیہ تقریر سننے کا مزاج ہے اس لئے مفتی صاحب کی تقریر کو وہ اہمیت (پذیرائی) نہیں ملی، جو ملنی چاہئے تھی، جبکہ اس طرح کی تقریریں مشکل سے سننے کو ملتی ہیں۔

دوسری تقریر مرادآباد میں سننے کا موقع ملا۔ قائد اہل سنت حضرت علامہ سید محمود اشرف اشرفی جیلانی کی قیادت میں علما ومشائخ بورڈ کی جانب سے مرادآباد میں عظیم الشان سنی کانفرنس منعقد ہوا تھا، کھلے پنڈال میں لاکھوں سامعین تھے، تو طویل عریض اسٹیج پر سیکڑوں علما ومشائخ بیٹھے تھے۔ ناچیز اس وقت مدرسہ اجمل العلوم سنبھل مرادآباد میں تدریسی فرائض کی انجام دہی پر مامور تھا۔ اس لئے اسٹیج پر مجھے بھی جگہ مل گئی، ورنہ مجھ جیسوں کے لئے اسٹیج میں گنجائش نہیں تھی، بہرکیف مفتی آل مصطفی مصباحی قدس سرہ کو علم کی فضیلت کا عنوان متعین کر کے 20 منٹ کا وقت بھی متعین فرمادیا گیا تھا۔ حضرت کی تقریر کے دوران سارے علما اپنا رخ مفتی صاحب کی طرف کئے ہوئے تھے، اور خاموشی سے تقریر سماعت

فرما رہے تھے، اسٹیج پر سناٹا تھا جوں ہی مفتی صاحب نے وما علینا الا البلاغ پر اپنی گفتگو ختم کی، پورے اسٹیج سے سبحان اللہ، ماشاء اللہ کا شور بلند ہو گیا۔ سب کے سب داد وتحسین سے نوازنے لگے۔

تیسری اور آخری بار ابھی حال ہی میں رمضان المبارک کی پہلی جمعہ تھی، بارسوئی میں مصطفی جامع مسجد معروف بہ چھوٹی مسجد نماز جمعہ کے لئے حاضر ہوا تو حضرت خطاب فرما رہے تھے، 25 منٹ گفتگو روزہ کی فضیلت پر فرمائی تھی، آخیر میں فرمایا تھا کہ کچھ کریں نا کریں پر اپنی اپنی استطاعت کے مطابق کم از کم ایک افطار کا انتظام دوسروں کے لئے ضرور کریں۔ مجھے یہ جملہ تقریباً من وعن یاد ہے، کیونکہ میں اس جملہ سے بہت متاثر تھا۔ دوسری جمعہ میں بھی خطاب کے لئے گھر سے بارسوئی آنے کا وعدہ فرمایا تھا مگر تب تک کرونا کی وجہ سے لاک ڈاؤن لگ چکا تھا۔

مولیٰ تعالیٰ سبقت کا صلہ جنت سے عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم

سوگوار

محمد شہروز عالم رضوی مصباحی

موہنا، چوکی، کدوا، کٹیہار، بہار

بروز ہفتہ /11 بجکر 15 منٹ شب

❑❑❑

مفتی آلِ مصطفیٰ صدیقی اشرفی مصباحی

زین الفقہاء، شمس المحققین حضرت علامہ مولانا مفتی آلِ مصطفیٰ صدیقی اشرفی مصباحی ابن حضرت علامہ مولانا مفتی شہاب الدین اشرفی لطیفی ابن علامہ منشی نجابت حسین صدیقی، ولادت شہجنہ، بارسوئی، ضلع کٹیہار، بہار میں 27 اکتوبر 1971ء میں ہوئی۔ والد گرامی حضرت علامہ مفتی شہاب الدین اشرفی لطیفی حضرت ملک المحدثین ملک العلماء حضرت علامہ مفتی سید ظفر الدین رضوی فاضل بہار علیہ الرحمہ کی ارشد تلامذہ میں سے تھے اور حضرت سرکارِ کلاں حضرت علامہ مولانا مفتی سید مختار اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی کے مرید وخلیفہ تھے۔ حضرت علامہ مفتی آل مصطفیٰ قبلہ کے نانا حضرت قاضی ثمیر الدین رشیدی علیہ الرحمہ جامع معقول ومنقول حضرت علامہ ہدایت اللہ خان رامپوری ثم جونپوری علیہ الرحمہ کے شاگردوں میں سے تھے۔

حضرت مفتی صاحب کی ابتدائی تعلیم گاؤں کے مکتب میں ہوئی، فارسی اور ابتدائی عربی کی تعلیم مدرسہ اشرفیہ اظہار العلوم، حورا حجرا، سوناپور، کٹہار مین ہوئی، پھر مدرسہ فیض العلوم، محمد آباد، گوہنہ میں داخلہ لیا، اور اس کے بعد جامعہ اشرفیہ، مبارک پور سے دورہ حدیث ومشق افتاء مکمل کیا اور 1989 میں فارغ ہوئے۔

آپ کے اساتذہ میں آپ کے والدِ گرامی مفتی شہاب الدین صاحب اشرفی، صدر العلما حضرت علامہ محمد احمد مصباحی، حضرت علامہ مولانا علامہ مفتی مطیع الرحمان مضطر رضوی، حضرت علامہ مولانا نصر اللہ خان رضوی مصباحی بھیروی، حضرت علامہ مولانا عارف اللہ اشرفی مصباحی فیضی، حضرت علامہ مولانا مفتی شمس الہدیٰ مصباحی، حضرت سراج الفقہاء علامہ مفتی نظام الدین برکاتی رضوی مصباحی، محدث جلیل حضرت علامہ عبد الشکور مصباحی،

محدث کبیر علامہ مولانا ضیاء المصطفیٰ قادری رضوی امجدی وشارح بخاری مفتی محمد شریف الحق امجدی جیسے اکابرین شامل ہیں۔ اجازتِ فقہ مفتی شریف الحق، اجازت حدیث حضرت بحر العلوم مفتی عبد المنان اعظمی، علامہ ضیاء المصطفیٰ اور اپنے والدِ گرامی حضرت شہاب الدین اشرفی سے حاصل کی۔

حضرت علامہ مولانا مفتی آلِ مصطفیٰ صاحب کو بیعت کا شرف حضرت سرکار کلاں مخدوم المشائخ مفتی سید مختار اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی علیہ الرحمہ سے حاصل ہے اور حضرت شیخ الاسلام، رئیس المحققین حضرت علامہ مولانا سید محمد مدنی میاں اشرفی جیلانی کچھوچھوی سے خلافت سلسلہ عالیہ قادریہ چشتیہ اشرفیہ حاصل ہوئی، اس کے علاوہ آپ کو دیگر اکابرین سے بھی اجازت وخلافت حاصل ہے۔ جامعہ اشرفیہ کی فراغت کے بعد حضرت علامہ مفتی آل مصطفیٰ قبلہ نے اپنے استاد گرامی محدث کبیر کی دعوت پر جامعہ امجدیہ گھوسی تشریف لے گئے۔ یہاں آپ کے ذمہ مروجہ علوم وفنون کی منتہی کتابوں کی تدریس، شعبہ تخصص فی الفقہ کی نگرانی،، اصول افتاء کی تدریس اور فن افتاء کی مشق وتربیت ہے۔

سوگوار
قاری جاوید اختر فیضی

❑❑❑

حضرت مفتی آل مصطفےٰ مصباحی

مولانا محمد شفاء المصطفیٰ شفا مصباحی، سیتامڑھی

اسم مبارک: آل مصطفیٰ۔

لقب: فقیہ اہل سنت

ولدیت:

مولانا محمد شہاب الدین اشرفی لطفی مدظلہ العالی۔

نسب نامہ:

آل مصطفیٰ بن مولانا محمد شہاب الدین بن منشی نجابت حسین صدیقی۔

ولادت:

آپ کی ولادت 27ءکتوبر 1971ء کو آپ کی تانیہال شبھنہ'' میں ہوئی، یہ علاقہ بارسوئی ضلع کٹیہار صوبہ بہار میں واقع ایک دیہی مگر معروف گاؤں ہے۔

تعلیمی میدان میں:

آپ کی ابتدائی تعلیم گاؤں کے مکتب میں ہوئی، جہاں آپ نے حضرت منشی محمد طاہر حسین صاحب کٹیہاری سے قاعدہ بغدادی اور عم پارہ کا درس لیا۔ فارسی اور ابتدائی عربی کی تعلیم مدرسہ اشرفیہ اظہار العلوم حورا حجرا سونا پور، ضلع کٹیہار میں ہوئی، درجہ ثانیہ کی تعلیم مدرسہ فیض العلوم محمد آبادوہ ضلع مؤ میں حاصل کی اور ثالثہ ورابعہ الادارۃ الاسلامیہ دار العلوم حنفیہ کھگڑا ضلع کشن گنج بہار میں مکمل کیے۔ اس کے بعد آپ جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں داخلہ لے کر اپنی علمی تشنگی بجھانے لگے، آپ نے یہاں درجہ خامسہ سے درجہ ثامنہ تک چار سال تعلیم حاصل کی اور 1990ء میں دستار فضیلت سے نوازے گئے، آپ نے درس نظامی کی تکمیل کے ساتھ ساتھ مشق افتا کا بھی کورس مکمل فرمالیا۔ آپ نے جن علماء ومشائخ

سے کسب علم وفضل کیا ان میں سے چند نمایاں اسماء یہ ہیں:

حضرت محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفی قادری، حضرت مولانا محمد اعجاز احمد مصباحی علیہ الرحمہ، علامہ عبدالشکور صاحب، حضرت نصیر ملت مولانا محمد نصیرالدین صاحب، حضرت صدرالعلما علامہ محمد احمد مصباحی، حضرت سراج الفقہا مفتی محمد نظام الدین رضوی، حضرت مولانا اسرار احمد مصباحی، حضرت مولانا شمس الہدی مصباحی، خطیب محقق حضرت مولانا عبد الحق رضوی، فقیہ النفس مفتی مطیع الرحمن مضطر نوری اور والد گرامی حضرت مولانا محمد شہاب الدین اشرفی دامت فیوضہم۔

فتوی نویسی کی تربیت فقیہ اعظم ہند شارح بخاری حضرت مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ سے حاصل کی۔

بیت وخلافت:

آپ کو حضور سرکار کلاں سید شاہ مختار اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ سے بیعت و ارادت کا شرف حاصل ہے۔اور شیخ الاسلام حضرت سید شاہ محمد مدنی میاں اشرفی جیلانی نے آپ کو اجازت وخلافت سے سرفراز فرمایا ہے۔

درس وتدریس:

جامعہ اشرفیہ مبارک پور سے فراغت اور مشق افتا کی تکمیل کے بعد اکتوبر 1990ء کو آپ اپنے استاد گرامی حضرت محدث کبیر کے حکم پر تدریس وافتا کی خدمات کے لئے جامعہ امجدیہ گھوسی تشریف لائے، اور 1990ء سے لے کر آج تک مسلسل اٹھائیس سال سے پوری ذمہ داری کے ساتھ اپنے فرائض بحسن وخوبی انجام دے رہے ہیں۔

فتوی نویسی:

آپ یوں تو مختلف علمی وفنی میدانوں میں کمال رکھتے ہیں۔لیکن آپ کا خاص میدان فقہ وافتا ہے۔آپ اس میدان میں نہایت ممتاز ونمایاں ہیں۔اب تک آپ نے ہزاروں فتاوی تحریر فرمائے اور تادم تحریر تسلسل کے ساتھ فتوی نویسی کا کام جاری وساری ہے۔جماعت اہل سنت کے ایک مؤقر رسالہ ''ماہنامہ جام نور'' کے مستقل کالم ''شرعی

عدالت'' میں ایک زمانے تک آپ کے گراں قدر تحقیقی فتاوی شائع ہوتے رہے ہیں۔علاوہ ازیں شعبہ تخصص فی الفقہ کے طلبہ بھی برابر آپ سے فقہ وافتا کی تربیت لیتے اور فتوی نویسی کی مشق کرتے ہیں۔اس طرح سے اس میدان میں آپ کی شخصیت عدیم النظیر معلوم ہوتی ہے۔

تصنیفات وتالیفات:

آپ اپنی تمام تر مصروفیات کے باوجود تصنیف وتالیف کے میدان میں بھی نمایاں نظر آتے ہیں۔اب تک آپ کے قلم سیال سے مختلف عناوین وموضوعات پر تقریبا دو سو مضامین ومقالات معرض وجود میں آچکے ہیں۔ایک درجن سے زائد علمی وتحقیقی کتابیں آپ کے رشحات قلم سے معرض تحریر میں آچکی ہیں، ان کے علاوہ بہت سی کتابوں پر آپ کے حواشی وتعلیقات، تقاریظ ومقدمات اور تاثرات وتبصرے منصۂ شہود پر آچکے ہیں، جن کی تفصیل کچھ یوں ہیں:

مطبوعہ تصانیف:

اسباب ستہ اور عموم بلوی کی توضیح وتنقیح۔مختصر سوانح صدرالشریعہ علیہ الرحمہ۔بیمہ زندگی کی شرعی حیثیت۔کنزالایمان پر اعتراضات کا تحقیقی جائزہ۔منصب رسالت کا ادب و احترام۔روداد مناظر بنگال۔خطبہ استقبالیہ صدرالشریعہ سیمینار مطبوعہ ومشمولہ ''صدرالشریعہ حیات وخدمات،،۔بچوں اور بچیوں کی تعلیم وتربیت کے اصول۔نقشہ دائمی اوقات صلاۃ برائے گھوسی ۔مسئلہ کفاءت عقل وشرع کی روشنی میں۔تقدیم وترجمہ عربی عبارات ''فقہ شنشاہ وان القلوب بید المحبوب بعطاء اللہ المعروف بہ شہنشاہ کون؟ (امام احمد رضا قدس سرہ)، ترجمہ وتقدیم ''مواہب ارواح القدس لکشف حکم العرس''۔(ملک العلما علامہ ظفرالدین بہاری علیہ الرحمہ۔)

تعلیقات وحواشی:

منیر التوضح (عربی حاشیہ بر ''التوضح فی حل غوامض التنقیح'') تعلیق و تحشیہ فتاوی امجدیہ جلد سوم اور جلد چہارم اور ان دونوں پر آپ کے گراں قدر اور قیمتی

مقدمات بھی ہیں۔حاشیہ شرح عقود رسم المفتی۔(زیر طبع)

درج ذیل کتابوں پر آپ کے گراں قدر اور تحقیقی مقدمات ہیں:

نزول آیت فرقان در رد حرکت زمین و آسمان (امام احمد رضا قدس سرہ)۔بہار شریعت (مصنف صدر الشریعہ علامہ امجد علی علیہ الرحمہ)۔جامع الرضوی المعروف بہ صحیح البہاری (ملک العلما علیہ الرحمہ)۔تعلیقات الامام احمد رضا علی تقریب التہذیب لامام ابن حجر عسقلانی۔اجماع وقیاس کی شرعی حیثیت۔نور الھدی فی ترجمہ المجتبی۔(حضرت عبد الرحمن سرکار مجی علیہ الرحمہ)۔روداد مناظرہ بنگال (یہ خود آپ کی مرتب کردہ ہے) اہل قبلہ کی تکفیر (فقیہ النفس مفتی مطیع الرحمن مضطر رضوی)۔رسالہ چاند کی رویت۔اصول افتا (عربی سے ترجمہ، مترجم: مفتی دلشاد احمد صاحب)۔

علمی مذاکروں میں شرکت:

حضرت مفتی صاحب دام ظلہ بہت سے علمی مذاکروں اور فقہی مجلسوں میں شرکت فرما چکے ہیں۔چناں چہ اب تک آپ جن سیمیناروں میں شریک رہے، ان کی فہرست یہ ہیں :

مجلس شرعی جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے سیمینار۔مجمع الفقہ الاسلامی دہلی کے تین سیمیناروں میں بحیثیت سنی نمائندہ شرکت ''پہلا سیمینار دار العلوم ماٹلی والا بھروچ گجرات'' دوسرا سیمینار جامعہ الہدایہ جے پور راجستھان۔تیسرا فقہی سیمینار مسلم یونیورسٹی علی گڑھ۔فقہی سیمینار بورڈ دہلی سبھی ساتوں سیمیناروں میں شرکت۔اسلام اور تصوف سیمینار۔مدرسہ فیض الرسول۔رچھا بریلی شریف تین روزہ مجلس شرعی کے فیصل بورڈ کا سیمینار۔مرکزی دار الافتا بریلی شریف۔صدر الشریعہ سیمینار گھوسی۔اصلاح معاشرہ سیمینار۔الجامعۃ الاشرفیہ سکٹھی مبارک پور۔تاج الفحول سیمینار خانقاہ قادریہ بدایوں شریف۔تذکرہ اسلاف سیمینار۔ادارہ افکار حق بائسی پورنیہ بہار۔تین روزہ امام اعظم سیمینار گوونڈی ممبئی۔سرکار آسی سیمینار بمقام دار العلوم طیبیہ معینیہ منڈواڈیہ بنارس۔ہمدرد یونیورسٹی کے زیر اہتمام منعقد سیمینار میں شرکت۔ادارہ شرعیہ پٹنہ بہار کے زیر اہتمام منعقد سیمینار میں شرکت۔

خانقاہ صمدیہ پھپھوند شریف کے زیر اہتمام حافظ بخاری علامہ عبد الصمد چشتی سیمینار۔صدر الشریعہ اور خدمت حدیث سیمینار (کشف الاستار کے حوالے سے جامعہ امجدیہ گھوسی۔مسائل قضا سے متعلق سیمینار۔جامعہ قادریہ دودھی سون بھدر۔

وعظ وخطابت:

آپ کی خطابت کا بنیادی عنصر مسلک اہل سنت و جماعت کی ترویج واشاعت، اصلاح معاشرہ اور فرقہائے باطلہ کا رد وابطال ہے، چناں چہ وہابیہ دیابنہ اور روافض وغیر مقلدین کے رد میں متعدد کامیاب تقریریں ہو چکی ہیں، گھوسی میں مشہور دیوبندی مولوی طاہر حسین گیاوی کے جواب میں کئی بار کامیاب تقریر ہوئی ہیں، محمد آباد گوہنہ میں دیوبندی مولوی عبد الملک بھوجپوری کے جواب میں تقریبا دو گھنٹے آپ کی مدلل تقریر ہوئی اور آپ کے انعامی چیلنج کے باوجود کوئی دیوبندی جواب کے لیے سامنے نہ آ سکا، اسی طرح اعظم نگر ضلع کٹیہار میں دیوبندیوں کے رد میں اور سنی دیوبندی اختلافات پر آپ نے بڑی محققانہ اور مدلل ومفصل تقریر فرمائی، جس کا مثبت نتیجہ برآمد ہوا اور خود کو دیوبندی کہلانے والے حضرات دیوبندی مولویوں کو برا کہنے لگے۔

بدمذہبوں سے مناظرہ:

حضرت مفتی صاحب دام ظلہ کو مذہبی حمیت کے پیش نظر، بدعقیدوں سے مناظرہ و مکالمہ کا بھی بڑا شوق ہے، اس لیے احقاق حق وابطال باطل کی خاطر آپ مناظروں میں بھی شرکت فرماتے رہتے ہیں۔

آپ نے اب تک مناظرے کے نام پر چار پروگرام میں شرکت فرمائی ہے، لیکن ان میں سے صرف دو ہی پروگرام میں مناظرہ ہوا، باقی دو میں علمائے اہل سنت تو پہنچے مگر دیوبندی مولویوں نے راہ فرار اختیار کرنے ہی میں اپنی عافیت سمجھی اور مناظرہ گاہ میں حاضر نہ ہوئے، اتفاق سے یہ دونوں مناظرے بنگال میں ہوئے تھے۔

پہلا پروگرام جس میں مناظرہ ہوا وہ بھی شام پور، رائے گنج بنگال کا تھا۔یہ مناظرہ سنی دیوبندی اختلافات سے متعلق تھا۔سنیوں کے مناظر مفتی مطیع الرحمن مضطر رضوی دام

ظلہ اور دیو بندیوں کے مناظر مولوی طاہر حسین گیاوی تھے، اور آپ اس پروگرام میں معاون مناظر کی حیثیت سے شریک تھے، بحمدہ تعالی اس مناظرے میں اہل سنت و جماعت کو فتح نصیب ہوئی، اور دیو بندیوں کو شکست ہوئی۔

دوسرا عظیم مناظرہ 8/مئی 2005ء کو ملک پور ہاٹ ضلع کنیہار، بہار میں ہوا، یہ مناظرہ ''تحذیر الناس'' کی کفری عبارات کے رد میں تھا، اس میں صدر مناظرہ محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفی قادری دام ظلہ، مناظر مفتی طیع الرحمن مضطر صاحب قبلہ تھے اور آپ معاون مناظر کی حیثیت سے تھے۔ بجدہ تعالی اس میں بھی فتح و کامرانی کا سہرا سواد اعظم اہل سنت و جماعت کے سر رہا اور بد مذہبوں کو شکست ہزیمت سے دو چار ہونا پڑا۔

فروغ رضویات:

حضرت مفتی صاحب دام ظلہ نے فروغ رضویات کے حوالے سے بہت سے قابل قدر کارنامے انجام دیے ہیں، آپ اعلی حضرت امام احمد رضا قدس سرو کی شخصیت سے حد درجہ متاثر ہیں اور ان کے ذکر کو ہمیشہ حرز جاں بناتے رہتے ہیں۔ آپ اپنے علمی و تحقیقی مضامین و مقالات اور فتاوی و تصنیفات میں اعلی حضرت علیہ الرحمہ کے کتب و رسائل اور فتاوی سے بھر پور استفادہ کرتے ہیں اور ان کی بلند پایہ شخصیت سے ارباب علم و فضل کو روشناس کراتے ہیں۔ ان کے علاوہ بھی اس ضمن میں آپ کے مستقل کارنامے ہیں جنہیں ذیلی سطور میں پیش کرنے کی سعی کی جارہی ہے۔

کنز الایمان پر اعتراضات کا تحقیقی جائزہ:

یہ دراصل آپ کا ایک تحقیقی مضمون ہے جو بعد میں کتابی شکل میں شائع ہوا۔ آپ نے اس رسالہ میں اعلی حضرت علیہ الرحمہ کے ترجمہ قرآن ''کنز الایمان'' پر دیو بندیوں کی طرف سے ہونے والے بے جا اعتراضات کا علمی و تحقیقی محاسبہ فرمایا اور ان کی ہفوات و خرافات اور ہرزہ سرائیوں کا قلع قمع کر کے ''کنز الامیان'' کے محاسن و کمالات میں مزید چار چاند لگا دیا ہے۔

تقدیم، تعلیقات الامام احمد رضا علی تقریب التہذیب:

''تقریب التہذیب'' فن رحال میں علامہ ابن حجر عسقلانی کی تصنیف ہے، اس پر اعلی حضرت علیہ الرحمہ نے جا بجا حواشی و تعلیقات تحریر فرمائے تھے، جسے پہلی بار پاکستان سے شائع کیا گیا ہے اس پر عربی زبان میں آپ کا تفصیلی مقدمہ ہے۔

"منیر التوضیح ''میں فتاوی رضویہ کے اقتباسات کی تعریب:

اصول فقہ کی مشہور و معروف کتاب "التوضیح'' پر آپ کا عربی حاشیہ المسمی بہ ''منیر التوضیح'' ہے، آپ نے اس میں فتاوی رضویہ کے بہت سے اقتباسات کی تعریب فرمائی ہے، جس سے امام احمد رضا کی فقہی بصیرت اور فتاوی رضویہ کا فقہی مقام و مرتبہ بخوبی اجاگر ہوتا ہے۔

''احکام شریعت'' کے ایک مسئلہ پر دیو بندی مولوی سے بحث و مناظرہ:

شام پور، رائے گنج بنگال کے مناظرہ میں دیو بندی مولوی طاہر حسین گیاوی نے اعلی حضرت کی کتاب ''احکام شریعت'' کے ایک مسئلہ پر اعتراض کر دیا، چناں چہ آپ نے اس مسئلہ پر زبردست بحث و مناظرہ کر کے مسئلہ کو پورے طور سے مدلل و مبرہن فرما دیا اور دیو بندی مولوی کو بالکل لا جواب کر دیا۔

عربی تقدیم، جامع الرضوی المعروف بہ صحیح البہاری، [ملک العلما علامہ ظفر الدین بہاری علیہ الرحمہ]، ترجمہ مع تقدیم، **فقہ شہنشاہ و ان القلوب بید المحبوب بعطاء اللہ** معروف بہ شہنشاہ کون؟ (امام احمد رضا قدس سرہ): تقدیم: نزول آیت فرقان در رد حرکت زمین و آسمان۔ (امام احمد رضا قدس سرہ) تقدیم و ترجمہ عربی عبارات: **مواہب ارواح القدس لکشف حکم العرس** (ملک العلما علیہ الرحمہ)۔ * مختصر سوانح صدر الشریعہ۔ * تقدیم و تحشیہ: فتاوی رضویہ جلد سوم: تقدیم و تحشیہ: فتاوی امجدیہ جلد چہارم، تقدیم: بہار شریعت (صدر الشریعہ علامہ امجد علی علیہ الرحمہ) صدر الشریعہ سیمینار کا انعقاد بموقع جشن زریں۔ صدر الشریعہ حیات و خدمات، مجموعہ مقالات صدا لشریعہ سیمینار کی ترتیب و تدوین۔

مضامین و مقالات:

فقہی عبارات پر امام احمد رضا کا کلام اور ان کی تحقیق و تنقیح، رجال حدیث پر امام

احمد رضا کی نظر، امام احمد رضا کی شاعری میں ادب واحترام، امام احمد رضا اور علم کلام، امام احمد رضا کی فقہی بصیرت سے متعلق ایک مختصر اور جامع تاثر، امام احمد رضا کا جشن صد سالہ اور ہماری ذمہ داریاں، حضور مفتی اعظم ہند کی فقہی بصیرت: (فتاوی مصطفویہ کے آئینے میں)، حضور صدر الشریعہ کی علمی وفقہی بصیرت، حضور صدر الشریعہ اور خدمت حدیث، ملک العلما اور عرس کی شرعی حیثیت، صدر الافاضل علامہ نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمہ ایک ہمہ گیر شخصیت، تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خاں علیہ الرحمہ حیات وخدمات، حضرت سید احمد اشرف کچھوچھوی علیہ الرحمہ حیات وخدمات، محدث اعظم ہند کے علمی وفکری کارنامے، حضور ملک العلما اور علوم جدیدہ، کشف الاستار (علامہ صدر الشریعہ امجد علی علیہ الرحمہ سے متعلق ایک مختصر جامع تاثر۔

❑❑❑

علم وحکمت کے بے تاج بادشاہ

از قلم: حضرت مولانا محمد انیس الرحمن چشتی قبلہ
صحافی وضلع صدر: عوامی اردو نفاذ کمیٹی مشرقی چمپارن بہار الہند

10/ جنوری 2022ء بروز پیر بوقت 12 بجکر 30 منٹ شب کو آسمان فقہ وافتاء کا ایک درخشندہ ستارہ ٹوٹ گیا اور اپنے خالق حقیقی سے جاملا - انا للہ وانا الیہ راجعون

کیا کہیں مرکے بھی ٹوٹا ہے سلسلہ قید حیات
فرق اتنا ہے کہ زنجیر بدل جاتی ہے

جسے دنیا فقیہ العصر محقق مسائل شرعیہ, وارث علوم نبویہ حضرت علامہ مولانا مفتی آل مصطفیٰ مصباحی اشرفی علیہ الرحمہ والرضوان کے نام سے جانتی اور پہچانتی ہے اور صبح قیامت تک گرانقدر خدمات کی بنیاد پر انہیں یاد رکھا جائے گا، ناچیز نے بھی 97-1996ء میں الجامعۃ الامجدیہ الرضویہ گھوسی مئو یوپی میں دوران طالب علمی اکتساب فیض کیا اور خدمت کا موقع بھی میسر آیا اور جب بھی گھوسی یا مبارکپور جانے کا موقع ملا حضرت سے ملاقات ہوتی رہی- ہمیشہ شفیق ومہربان پایا اور ہمیشہ نہایت سنجیدہ ومنکسر المزاج پایا- فقیہ اہلسنت فقیہ العصر محقق مسائل شرعیہ ستاذ العلماء حضرت علامہ مولانا مفتی آل مصطفیٰ مصباحی اشرفی بن مولانا محمد شہاب الدین اشرفی بن منشی نجابت حسین صدیقی کی ولادت باسعادت ریاست بہار کے ضلع کٹیہار کے بارسوئی بلاک واقع شہجنہ گاؤں کے ایک معزز دینی وعلمی گھرانے میں 27/ اکتوبر 1971ء کو ہوئی۔

ابتدائی تعلیم گاؤں کے مکتب میں منشی محمد طاہر حسین کٹیہاری کی زیر تربیت ہوئی۔ فارسی اور ابتدائی عربی کی تعلیم مدرسہ اشرفیہ اظہار العلوم حوراجرا سونا پور، ضلع کٹیہار میں ہوئی۔ درجہ ثانیہ کی تعلیم مدرسہ فیض العلوم محمد آباد گوہنہ ضلع مئو میں اور ثالثہ ورابعہ کی تعلیم

الادارہ الاسلامیہ دارالعلوم حنفیہ کھگرا ضلع کشن گنج بہار میں حاصل کی۔ اس کے بعد آپ ازہر ہند الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ یوپی میں داخلہ لے کر 1989ء تک دورہ حدیث و مشق افتاء کی تعلیم مکمل کی۔

اس دوران سلطان الاساتذہ، ممتاز الفقہاء محدث کبیر حضرت علامہ الحاج الشاہ ضیاء المصطفیٰ قادری، حضرت علامہ مولانا اعجاز احمد مصباحی علیہ الرحمہ، حضرت علامہ عبد الشکور قادری، نصیر ملت حضرت علامہ مولانا محمد نصر الدین قادری، صدر العلماء حضرت علامہ محمد احمد مصباحی، سراج الفقہاء حضرت مفتی محمد نظام الدین رضوی، حضرت مولانا اسرار احمد مصباحی، حضرت مولانا شمس الہدیٰ مصباحی، خطیب محقق حضرت مولانا عبد الحق رضوی، فقیہ النفس مفتی مطیع الرحمن مضطر نوری اور والد گرامی حضرت مولانا محمد شہاب الدین اشرفی دامت فیوضھم جیسے مقتدر علماء و مشائخ کی بارگاہ میں زانوئے ادب طے کیا اور اکتساب فیض کیا اور فقیہ اعظم ہند شارح بخاری حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں فتویٰ نویسی کی مشق و تربیت حاصل کی۔

الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور سے فراغت اور مشق افتاء کی تکمیل کے بعد آپ اپنے استاد گرامی حضور محدث کبیر کے حکم پر تدریس وافتا کی خدمات کے لیے الجامعۃ الامجدیہ گھوسی تشریف لائے اور 1990ء سے لیکر تاحیات اپنے فرائض بحسن وخوبی انجام دیتے رہے اور ہزاروں تشنگان علوم نبویہ کو سیراب کیا، اپنی تمام تر مصروفیات کے باوجود کئی رسالوں میں لگاتار کالم نگاری فرمائی اور تصنیف و تالیف کے میدان میں نمایاں کارکردگی پیش کی، مختلف عناوین و موضوعات پر تقریباً دو سو مضامین و مقالات سمیت ایک درجن سے زائد علمی و تحقیقی کتابیں تصنیف فرمائیں۔

منصبِ رسالت کا ادب واحترام۔ مسئلہ کفائت عقل و شرع کی روشنی میں۔ بچوں اور بچیوں کی تعلیم و تربیت کے اصول۔ حاشیہ فتاویٰ امجدیہ (صدر الشریعہ) جلدِ سوم و چہارم۔ مختصر سوانح صدر الشریعہ۔ بیمہ زندگی کی شرعی حیثیت۔ اسبابِ ستہ اور عموم بلویٰ کی توضیح و تنقیح۔ کنز الایمان پر اعتراضات کا تحقیقی جائزہ۔ نقشہ دائمی اوقات صلوۃ برائے

گھوسی۔ حاشیہ شرح عقود رسم المفتی سمیت درجنوں کتابیں آپ سے یادگار ہیں۔

فقیہ العصر گزشتہ دوسالوں سے بیمار تھے اور محض 51 سال کی عمر میں اچانک وصال کر جانا اہلسنت والجماعت کے لیے ناقابل تلافی نقصان ہے اللہ عزوجل اپنے محبوب کے صدقہ طفیل ان کے درجات کو بلند سے بلند تر فرمائے اور وارثین و تلامذہ کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین

آپ کی وارثین میں تین بیٹے، ایک بیٹی اور رفیقہ حیات شامل ہیں۔

❑❑❑

فقیہ اہلسنت کی حیات کے چند درخشندہ نقوش

کلیوں کو میں سینے کا لہو دے کے چلا ہوں
صدیوں مجھے گلشن کی فضا یاد کرے گی

ویراں ہے میکدہ خُم وساغر اداس ہیں
تم کیا گئے کہ روٹھ گئے دن بہار کے

آج بعد نماز فجر جب واٹس ایپ کھولا تو دل کی دھڑکنیں بند ہونے لگیں، یہ خبر پڑھ کر کہ محقق فقہیات، نازش درسیات، عمدۃ المحققین فقیہ اہلسنت حضرت علامہ مفتی آل مصطفیٰ مصباحی صاحب قبلہ علیہ الرحمہ اس دنیا میں نہ رہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

اگر چہ فقیہ اہلسنت دنیا میں نہیں رہے مگر ان کی تحقیقات وفتاویٰ کے نہ مٹنے والے نقوش تا قیام قیامت باقی رہیں گے۔ اوران کے تلامذہ کے ذریعہ ان کا فیضانِ علمی قیامت تک جاری رہے گا۔ گویا فقیہ اہلسنت یہ کہتے ہوئے گئے۔

سورج ہوں زندگی کی رمق چھوڑ جاؤں گا
میں ڈوب بھی گیا تو شفق چھوڑ جاؤں گا

فقیہ اہلسنت علیہ الرحمہ کی حیات کے چند گوشے ملاحظہ فرمائیں:

زین الفقہائ، شمس المحققین فقیہ اہلسنت حضرت علامہ مولانا مفتی آلِ مصطفیٰ صدیقی اشرفی مصباحی ابن حضرت علامہ مولانا مفتی شہاب الدین اشرفی لطیفی ابن علامہ منشی نجابت حسین صدیقی کی ولادت شہجنہ، بارسوئی، ضلع کٹیہار، بہار میں 27 اکتوبر 1971ء میں ہوئی، والد گرامی حضرت علامہ مفتی شہاب الدین اشرفی لطیفی حضرت ملک المحدثین ملک العلماء حضرت علامہ مفتی سید ظفر الدین رضوی فاضل بہار علیہ الرحمہ کے ارشد تلامذہ میں سے تھے اور حضرت سرکارِ کلاں حضرت علامہ مولانا مفتی سید مختار اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی کے مرید وخلیفہ تھے۔ حضرت علامہ مفتی آل مصطفی قبلہ کے نانا حضرت قاضی

ثمیر الدین رشیدی علیہ الرحمہ جامع معقول ومنقول حضرت علامہ ہدایت اللہ خان رامپوری ثم جونپوری علیہ الرحمہ کے شاگردوں میں سے تھے۔

حضرت مفتی صاحب کی ابتدائی تعلیم گاؤں کے مکتب میں ہوئی، فارسی اور ابتدائی عربی کی تعلیم مدرسہ اشرفیہ اظہار العلوم، حورا حجرا، سوناپور، کٹیہار مین ہوئی، پھر مدرسہ فیض العلوم، محمد آباد، گوہنہ میں داخلہ لیا، اوراس کے بعد جامعہ اشرفیہ، مبارک پور سے دورۂ حدیث ومشق افتاء مکمل کیا اور 1989 میں فارغ ہوئے۔

آپ کے اساتذہ میں آپ کے والدِ گرامی مفتی شہاب الدین صاحب اشرفی، صدر العلماء حضرت علامہ محمد احمد مصباحی، حضرت علامہ مولانا علامہ مفتی مطیع الرحمن مضطر رضوی، حضرت علامہ مولانا نصر اللہ خان رضوی مصباحی بھیروی، حضرت علامہ مولانا عارف اللہ اشرفی مصباحی فیضی، حضرت علامہ مولانا مفتی شمس الہدیٰ مصباحی، حضرت سراج الفقہاء علامہ مفتی نظام الدین برکاتی رضوی مصباحی، محدث جلیل حضرت علامہ عبد الشکور مصباحی، محدث کبیر علامہ مولانا ضیاء المصطفیٰ قادری رضوی امجدی وشارح بخاری مفتی محمد شریف الحق امجدی جیسے اکابرین شامل ہیں۔ اجازتِ فقہ مفتی شریف الحق، اجازتِ حدیث حضرت بحر العلوم مفتی عبد المنان اعظمی، محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ اور اپنے والدِ گرامی حضرت شہاب الدین اشرفی سے حاصل کی۔

حضرت علامہ مولانا مفتی آلِ مصطفیٰ صاحب کو بیعت کا شرف حضرت سرکار کلاں مخدوم المشائخ مفتی سید مختار اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی سے حاصل ہے اور حضرت شیخ الاسلام، رئیس المحققین حضرت علامہ مولانا سید محمد مدنی میاں اشرفی جیلانی کچھوچھوی سے خلافت سلسلہ عالیہ قادریہ چشتیہ اشرفیہ حاصل ہوئی، اس کے علاوہ آپ کو دیگر اکابرین سے بھی اجازت وخلافت حاصل ہے۔

جامعہ اشرفیہ کی فراغت کے بعد، حضرت علامہ مفتی آل مصطفیٰ قبلہ نے اپنے استاد گرامی محدث کبیر کی دعوت پر جامعہ امجدیہ گھوسی تشریف لے گئے۔ یہاں آپ کے ذمہ مروجہ علوم وفنون کی منتہی کتابوں کی تدریس، شعبہ تخصص فی الفقہ کی نگرانی، اصول افتاء کی

تدریس اورفن افتاء کی مشق وتربیت ہے۔

آپ کی اہم تصنیفات، تالیفات اورتحقیقات میں : سوانح صدر الشریعہ، بیمہ زندگی کی شرعی حیثیت، کنزالایمان پراعتراضات کاتحقیقی جائزہ،منصبِ رسالت کاادب و احترام،اسبابِ ستہ اورعموم بلویٰ کی توضیح وتنقیح ،روداد مناظرہ بنگال،بچوں اوربچیوں کی تعلیم و تربیت کے اصول،نقشہ دائمی اوقات صلوٰۃ برائے گھوسی، حاشیہ فتاویٰ امجدیہ(صدر الشریعہ)جلدِسوم وچہارم،حاشیہ توضیح عربی(مجلسِ برکات)وغیرہ ہیں،اورتقریباً30 سے زائدعلمی وتحقیقی مضامین ہیں جومختلف جرائدوماہنامہ میں شائع ہوچکے ہیں۔

حضرت علامہ مفتی آل مصطفیٰ مصباحی ''مجلس شرعی''، جامعہ اشرفیہ کے اہم رکن بھی تھے۔اور ہندو پاک کے صفِ اول کے فقہاء ومحققین میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔جن پر سلسلہ اشرفیہ اورساری سنیت کو ناز ہے۔حضرت کے قلمہائے زرنگار سے ہزاروں فتاویٰ صادرہوئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعاہے کہ حضرت علامہ مولانامفتی آلِ مصطفیٰ صدیقی مصباحی قبلہ کی مغفرت فرمائے اورہم سب کوان کانعم البدل عطافرمائے۔آمین بجاہ سیدالمرسلین صَلّی اللہ عَلَیہِ وَسلّم

نوٹ:

حیات فقیہ اہلسنت ماخوذ ہے''خلفائے حضرت شیخ الاسلام ازبشارت علی صدیقی ''مضمون سے۔

از: سیدمحمدانتخاب عالم ضیائی

متعلم جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی

2022/1/10

❑❑❑

خیرالاذکیاء علامہ محمداحمدمصباحی کی نظرمیں

آہ!!! فقدان علم وعلماء، خیرالاذکیاءعلامہ محمداحمدمصباحی صاحب قبلہ سے ایک موقع پر دریافت کیا کہ مبارک پور وگھوسی میں کوئی علم توقیت کا درس دینے والے ہوں تو رہنمائی فرمائیں تو بتایا کہ یہاں (مبارک پور میں) تو کوئی ہے نہیں مگرگھوسی میں علامہ صاحب اورآل مصطفی صاحب ہیں۔

مولانامحمدعزیزمصباحی

❑❑❑

دو عظیم ممتحن

میرے دوعظیم ممتحن (examiners) 1- ادیب شہیر حضرت مفتی حسن منظر قدیری (تنظیم المسلمین بائسی) 2- فقیہہ العصر حضرت مفتی آل مصطفی مصباحی (الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور) رحم اللہ علیہم پے در پے تین دن کی مدت میں اس جہان فانی سے دارالبقا کی جانب کوچ کر گئے۔۔۔انا للہ و انا الیہ راجعون۔

اللہ تعالی ان کے مرقد پر انوار و رحمت کی بارش برسائے۔ عالم اسلام کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

سوگوار

خاکسار فقیر عاصی تنویر ارشد تارابا ڑی، بائسی، پورنیہ بہار

□□□

اظہار عقیدت کا بہترین طریقہ

کسی بھی شخصیت سے محبت کا بہترین اظہار یہ ہے کہ ان کے نام پر کوئی یادگار ادارہ قائم کیا جائے۔ 2022 کے آغاز ہوتے ہی اہل سیمانچل دو عبقری شخصیت سے محروم ہو گئے۔انا للہ و انا الیہ راجعون۔

سیمانچل جیسے مردم خور علاقے سے دو عظیم ہستیوں کی موت کے بعد ہی سے تعارف لکھنے والے و مناقب خواں حضرات کی کمی نہیں ہیں، میں تمام سیمانچلی و سرجاپوری برادری سے پر زور گزارش کرتا ہوں کہ حضرت علامہ و مولانا حضور حسن العلما مفتی حسن منظر قدیری علیہ الرحمہ کشن گنج اور حضرت علامہ و مولانا مفتی آل مصطفی مصباحی اشرفی علیہ الرحمہ کٹیہار کے نام سے ادارہ، جامعہ، لائبریری، مسجد، اسکول، کالج، کمپیوٹر سنٹر، کوچنگ سنٹر، ریسرچ سنٹر، وغیرہ قائم کریں اور ادارے والے اپنے ادارے میں کسی جدید ہال یا عمارت کا نام منسوب کریں ہمارے بزنس مین حضرات اپنا کاروبار، دوکان، ہوٹل وغیرہ اپنے بزرگوں کے نام سے منسوب کریں۔ میں سمجھتا ہوں ایسا کام ہی بہترین عظیم خراج عقیدت ہے۔

محسن نواز محسن دیناج پوری

□□□

وصال پرملال کی کہانی علماء ثقہ کی زبانی

نوٹ

اس باب کی تمام تعزیت نامے وتاثرات سوشل میڈیا واٹس ایپ، فیس بک، ویب سائٹس کے ذریعہ تحاریر دستیاب ہوئیں۔

دکھ بھری خبر

علامہ مولانا مفتی محمد توفیق احسن برکاتی
جامعہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے ممتاز فاضل، جامعہ امجدیہ گھوسی کے مایہ ناز استاذ و مفتی، مجلس شرعی جامعہ اشرفیہ کے رکن اور باکمال محقق وتجزیہ نگار کرم فرما حضرت مولانا مفتی آل مصطفیٰ مصباحی نے گزشتہ شب بارہ بج کر تیس منٹ پر داعی اجل کو لبیک کہا، **انا للہ و انا الیہ راجعون.**

دنیا ایک مشفق استاذ، ایک باکمال عالم دین اور ایک دیدہ ور محقق سے محروم ہوگئی، بڑی شفقت فرماتے تھے، سنجیدگی ان کی پہچان تھی، فقہی تحقیق ان کا خاص میدان تھا، زبان وقلم کے دھنی تھے، فقہی سیمیناروں میں بحث کرتے تو نگاہیں انھیں دیکھا کرتیں، کان انھیں سنا کرتے، مذاکروں میں شرکت فرماتے تو مرکز توجہ رہتے اور دل موہ لیتے تھے، ان کا اس دنیا سے اتنی جلدی چلے جانا علم وتحقیق کے ایک چشمہ سیال کا منہ بند ہونا ہے، اللہ عزوجل ان کی قبر پر رحمت وغفران کی بارش برسائے، ان کے پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کے علمی وتحقیقی آثار کو ان کے لیے ذریعہ نجات بنائے آمین۔

توفیق احسن برکاتی
جامعہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ
6/ جمادی الآخرہ 1443ھ مطابق 10/ جنوری 2022ء

❑❑❑

افسوس ناک خبر

آج پھر میرے استاد مفتی حسن منظر قدیری علیہ الرحمہ کے بعد محقق عصر مفتی آل مصطفی مصباحی علیہ الرحمہ بھی ہمیں داغ مفارقت دے گیے ،جن سے اہل سنت کی درس گاہوں کا عظیم خسارہ ہوگیا ،اناللہ و انا الیہ راجعون۔ اللہ عزوجل دونوں کوغریق رحمت فرمائے آمین۔

سوگوار؛محمد عادل رضا مصباحی پورنوی

❏❏❏

آہ:افسوس صد افسوس

مایہ ناز عالم دین فقیہ عصر محقق مسائل شرعیہ استاذ الاساتذہ حضرت علامہ مفتی آل مصطفے صاحب قبلہ مصباحی ،استاذ جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی ،آج رات 12 / بج کر 30 منٹ پر وصال فرما گئے۔۔۔۔۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔۔۔۔

اللہ عزوجل اپنے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے صدقہ وطفیل ان کے درجات کو بلند فرمائے۔

آمین بجاہ النبی سید المرسلین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

نماز جنازہ کا وقت آج بروز پیر دو پہر تین بجے رکھا گیا ہے۔

محمد نوازش رضا مرکزی

❏❏❏

بے حد افسوس ناک خبر

فقیہ عصر استاذ العلماء محقق مسائل شریعہ حضرت علامہ مفتی آلِ مصطفیٰ مصباحی علیہ الرحمہ استاذ جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی کا آج رات دیڑھ بجے انتقال ہوگیا ہے۔ ،،اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ رٰجِعُونَ،،

حضرت کے وفات کی جانکاہ خبر بجلی بن کر گری یقینا سنیت کی ایک بڑی شخصیت ہمارے مابین سے چلی گئی واقعی آپ کی رحلت سنیت میں ایک بہت بڑا خلا ہے کہ جس کا تدارک غیر ممکن سا ہے۔

اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے میری رائے میں مصداق تھے کہ آپ نے فرمایا کہ ،،موت العالم موت العالم،، یعنی عالم کی موت عالم کی موت ہے۔

اللہ رب العزت ان کی مغفرت فرمائے اور ان کے مرقد پر انوار کی بارش فرمائے اور غریق رحمت فرمائے جنت میں اعلی سے اعلی مقام عطا فرمائے پسماندگان کو صبر جمیل اور اجر جزیل عطا فرمائے۔

آمین آمین آمین یارب العلمین بجاہ سید المرسلین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم

شریک غم

غلام محمد صدیقی فیضی ارشدی

تحریک اصلاح معاشرہ اینڈ ویلفئر سوسائٹی

کمہریا پوسٹ برگدوا کھکھری ضلع سدھارتھ نگر یوپی الہند

❑❑❑

فقیہ عصر محقق دوراں کا وصال

فقیہ عصر، محقق دوراں استاذی الکریم حضرت علامہ مفتی محمد آل مصطفیٰ مصباحی تلمیذ خاص حضور محدث کبیر مدظلہ واستاذ جامعہ امجدیہ رضویہ، گھوسی، ضلع مئو(یوپی) کی رحلت اہل سنت کیلئے ایک عظیم خسارہ ہے۔

استاذی الکریم کی علالت کی خبر چند ماہ سے ناچیز کے علم میں تھی۔افسوس صد افسوس کہ ’’وہی چراغ بجھا جس کی لو قیامت تھی‘‘۔آج شبِ دوشنبہ 12/ بج کر 30/منٹ پر جناب اظہار عالم کشن گنج کے یہاں داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ ا نا للہ و انا الیہ راجعون۔

جسد خاکی شہجنہ بینی باڑی، کٹیہار پہنچائی جارہی ہے۔ان شاء اللہ عزوجل موصولہ خبر کے مطابق حضرت کی نمازِ جنازہ آج یعنی 10/01/2022 بروز پیر مذکوہ بالا جگہ پر 3/ بجے ادا کی جائے گی۔محبین، معتقدین، متوسلین، مریدین سے کثیر تعداد میں شرکت کرنے کی اپیل ہے۔

دعا ہے اللہ رب العزت استاذی الکریم کی مغفرت فرما کر درجات بلند فرمائے، لواحقین کو صبر جمیل واجر جزیل عطا فرمائے۔آمین

ابر رحمت ان کی مرقد پر گہر باری کرے

حشر تک شانِ کریمی ناز برداری کرے

غمزدہ:

حضرت علامہ مفتی محمد امجد رضا امجدی

ڈائرکٹر امجدی ایجوکیشنل انسٹی ٹیوٹ و مالک امجدی پریس، مرغیا چک، سیتامڑھی (بہار)

❑❑❑

حضرت مفتی آل مصطفےٰ دارفانی سے کوچ کر گئے

سوشل میڈیا کے ذریعہ 6 جمادی الثانی 10 جنوری 2022ء یہ دردناک خبر ملی کہ محقق مسائل جدیدہ ممتاز عالم دین حضرت مفتی آل مصطفیٰ صاحب علیہ علیہ الرحمہ دارفانی سے کوچ کر گئے، نمناک آنکھوں سے انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھا مفتی صاحب علیہ الرحمہ ایک باوقار عالم دین اور درجنوں کتابون کے مصنف اور مناظر بھی تھے ان کا شمار بلند ترین ہستیوں مین ہوتا تھا اللہ رب العزت انہیں غریق رحمت فرمائے۔

مظاہر الحق مصباحی

دارالعلوم غوثیہ، سلیم پور، دیوریا، یوپی

❑❑❑

محقق مسائل شرعیہ کی وفات

مایہ ناز عالم دین فقیہ عصر محقق مسائل شرعیہ استاذ الاساتذہ، حضرت علامہ مفتی آل مصطفےٰ صاحب قبلہ مصباحی استاذ جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی آج رات 12 بج کر 30 منٹ پر وصال فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

اللہ عزوجل اپنی حبیب ﷺ کے صدقہ وطفیل ان کے درجات کو بلند فرمائے، آمین

آل رسول احمد اشرفی کٹیہار

(14/01/2022ء)

❑❑❑

ہندوستانی علما ومشائخ
کی
سوگوارگلہائے تعزیت نامے

نوٹ

اس باب کی تمام تعزیت نامے وتاثرات سوشل میڈیا واہٹس ایپ، فیس بک، ویب سائیٹس کے ذریعہ تحاریر دستاب ہوئیں۔

تعزیتی انٹریو

مفتی آل مصطفے صاحب شہجنہ اعظم نگر پرکھنڈ کے تھے، مفتی مطیع الرحمن صاحب مضطر رضوی خلیفہ حضور مفتی اعظم عالم اسلام جو مناظر اہل سنت ہیں، اور اسلام کے جانے مانے چرچت آدمی ہے، جن کی شخصیت آج کی اسلامی علوم کی دنیا میں ہر آدمی پہچانتا ہے، دیش ودیش ہر جگہ ان کا چرچا ہے، ان سے معلوم کرتے ہیں کہ مفتی آل مصطفے صاحب جو ہمارے بیچ اب نہیں رہے، اس کی وجہ سے علوم اسلامیہ میں کیا فرق پڑسکتا ہے؟

نحمدہ و نسلی و نسلم علی حبیبہ الکریم

عرصہ دراز کی بات ہے، کہ جب سیمانچل کے سب سے بڑے عالم دین حضرت مولانا غلام یاسین صاحب چمنی بازار شریف باحیات تھے، ان کے آخری دور میں میں جب ان کی خدمت میں حاضر ہوا، تو وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے، اور اس کے بعد وہ اپنی مسند کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ یہاں آپ تشریف رکھئے، میں ہاتھ جوڑ کے عرض کیا کہ حضرت وہ آپ کی جگہ ہے، میری جگہ نہیں، میری جگہ تو یہاں آپ کے قدموں میں ہے، انہوں نے دوبارہ فرمایا کہ نہیں یہاں بیٹھئے، اب ان کا حکم تھا، میں آیا اور بیٹھنے کے قریب ہوکر کھڑا ہوگیا اور کہا حضرت حکم کی تعمیل ہوگئی، آپ اپنی مسند پر تشریف فرما ہوں، مجھے یہاں بیٹھنے کی اجازت دیں، انہوں نے ایک لمبی آہ بھری اور فرمایا، اب اس فقیر کو مرنے کا غم نہیں رہا، میرے بعد میری جگہ لینے والے لوگ موجود ہے، میں آج اس عالم پیرانہ سالی اور ان امراض کے ساتھ گزر رہا ہوں، میرے لئے یہ مسئلہ تھا کہ میں کس کو چھوڑے جاؤں، قربانی کے موقع پر مولانا مفتی آل مصطفے صاحب غریب خانے پر تشریف لائے، ان سے بڑی دیر تک علمی باتیں ہوتی رہیں، رات بھر قیام بھی انہوں نے وہی فرمایا، دوسرے دن پھر وہ کشن گنج کے لئے روانہ ہوئے، مولانا مفتی آل مصطفے صاحب کو دیکھ کر

مجھے اطمنان تھا کہ میرے بعد میری جگہ لینے والے لوگ موجود ہیں، آج وہ مجھے چھوڑ کر چلے گئے، تو ایسا لگا کہ اب کوئی میری جگہ لینے والا موجود نہیں، اب کسے چھوڑ جاؤں گا۔

(سائل ”یعنی یہ خلا آپ محسوس کرر ہے ہیں؟“۔)

آپ میری بات سے، میرے جملوں سے سمجھئے کہ کتنا بڑا خلاء ہوگیا ہے، حضرت مولانا آل مصطفے صاحب کی ابتدائی تعلیم سے لیکر انتہا تک تقریباً میرے پاس ہوئی اور پھر وہ مبارک پور گئے، وہاں سے فارغ ہوئے، وہیں سے مفتی کا کورس کیا، اور مجھ سے برابر رابطہ رکھے رہا، میرے جتنے شاگرد آج ہیں، ان تمام میں خاص کر علم فقہ میں کوئی اس کا مدمقابل نہیں تھا، ان کے جانے سے یہ علم فقہ کا جو سرمایہ ہے، وہ اہل سنت سے گم ہوگیا، مولانا آل مصطفے صاحب صرف سیمانچل کے نہیں پورے بہار کے میرے قائم مقام تھے، وہ چلے گئے اور میں تنہا رہ گیا ہوں، اس بڑھاپے کے عالم میں جبکہ میرا عالم یہ ہے کہ ایک پاؤں قبر کے نیچے ہے اور ایک پاؤں قبر کے اوپر ہے، جتنا صدمہ مجھے ہوا ہے، صرف اس لئے نہیں کہ وہ میرے شاگرد تھے، بلکہ اس لئے بھی کہ ان کے انتقال سے خصوصاً فقہ حنفی کا وہ عظیم سرمایہ پورے اہل سنت نے، بہار کے پورے اہل سنت نے، بلکہ آگے بڑھ کے کہیئے کہ ملک کے اہل سنت نے کھو دیا، آج ان کے جانے کا جتنا ماتم کرے اہل سنت وہ سب کم ہے، میری دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالی ان کی مغفرت فرمائے، ان کو اعلی سے اعلی جنت میں مقام عطا فرمائے، اور ان کی قبر کو نور سرور سے بھر دے، ان کی قبر کو وسیع فرمادے۔

وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ ونور عرشہ محمد وآلیہ
وصحبہ اجمعین برحمتک یا رحم راحمین۔

❑❑❑

آہ میرا رفیق درس مجھ سے رخصت ہوا

مفتی محمد صدر الوری قادری اشرفیہ مبارک پور

آج مورخہ 10 / جنوری 2022ء بعد نماز فجر موبائل فون کھولا تو بڑی دکھ بھری خبر پڑھنے میں آئی کہ مفتی آل مصطفیٰ مصباحی آج رات انتقال فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

بڑا دکھ ہوا بڑا افسوس ہوا۔ ابھی حال ہی میں عرس عزیزی میں ان کے دیار سے آنے والے علمائے کرام سے ان کی خیریت دریافت کئے تھے۔ اس وقت کیا معلوم تھا کہ جس کی خیریت کے بارے میں، میں پوچھ رہا ہوں وہ بس دو تین روز کا اور مہمان ہے۔ پھر وہ اس دار فانی سے کوچ کر جائے گا۔

مفتی آل مصطفیٰ مصباحی میرے بڑے خاص رفقائے درس میں سے تھے، درجہ خامسہ میں وہ جامعہ اشرفیہ میں داخل ہوئے، درجہ فضیلت تک مکمل رفاقت رہی ہم لوگ شانہ بشانہ درس گاہوں میں حاضر ہوتے اور ہم میں ہر ایک کے اندر جذبہ مسابقت بھی ہوتا، فراغت کے بعد بھی جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی میں چھ سال تک رفاقت رہی۔ پھر میرا تقرر جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں ہوگیا۔ جس پر میرے رفیق نے مبارک باد پیش کی تھی۔

مفتی آل مصطفیٰ مصباحی سے فقہی سیمینار وغیرہ میں اگرچہ میری نوک جھونک ہوا کرتی تھی مگر یہ نوک جھونک خالص علمی وتحقیقی ہوتی، جسے نہ وہ دل پہ لیتے نہ میں لیتا۔ اسی لئے مندوبین اسی نوک جھونک سے محظوظ بھی ہوتے اور یہ تاثر دیتے نظر آتے کہ سیمینار میں جب آپ دونوں کی رائے الگ الگ ہوتی ہے اس وقت سیمینار کا مزہ کچھ اور ہی ہوتا ہے کیونکہ آپ لوگوں کی بحثیں سننے میں بہت اچھا لگتا ہے۔

مجھے جب اپنی جماعت کا امتیاز اور کچھ خاص رفقائے درس کو بیان کرنا ہوتا ہے اس وقت میں مفتی آل مصطفیٰ کا نام ضرور لیتا ہوں کیونکہ یہ میرے مایہ ناز رفیق ہی نہیں بلکہ

میرے دوست بھی تھے۔ان کی ذہانت اور علمی قابلیت کا میں ہمیشہ معترف رہا۔

مفتی آل مصطفیٰ مصباحی ایک باکمال مدرس، پختہ قلم کار، اور ایک بالغ نظر مفتی تھے،جن کے فتاوی اور تحقیقات قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی تھیں اور یہ کارہائے نمایاں ان شاءاللہ ان کے باقیات صالحات میں شمار ہوں گے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ مفتی موصوف کی مغفرت فرمائے ان کی دینی خدمات قبول فرمائے ،درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین۔

محمد صدر الوری قادری

استاذ جامعہ اشرفیہ مبارک پور

10/ جنوری 2022ء

❑❑❑

ایک اور علم وادب کا ستارہ ہمیشہ کیلئے غروب

محمد امیر اعظم صاحب بنارس

انا للہ و انا الیہ راجعون۔

بڑے ہی دکھ اور درد کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ میرے محسن میرے مربی استاد گرامی حضرت علامہ ومولانا مفتی آل مصطفیٰ مصباحی استاد و مفتی جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی ضلع مئو یوپی کا کثیر علالت کے بعد آج شب ساڑھے بارہ بجے صوبہ بہار ضلع کشن گنج میں انتقال پر ملال ہو گیا اللہ عزوجل حضرت کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور جنت الفردوس میں، اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور انکے ورثاء اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

استاد گرامی کی ذات گونا گوں خصوصیات کی حامل تھی وہ صرف ایک عالم ہی نہیں تھے بلکہ، وہ علم کے جبل شامخ تھے بڑے ہی ذی صلاحیت عالم تھے اور باعمل بھی تھے نقاہت و بیماری کی حالت میں بھی انکی نماز قضا نہیں ہوتی تھی بڑے ہی منکسر المزاج اور خندہ پیشانی سے ملتے تھے ذرا سا بڑکپن نام کی کوئی چیز نہیں تھی اپنے شاگردوں اور عوام الناس سے بے پناہ محبت ،فرماتے تھے ہر مخالفت کا جواب ان کے نزدیک کام تھا کچھوچھہ شریف سے انکو بے پناہ عقیدت تھی۔اور غالباً وہیں سے بیعت بھی تھے انھوں نے بیشمار شاگرد بھی پیدا کئے آج ان کے شاگرد ملک غیر ملک میں پھیلے ہوئے ہیں اور دین و مذہب کا کام انجام دے رہے ہیں یہ اطلاع ابھی ابھی کچھ دیر قبل لگ بھگ چار بجے بھور مین شاعر اسلام حضرت مولانا عسجد رضا مصباحی بائسی پورنیہ بہار نے دی اس وقت جبکہ میں سو رہا تھا تو اچانک بیل بجی اور وہ بھی نئے نمبر سے تو میں تو پہلے ڈر گیا پھر انھوں نے اپنا تعارف کرایا پھر کہا کچھ معلوم چلا، میں نے کہا نہیں، انھوں نے کہا، مفتی آل مصطفیٰ صاحب کا انتقال ہو گیا ،میں نے ''انا للہ و انا الیہ راجعون،، پڑھا، جیسے لگا کے میرے تلوے کے نیچے سے زمین

کھسک گئی اور مجھے یقین نہیں ہو رہا تھا پھر میں نے کل نفس ذائقۃ الموت کے تحت یقین کیا۔

فقط

محمد امیر اعظم صاحب

مدرسہ، رشید العلوم سریاں بنارس

مورخہ 10 جنوری 2022

❑❑❑

فقیہان عصر مفتی آل مصطفےٰ وحسن منظر قدیری

اللہ اکبر ’’حیف صد حیف‘‘ فقیہان عصر مفتی آل مصطفیٰ مفتیِ حسن منظر قدیری صاحبان کا جانا ہماری سُنیت کے لئے خصوصاً درس وتدریس کی دنیا کا عظیم خسارہ ہے۔

اللہ تعالیٰ دونوں حضرات کو جنّت الفردوس میں جگہ نصیب عطا فرمائے۔ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب عطا فرمائے۔ قبر کو نُور سے منوّر فرمائے۔

آمین ثم آمین۔

سرفراز عالم رضوی

امام شاہی جامع مسجد مسودہ ضلع اجمیر شریف

❑❑❑

آہ: علم وادب کا ستارہ غروب ہوگیا

اناللہ وانا الیہ راجعون۔

محقق عصر حضرت علامہ مفتی آل مصطفی صاحب مصباحی کا۔ 12 بجکر 30 منٹ پر انتقال ہوگیا، اللہ پاک حضرت علامہ مفتی آل مصطفی صاحب کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں اعلی مقام عطا فرمائے اور ان کے متعلقین واہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

بلا شبہ ان کا انتقال جماعت اہل سنت کے لئے عظیم نقصان ہے وہ بیک وقت کئی خوبیوں کے مالک تھے، محقق مصنف شاندار مفتی ومقرر بھی تھے، میدان درس تدریس کے بہترین شہسوار تھے کئی سلاسل سے خلافت حاصل تھی، حضرت میرے ہم مکتب تھے، حرا جرا سونا پور میں میرے سینئر تھے، اور ان کے والد محترم حضرت مولانا شہاب الدین اشرفی علیہ الرحمہ اس مدرسے کے صدر مدرس تھے، اور مجھ سے بہت پیار کرتے تھے، میرا خاص خیال اس لئے رکھتے تھے، کہ میں آباد پور علاقے کا رہنے والا تھا، اور اس علاقے میں دیوبندیوں کا اس وقت بہت زور تھا، بایں سبب اکثر وبیشتر سفر وحضر میں ساتھ رکھتے تھے، لہذا جب سے اس خانوادہ سے تعلقات قائم ہوئی تھی، الحمد اللہ تعالی آج تک برابر قائم ہے، اور گاہے بگاہے ان کے گھر آنا جانا رہتا تھا، اور فقیہ ملت سے خوشگوار رابطہ بھی تھا۔

اللہ پاک حضرت کو جنت الفردوس میں اعلی مقام عطا فرمائے اور ان کے گناہوں کو معاف فرما کر ان کے درجات بلند فرمائے آمین

سوگوار

محمد مسیح الرحمن رضوی

مدرس: دار العلوم غوثیہ مظہر اسلام بیلوا پوسٹ سنکولہ آباد پور بارسوئی کٹیہار بہار

❑❑❑

مفتی آل مصطفے صاحب مصباحی

اناللہ وانا الیہ رٰجعون۔

اللہ تعالیٰ حضرت مولانا مفتی آل مصطفی صاحب مصباحی علیہ الرحمہ کو غریق رحمت فرمائے اور ان کی دینی خدمات کو قبول فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کی قبر کو رحمت ونور سے بھر دے، تا حد نگاہ وسیع فرمادے پسماندگان کو صبر جمیل واجر جزیل عطا فرمائے اور ان کا بدل عطا فرمائے۔

مفتی صاحب بہترین مدرس، محقق مفتی، شاندار قلم کار اور اس کے علاوہ بھی بہت سی خوبیوں کے مالک تھے، ان کی جدائی سے دل انتہائی غمزدہ اور دکھی ہے، وہ معاصرین میں بھی ممتاز تھے، اشرفیہ میں وہ میرے ہم سبق تھے، فراغت کے بعد بھی اچھے تعلقات رہے جب بھی جہاں ملاقات ہوئی وہی ساتھیوں والا انداز، مخلصانہ ومحبتانہ گفتگو، وہ بہت ہی سادہ طبیعت اور منکسر المزاج تھے ان کے رہن سہن اور ان کی گفتگو سے کبھی بھی نہیں لگا کہ وہ بہت بڑی درسگاہ کے استاذ اور کسی عظیم دار الافتاء کے قابل فخر مفتی ہیں، وہ اس قدر جلد داغ مفارقت دے دیں گے، یہ کبھی سوچا بھی نہ تھا مگر مرضی مولی از ہمہ اولی۔

اللہ تعالیٰ ان کے گھر والوں اور سارے احباب ومتعلقین ومعتقدین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اہلسنت وجماعت کو ان کا بدل عطا فرمائے۔ آمین

شریک غم

محمد نور الہدی خان رضوی مصباحی

خادم دار الافتاء والقضاء امام احمد رضا جامع سیتامڑھی بہار

2022/01/10

ھج، 1443/06/06.

❑❑❑

فقیہ عصر مفتی آل مصطفے اشرفی وصال کر گئے

زین الفقہاء حضرت علامہ مفتی آل مصطفیٰ مصباحی صاحب آج رات تقریباً ایک بجے وصال فرما گئے۔۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس دور قحط الرجال میں آپ کی شخصیت ہم اہل سنت والجماعت کے لئے باعث خیر وبرکت تھی، آپ جماعت اہل سنت کے ان مشاہیر فقہاء میں سے تھے جنہیں اکابرین کی بارگاہ میں وقار واعتبار اور اصاغرین کے یہاں حجت کا درجہ حاصل تھا۔

زین الفقہاء، شمس المحققین حضرت علامہ مولانا مفتی آل مصطفیٰ مصباحی ابن حضرت علامہ مولانا مفتی شہاب الدین لطیفی ابن علامہ منشی نجابت حسین کی ولادت شیخنہ، بارسوئی، ضلع کٹیہار، بہار میں 27 اکتوبر 1971ء میں ہوئی۔

والد گرامی حضرت علامہ مفتی شہاب الدین لطیفی صاحب حضرت ملک المحدثین ملک العلماء حضرت علامہ مفتی سید ظفر الدین رضوی فاضل بہار علیہ الرحمہ کی ارشد تلامذہ میں سے تھے اور حضرت سرکارِ کلاں حضرت علامہ مولانا سید مختار اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی کے مرید وخلیفہ تھے۔حضرت علامہ مفتی آل مصطفیٰ مصباحی صاحب کے نانا حضرت قاضی شمیر الدین رشیدی علیہ الرحمہ جامع معقول ومنقول حضرت علامہ ہدایت اللہ خان رامپوری ثم جونپوری علیہ الرحمہ کے شاگردوں میں سے تھے۔

حضرت مفتی صاحب کی ابتدائی تعلیم گاؤں کے مکتب میں ہوئی، فارسی اور ابتدائی عربی کی تعلیم مدرسہ اشرفیہ اظہار العلوم، حوراحجرا، سوناپور، کٹیہار مین ہوئی، پھر مدرسہ فیض العلوم، محمد آباد، گوہنہ میں داخلہ لیا، اور اس کے بعد جامعہ اشرفیہ، مبارک پور سے دورہ حدیث ومشق افتاء مکمل کیا اور 1989ء میں فارغ ہوئے۔

آپ کے اساتذہ میں آپ کے والدِ گرامی مفتی شہاب الدین صاحب اشرفی،

شارح بخاری حضرت علامہ شریف الحق امجدی، محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب مصباحی، صدر العلماء حضرت علامہ محمد احمد مصباحی، محدث جلیل حضرت علامہ عبد الشکور صاحب، حضرت علامہ مفتی مطیع الرحمن مضطر رضوی، حضرت علامہ مولانا نصر اللہ خان رضوی مصباحی بھیروی، حضرت علامہ مولانا عارف اللہ صاحب فیضی، حضرت علامہ مفتی شمس الہدیٰ مصباحی، حضرت علامہ مفتی نظام الدین برکاتی رضوی صاحب مصباحی، جیسے اکابرین شامل ہیں۔

اجازتِ فقہ حضرت علامہ مفتی شریف الحق صاحب سے اور اجازتِ حدیث حضرت بحر العلوم مفتی عبد المنان صاحب اعظمی، محدث کبیر حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب اور اپنے والدِ گرامی حضرت علامہ مفتی شہاب الدین اشرفی سے حاصل تھی۔

حضرت علامہ مولانا مفتی آل مصطفیٰ صاحب کو بیعت کا شرف حضرت سرکار کلاں مخدوم المشائخ سید مختار اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی سے حاصل تھا۔

اور حضرت شیخ الاسلام حضرت علامہ سید محمد مدنی میاں اشرفی جیلانی کچھوچھوی سے سلسلہ عالیہ قادریہ چشتیہ اشرفیہ کی اجازت وخلافت اور اس کے علاوہ اور دیگر اکابرین سے بھی دیگر سلاسل کی اجازت وخلافت حاصل تھی۔

الجامعۃ الاشرفیہ سے فراغت کے بعد، حضرت مفتی صاحب اپنے استاد گرامی حضور محدث کبیر مدظلہ العالی کی دعوت پر جامعہ امجدیہ گھوسی تشریف لے گئے، اور مروجہ علوم وفنون کی منتہی کتابوں کی تدریس اور شعبہ تخصص فی الفقہ کی نگرانی میں اب تک مصروف رہے۔

آپ کی اہم تصنیفات وتحقیقات میں:

سوانحِ حضور صدر الشریعہ۔بیمہ زندگی کی شرعی حیثیت۔کنز الایمان پر اعتراضات کا تحقیقی جائزہ۔منصبِ رسالت کا ادب واحترام۔اسبابِ ستہ اور عموم بلویٰ کی توضیح وتنقیح۔روداد مناظرہ بنگال۔بچوں اور بچیوں کی تعلیم وتربیت کے اصول۔نقشہ دائمی اوقات صلوٰۃ برائے گھوسی۔حاشیہ فتاویٰ امجدیہ (صدر الشریعہ) جلد سوم وچہارم۔حاشیہ توضیح عربی (مجلسِ برکات) وغیرہ ہیں۔اور تقریباً 30 سے زائد علمی وتحقیقی مضامین ہیں جو

مختلف جرائد و ماہنامہ میں شائع ہو چکے ہیں۔

حضرت علامہ مفتی آل مصطفیٰ مصباحی صاحب ''مجلس شرعی'' جامعہ اشرفیہ کے اہم رکن بھی تھے۔اور ہندو پاک کے صفِ اول کے فقہاء و محققین میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔

آپ کے وصال پر ملال سے دنیا میں جو خلا واقع ہوا ہے اس کا پر ہونا ایک امر مشکل ہے، پروردگار عالم اپنے حبیب سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے آپ کے درجات کو بلند و بالا فرمائے اور آپ کے پس ماندگان اہل خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

مجتبیٰ اشرف جامعی

اترولہ ضلع بلرامپور یوپی ہند۔

1443/6/5 ہجری

❑❑❑

چھوٹے قد کے بہت بڑے مولانا

صد حیف! استاذ العلما فقیہ عصر جلیل القدر عالم مفتی محمد آل مصطفی مصباحی رحمۃ اللہ علیہ وصال کر گئے۔آج صبح کی نماز کے لئے جب بیدار ہوا تو یہ خبر پڑھکر پورا وجود ہل گیا۔کہ فقیہ عصر محقق اہل سنت علامہ مفتی محمد آل مصطفی اشرفی مصباحی ساکن شہجنہ کٹیہار بہار استاذ و مفتی جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی۔وصال یار فرما گئے۔ع

کیا خبر تھی کہ موت کا یہ حادثہ ہو جائے گا
یعنی آغوش زمیں میں آسمان سو جائے گا

اس گنہگار آنکھوں نے کئی دفعہ اس خوبرو وجیہہ وشکیل حسین وجمیل جلیل القدر عالم ربانی کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔سرکار محدث اعظم ہند کے عرس کی تقریبات میں عرس مخدومی وعرس سرکار کلاں میں مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا بریلی شریف میں (ممتحن کی حیثیت سے، راقم نے خود کئی کتابوں کے امتحانات دیئے) بارہا، آپ کا علمی خطاب سننے کا موقع ملا ہے۔ہند کی بڑی بڑی علمی درسگاہوں میں بحیثیت ممتحن اکثر تشریف لے جاتے فقیر کو بھی کئی کتابوں کے امتحان دینے کا بھی شرف رہا ہے۔توضیح وتلویح پر جو حاشیہ تحریر کیا اب اسے بیروت لبنان والے بھی چھاپ رہے ہیں۔آپ کے علمی شہکار میں سے ہے۔

آہ۔اتنی جلدی مفتی صاحب وصال کر جائیں گے کسی نے سوچا بھی نہیں تھا۔لیکن مرضئ مولی از ہمہ اولی۔مفتی صاحب کے تعلق سے جیسی خبریں گردش کر رہی تھی اس اعتبار سے ہم نے خاص توجہ نہیں دی۔خطہ سیمانچل مردم خیزی کے ساتھ مردم خور بھی ہے ہم نے خاطر خواہ اپنے بڑوں کی قدر نہ کی۔

اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا ہے حضرت مفتی صاحب قبلہ کی مغفرت فرمائے ان کے دینی خدمات کو قبول کرے آپ کے جملہ لواحقین جملہ تلامذہ و محبین کو صبر دے، دکھ کی اس

کھٹن گھڑی میں ان کے اہل خانہ سے تعزیت کرتے ہیں اور غم میں برابر کے شریک ہیں۔

اس زمانے میں خاموشی سے، صابر وشاکر بن کر زندگی گزارنے والی شخصیت کا نام تھا، مفتی آل مصطفیٰ مصباحی رحمۃ اللہ علیہ شرعی کونسل آف انڈیا بریلی شریف کے سیمینار میں ایک بڑے عالم نے یہ جملے مرحوم ومغفور کے لئے کہا تھا......''چھوٹے قد کے بہت بڑے علم وعمل والے مولانا''۔

محمد رضا مرکزی
خادم التدریس والافتاء
الجامعۃ القادریہ نجم العلوم، سنی دعوت اسلامی، شرعی عدالت واٹس ایپ گروپ، اسلامک معاشرہ یوٹیوب چینل، البرکات فاؤنڈیشن
مالیگاؤں

❑❑❑

آہ آہ آہ! سیمانچل کا قابل فخر بیٹا

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ابھی جب نیٹ آن کیا تو پہلی نظر میں یہ جانکاہ خبر سامنے آئی کہ ہم غربائے اہل سنت پر سے ایک سایہ اور اٹھ گیا شفقتوں کا سایہ محبتوں کا سایہ علم وفضل اور تفقہ کا سایہ یعنی عظیم محقق مدقق فقیہ مصنف ہزاروں علماء کے استاذ بزرگوں کی وراثتوں کے آمین جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے قابل فخر فرزند اور جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی کے معتمد استاذ ومفتی فقیہ النفس کے تلمیذ خاص ہندوستان کے ہزاروں علماء ومفتیان کرام کے مرجع سیمانچل کا قابل فخر بیٹا حضرت علامہ مفتی محمد آل مصطفیٰ مصباحی اشرفی......علیہ الرحمہ ہوگیے۔

آہ ابھی تو جوانی کی منزل بھی نہیں گذری تھی بڑھاپا آیا نہیں تھا علالت کی خبر مشہور تھی کل ہی علماء کے بیچ بیٹھ کر ذکر خیر کیا ایک صاحب نے کہا ابھی حضرت کی طبیعت بہتر ہے تو دوسرے نے کہا نہیں حضرت کی صحت مزید بگڑ گئی ہے خیر اس بات پر محفل تمام ہوئی کہ مولیٰ ان کے سایہ کو دراز فرمائے اور صحت کاملہ عاجلہ بخشے۔

کون جانتا تھا کہ آنے والا سورج رنج وغم درد وکرب کی کرنوں کے ساتھ طلوع کرے گا یقیناً اپنے درد وغم کو بیان کرنے سے عاجز وقاصر ہوں۔

حق تعالیٰ عزوجل اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے طفیل حضرت کی مغفرت فرمائے۔آمین بجاہ سید المرسلین صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم

شریک غم
صابر رضا محب القادری نعیمی غفرلہ
القلم فاؤنڈیشن پٹنہ

❑❑❑

افق اہل سنت سے نیر تاباں روپوش ہوگیا

ابھی بقیۃ السلف عمدۃ الخلف مخزن علم وحکمت ماہر علوم وفنون کنز الدقائق نبراس العلوم فاضل جلیل مصنف کتب کثیرہ حضرت علامہ ومولا نا مفتی حسن منظر قدیری علیہ الرحمہ کی وفات حسرت آیات پر دل کی رنجیدگی اور مغمومیت مٹی بھی نہ تھی اور آنکھوں سے آنسو خشک بھی نہیں ہونے پائے تھے، کہ عالم اہل سنت کے افق پر غم واندوہ کا سیاہ بادل پھر سے تن گیا، آج بروز یک شنبہ 10 / 01 / 2022ء کو اتوار کی شب کے تقریباً ساڑھے بارہ بجے آسمان علم وفن کا ایک اور نیر تاباں افق اہل سنت سے روپوش ہوگیا، دنیا جسے مصدر علوم و فنون، منبع تحقیق وتفتیش، مرجع العلماء والفضلائ، زینت مسند فقہ وافتا، روح سمینار، شخصیت ساز معلم ومربی، فخر مصباحیت، مصنف کتب کثیرہ، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد آل مصطفے اشرفی مصباحی شیجنہ بارسوئی کٹیہاری کے نام سے جانتی ہے اور ان کی دینی وملی اور مذہبی ادبی خدمات وکارنامے کا دنیا معترف ہیں۔

آپ سیمانچل کی خاک سے مانند غبارہ اٹھے، انسانیت ساز ادارے جات مدارس ومکاتب کی سیر کیں اور اساتذہ ومشائخ کے سامنے زانوئے تلمذ طئے کیا، خذف تھا، علم وتفتیش کی بھٹی میں پروان چڑھا، زنگ کا صیقل ہوا، صدف بن کر نکھر گیا اور عالم اہل سنت کے افق پر نیر تاباں بن کر چمکنے دمکنے لگا، آپ پچھلے کچھ مہینوں سے علیل چل رہے تھے، آپ سے متعلق علالت اور کچھ اڑی اڑائی ناگفتہ بہ خبریں گردش پذیر ہوئیں، جتنے منہ اتنی باتیں، سن سنا کر علمائے اہل سنت نہایت بے چین اور مضطرب ہوگئے تھے، پھر خبر فرحت اثر سے سکون قلب میسر ہوا، جو عارضی ثابت ہوا، بالآخر ہزاروں چاہنے والوں کو سوگوار چھوڑ کر رفیق اعلی سے جا ملے۔

اللہ تعالی حضرت مفتی صاحب قبلہ پر رحمتوں کا نزول فرمائے، ان کی بخشش اور مغفرت فرمائے، اور قبر کو نور سے منور ومجلی فرمائے، ان کے متعلقین ومنتسبین اور احباب

عزیز واقارب کو صبر جمیل عطا فرمائے، اور اہل سنت کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔

آمین بجاہ نبی سید المرسین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم

شریک غم وحزن

محمد ساجد رضا قادری رضوی

بانی: تحریک فیضان لوح وقلم

جگنا تھ پور (موضع بیلوا) تھانہ آباد پور، وایا بارسوئی ضلع کٹیہار بہار

❑❑❑

موصوف صوفی منش آدمی تھے

جامعہ اشرفیہ میں فقیر کے معاصرین میں بہت کم وقت میں مفتی آل مصطفیٰ نے علمی دنیا میں جو مقام بنایا وہ کسی دوسرے کو نہ مل سکا۔موصوف نہایت سادہ طبیعت کے صوفی منش آدمی تھے۔

اللہ تعالیٰ ان کی تربت پہ رحمت وانوار کی لگاتار موسلادھار بارشیں نازل فرمائے، لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین ثم آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

شریک غم

فقیر عبدالمالک مصباحی جمشید پور

❑❑❑

علم وفضل کا ایک اور سورج غروب ہوگیا

زمیں کھا گئی آسماں کیسے کیسے!

ابھی حضرت العلام کنزالدقائق مفتی حسن منظر قدیری علیہ الرحمہ کی رحلت ووصال کے غم سے ابھر نہیں پائے تھے کہ اچانک ایک جان کاہ، روح فرسا، اندوہناک اور افسردہ کن اطلاع ملی کہ حضرت علامہ مفتی محمد آل مصطفیٰ اشرفی مصباحی استاذ جامعہ امجدیہ گھوسی، متوطن شیحنہ، سالماری، کٹیہار، بہار نے اس دار فانی کو الوداع کہا اور دارالبقا کی جانب کوچ کر گئے۔**اناللہ وانا الیہ رَاجعونَ۔**

جس سال مفتی صاحب مرحوم ومغفور کی دستار بندی ہوئی تھی اس سال یہ ناچیز جماعت رابعہ کا طالب علم تھا۔یوں وہ مجھ سے چار سال سنیئر تھے۔مگر ہم لوگوں کے تعلقات ومراسم بڑے پختہ اور گہرے تھے۔بسا اوقات وہ مجھے پڑھنے میں محنت ومشقت کی طرف راغب بھی کیا کرتے اور اچھے رزلٹ آنے پر اپنی خوشی کا اظہار بھی فرماتے۔

الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اور مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا بریلی شریف کے تدریسی ایام میں جب وہ سمینار میں شرکت کرنے تشریف لاتے تو وہ بہت دیر تک مجھ ناچیز سے گفتگو فرماتے اور گھر والوں بالخصوص والد گرامی وقار مقبول العلما حضرت علامہ مولانا مفتی خواجہ محمد مقبول حسین قادری مدظلہ العالی خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کی خیریت پرسی کرتے۔

حضرت مفتی صاحب مرحوم گوناں گوں خوبیوں کے مالک تھے۔۔۔۔جہاں وہ ایک بلند پایہ مدرس تھے۔۔۔۔وہیں وہ شریعت کے رموز واسرار سے واقف ایک عمدہ فقیہ بھی۔۔۔۔جہاں وہ ایک بہت بہترین قلم کار ومضمون نگار تھے تو وہیں وہ اپنے طلبہ کے محسن ومربی بھی۔اور انہیں سنوارنے والے معلم بھی۔۔۔۔مفتی صاحب ایک صوفی صفت منش وانسان تھے۔کم سخن تھے۔ضرورت کے مطابق بات کرتے۔۔۔۔الجامعۃ

الاشرفیہ مجلس فقہی کے رکن رہے۔۔۔۔۔سیمیناروں میں ان کی بحثوں اوران کے مقالات کوتعریف وتحسین کی نظروں سے دیکھا جاتا اوراصاغرین استفادہ بھی کرتے۔

دعا ہے کہ مولیٰ تبارک وتعالیٰ مغفرت فرما کران کے درجات کو بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اورلواحقین وپسماندگان کوصبر جمیل کی توفیق رفیق دے۔

آمین

خواجہ آصف رضا المصباحی

سنگھیا ٹھاٹھول، کنہریا، ڈگروا، پورنیہ

❑❑❑

میرے مشفق ومہربان استاذ

آہ آہ صد آہ:

میرے مشفق ومہربان استاذ، نابغہ روزگار عالم دین، مایہ ناز محقق حضرت مفتی آل مصطفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنے فراق کا مستقل غم دیکر ہمارے درمیان سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گئے۔ حضرت کی آغوش تربیت اور محبتوں کے سائے میں تقریبا میں نے پانچ سال گزارے شب وروز کے معمولات اورآپکی بے لوث علمی خدمات کوقریب سے دیکھا اور بہت کچھ سیکھا سمجھا اس دور قحط الرجال میں افراد سازی اور طلبہ پر شفقتوں کے معاملے میں آپ رحمۃ اللہ علیہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کی فکر کے سچے وارث تھے، اللہ آپ کومغفرت، بلند درجات اورآپکے اہل خانہ ومتعلقین کوصبر عطا فرمائے۔

شریک غم

محمد فاضل مصباحی

❑❑❑

حضرت کی رحلت اہل سنت کا عظیم خسارہ

باری تعالی نے اس دار ناپائدار میں انبیا علیہم السلام کو رہبر اعظم بنا کر قوم کی رہبری اور رہنمائی کیلئے مبعوث کیا تا کہ خدا سے نا آشنا مخلوق اپنے خالق کائنات، صانع کائنات کی وحدانیت، فرشتوں کی وجودیت، کتابوں کی حقیقیت، انبیاء و رسل کی نبوت ورسالت پر ایمان لاکر رب قدیر کی رضامندی اور خوشنودی کا پروانہ پا کر تا حیات اتباع حکم الٰہی اور اسوہ نبویہ حسنہ پر زندگی بسر کر سکے۔ دعوت توحید ورسالت کی اس تحریک کے اقدام کیلئے بعد حیات ظاہری انبیاء علیہم السلام کے علمائے کرام نے پیش قدمی کیا اسی وجہ سے علماء کرام انبیاء علیہم السلام کے وارث ٹھہرے ہیں کہ حیات علماء کرام وراثت انبیاء علیہم السلام کی تقسیم ہے۔ علمائے کرام کا وجود مسعود نجوم کی مانند ہے تاریکیوں میں منزل کے متلاشیان کیلئے اپنی علم کی جگمگاہٹ اور روشنی سے راہگیر اور سالک کو پتہ دیتے ہیں جن راستے پر چل کر وہ اپنی منزل مقصود تک بآسانی رسائی حاصل کر پاتے ہیں۔ دنیا میں انکا رہنا ملت اسلامیہ کیلئے بیش بہا اور قیمتی ہے وہیں انکی موت سے بھاری خلاء اور نقصان ہوتا ہے جسکی تلافی مدتوں تک محسوس کی جاتی ہے۔ دراصل علماء کرام کا اس دنیا سے رخصت ہونا علم وعرفاں کا عظیم خسران اور فقدان ہے۔ جس کی کرن علم سے دنیا منور اور شاداب رہتی ہے۔ جس کی تقریر، تحریر اور لکیر سے رب کی ربوبیت اور رسول کی رسالت کا ہر چار سو بول بالا کفر شرک اور بدعت کا منہ کالا ہوتا ہے۔

ماضی قریب اور مدت حالیہ قلیلیہ میں کئی کبار علماء کرام داغ مفارقت دے گئے یقیناً حق امت میں قحط رجال کے دور میں ملت کا ایسا خسارہ ہوا ہے جسکی کمی شاید پوری ہو سکے گی۔

کئی ماہرین علوم فنون، درسگاہ، آسمان خطابت کے درخشندہ ستارے، علم وعرفاں کے سرچشمہ اور معمار قوم ملت چند ماہ میں لقمہ اجل ہو کر حضور رب حاضر ہو گئے جنکی ذات کی

زینت سے منبر ومحراب روشن ہوا کرتی تھی۔ جنکی ذات مسند تدریس سے تشنگان علوم نبویہ کو سیراب کیا کرتی تھی۔ جنکے قلم سے احقاق حق اور ابطال باطل کا امور انجام پایا۔ جنکی ذات اہل سنت والجماعت کا قیمتی اثاثہ اور سرمایہ تھی جس کی شہادت پر شواہد در حاضر ہے کہ ہر جوانب میں انکے شاگرد مصروف دین متین ہے۔

انہی مقدس ہستیوں میں ایک افاقی ہستی اور عبقری شخصیت حضور فقہ العصر مفتی آل مصطفی علیہ رحمت کی ذات بابرکت جو محتاج تعارف نہیں پوری ملت اسلامیہ بالخصوص بر صغیر ہند پاک میں سورج کی ضیا کی طرح منور ہیں جنکے بہت شاگرد جہاں میں خدمت دین انجام دے رہے ہیں۔

مجھ راقم الحروف والسطور کو اچھی طرح یاد ہے کہ حضور فقہ العصر مفتی آل مصطفی علیہ رحمت سالانہ امتحان لینے کے لئے مرکزی ادارہ شریعہ پٹنہ بہار میں مدعو کئے گئے تھے حضور فقہ ملت مفتی حسن رضا نوری کی صدارت اس وقت ہم 11 علمائے کرام تخصص فی الفقہ سال دوم میں تھے ایک نمبر پر شہزادہ حضور فقہ ملت اور دوسرے نمبر پر میں راقم الاشباہ والنظائر کا تقریری امتحان دے رہے تھے اس وقت حضور فقہ العصر مفتی آل مصطفی علیہ رحمت نے ایک قاعدہ کلیہ پر ایسی علمی فقہی روشنی ڈالی کہ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ فقہ حضور کے زیر لب ہے اسی طرح اس ناچیز کو حضور فقہ العصر مفتی آل مصطفی علیہ رحمت کا شاگرد ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

حضور فقہ العصر مفتی آل مصطفی علیہ رحمت کی ذات بابرکت سے اور علم سے ملت اسلامیہ فروغ پایا وہ ذات محمودہ وستودہ دار فانی خیر آباد کہہ کر دار بقا کو رخصت ہو گئے موصوف ممدوح کے سانحہ انتقال سے ملت کا ایسا خسارہ ہوا ہے جسکی تلافی ناقابل ممکن ہے۔

علماء کرام کا انتقال ہونا ملت کا خسران ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''**موت العالم موت العالم**'' عالم دین کی موت پوری قوم کی موت ہے۔

اللہ تعالی حضور فقہ العصر مفتی آل مصطفی علیہ رحمت کی جملہ گناہ کو معاف فرما کر کروٹ کروٹ جنت عطا فرمائے اور درجات میں بلندی فرمائے اور خویش اقارب،

احباب، معتقدین، محبین متوسلین، مریدین اور شاگردوں کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین یارب العلمین۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

اللہ تعالیٰ حضرت کے درجات کو بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے، حضرت کی رحلت یقیناً اہل سنت کے لئے عظیم خسارہ ہے اللہ ہمیں اسکا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

شریک غم

محمد ارشد القادری الامجدی الحنفی غفرلہ

❑❑❑

جماعت اہل سنت کے ایک نامور مفتی اور محقق

انا للہ و انا الیہ راجعون۔

جماعتِ اہل سنت کے ایک نامور مفتی اور محقق، حضرت مفتی آل مصطفی مصباحی (استاذ و مفتی: جامعہ امجدیہ رضویہ، گھوسی) وصال فرما گئے!!

مفتی صاحب ایک طویل عرصے سے علیل تھے۔ ایک اندازے کے مطابق حضرت کی عمر پچاس سال یا اس سے کچھ اوپر رہی ہوگی۔ ہزاروں شاگرد اور درجنوں تحقیقی تحریریں (مقالہ جات وتصنیفات) آپ کی یادگار ہیں۔

چند تصنیفات کے نام یہ ہیں:

1- منصبِ رسالت کا ادب واحترام۔
2- بچوں اور بچیوں کی تعلیم وتربیت کے اصول۔
3- حاشیہ فتاویٰ امجدیہ (صدر الشریعہ) جلدِ سوم و چہارم۔
4- حاشیہ توضیح وتلویح (عربی) (مطبوعہ: مجلسِ برکات)
5- سوانحِ صدر الشریعہ۔
6- بیمہ زندگی کی شرعی حیثیت۔
7- اسبابِ ستہ اور عموم بلویٰ کی توضیح وتنقیح۔
8- کنز الایمان پر اعتراضات کا تحقیقی جائزہ۔
9- روداد مناظرہ بنگال۔

ان کے علاوہ، ۳۰ سے زائد علمی وتحقیقی مضامین ومقالات ہیں۔

نماز جنازہ اور تدفین آج سہ پہر 3 بجے ان کے آبائی وطن: شیجنہ، قاضی ٹولہ، ضلع کٹیہار (بہار) میں ہوگی۔

اللہ عزوجل حضرت کی خدمات قبول فرمائے، مغفرت اور بلند درجات سے

نوازے، اور تمام پسماندگان و وابستگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

اللّٰھُمَّ اغفِر لہٗ وَارحَمہٗ، وَعَافِہٖ وَاعفُ عَنہٗ، وَاکرِم نُزُلَہٗ، وَوَسِّع مُدخَلَہٗ، وَاغسِلہٗ بِالمَاءِ وَالثَّلجِ وَالبَرَدِ، وَنَقِّہٖ مِنَ الخَطَایَا کَمَا نَقَّیتَ الثَّوبَ الاَبیَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَاَبدِلہٗ دَارًا خَیرًا مِن دَارِہٖ، وَاھلًا خَیرًا مِن اھلِہٖ، وَزَوجًا خَیرًا مِن زَوجِہٖ، وَاَدخِلہُ الجَنَّۃَ، وَاَعِذہُ مِن عَذَابِ القَبرِ، و مِن عَذَابِ النَّارِ۔ اللھم آمین یا رب العالمین بجاہ الحبیب المصطفی سید النبیین، صلی اللہ تعالی و سلم علیہ و علی آلہ و صحبہ اجمعین.

نثار مصباحی

6 جمادی الآخرۃ 1443ھ

10 جنوری 2022ء

❑❑❑

مفتی آل مصطفی مصباحی ایک مایہ ناز محقق

انا للہ و انا الیہ رجعون۔

یقینا فقیہ عصر حضرت مفتی آل مصطفی مصباحی ایک مایہ ناز محقق، باکمال مدرس، نامور مفتی اور قابلِ قدر قلم کار تھے۔ ان کی رحلت بہت بڑا ملی خسارہ ہے، ان کے جانے سے ایک عظیم خلا پیدا ہو گیا، اللہ تعالیٰ ان کے صغائر و کبائر معاف فرمائے، انھیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جماعت اہل سنت کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔

شریک غم

محمد رئیس اختر مصباحی بارہ بنکوی

❑❑❑

جانے والے نہیں آنے والے

ابھی ابھی خبر ملی کہ جماعت اہل سنت کے نامور و مشہور عالم دین محقق مسائل شرع متین۔ ماہر درسیات حضرت علامہ مولانا مفتی آل مصطفیٰ صاحب مصباحی تغمدہ اللہ تعالیٰ دار فنا سے دار بقا کو کوچ فرما گئے۔

انا للہ و انا الیہ راجعون.

للہ ما اخذ و للہ ما اعطی.

دعا ہے اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے حضرت کو غریق رحمت فرمائے اور بلندی درجات نصیب کرے. پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے. اور اہل سنت کو نعم البدل عطا فرمائے۔۔ آمین.

بجاہ النبی الامین الکریم علیہ و علی آلہ و اصحابہ افضل الصلاۃ و التسلیم.

یکے از سوگواران:
محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی غفرلہ ولوالدیہ نوری
دارالافتاء مدینہ مسجد محلہ علی خاں کاشی پور اتراکھنڈ

❑❑❑

ایک اور چراغ بجھ گیا

فقیہ العصر محقق مسائل شرعیہ مصنف الفتاوی استاذ الاساتذہ والفقہاء مجمع البحرین صاحب تصانیف کثیرہ جامع شریعت و طریقت حضرت علامہ و مولانا مفتی آل مصطفی مصباحی صاحب قبلہ ہمارے درمیان نہ رہے۔انا للہ و انا الیہ راجعون۔

حضرت اہلسنت والجماعت المعروف مسلک اعلیٰ حضرت کے اچھے اور سچے وفادار مبلغ تھے جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی کے بافیض استاذ تھے حضور مفتی صاحب قبلہ نے اپنے علم و فضل سے سیکڑوں علماء فضلاء پیدا کئے حضرت بیک وقت کئی خوبیوں کے مالک تھے مجھے یہ خبر موصول ہوئی کہ مفتی آل مصطفی صاحب وصال فرما گئے بڑی تکلیف ہوئی ابھی ماہر علوم و فنون غواص العلوم بقیۃ السلف عمدۃ الخلف حضرت علامہ مفتی محمد حسن منظر قدیری صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کے چلے جانے سے دل بے قرار ہی تھا کہ اچانک یہ خبر مصول ہوتے ہی رنج و غم اور بڑھ گیا۔

قلبی دعا ہی خلاق کائنات اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اہلسنت والجماعت کے جملہ علمائے دین و مفتیان شرع متین و جملہ محققین محدثین مدبرین مفسرین مدرسین قائدین و جملہ سلاسل کے پیران عظام حفاظ کرام قرائے عظام کو صحت و تندرستی کے ساتھ سلامت رکھے اور سب کے علم و فضل میں خوب خوب برکتیں رحمتیں عطا فرمائے، اور حضرت مفتی آل مصطفی مصباحی صاحب قبلہ کے درجات بلند فرمائے حضرت کے پورے گھر والوں کو اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل و اجر جزیل عطا فرمائے اور اہلسنت کو نعم البدل عطا فرمائے۔آمین ثم آمین بجاہ سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

شریک غم
نبیرہ ابوالعالیٰ اسیر تاج الشریعہ محمد مشاہد العلیٰ نوری کوچگڑھ شریف پورنیہ بہار
مقیم حال: دارالعلوم قادریہ محبت شاہ مستان، چنگیری ضلع داونگیرہ کرناٹک

موت اس کی ہے زمانہ کرے جس پہ افسوس

زمیں کھا گئی آسماں کیسے کیسے

آفتاب علم وفن پیکر اخلاص ومحبت مجسمہ حیا و بردباری محقق مسائل جزئیہ استاذ العلماء والفضلاء استاذی الکریم حضرت علامہ مفتی آل مصطفیٰ مصباحی صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوگیا۔

یہ خبر جانکاہ ملتے ہی آنکھوں تلے اندھیرا چھا گیا کچھ دیر تک عالم یہ رہا کہ دل ماننے کو تیار ہی نہیں تھا پھر فون سے تحقیق کیا جامعہ امجدیہ کا تعزیت نامہ دیکھا اب دل نے مانا آنکھیں اشکبار ہوئیں، امجدیہ کا تعلیمی دور حضرت کی کرم نوازیاں بریلی شریف تشریف لانے پر شرف زیارت کبھی کبھی دوران سفر ملاقاتیں ایک ایک کر کے یاد آنے لگیں بلاشبہ حضرت درس وتدریس، افتاوتحقیق تصنیف وتالیف کے ماہراور اخلاق وکردار کے حسین پیکر تھے جس پر آپ کے تلامذہ آپ کا قلم اور آپ کی تحریر روشن برہان وقوی دلیل ہیں، ایک مرتبہ جامعۃ الرضا کے فقہی سیمینار کے آخری دن مجھے فون پر فرمایا کہ گاڑی لاؤ اور مجھے جنکشن پہنچادو ٹرین کا ٹائم ہونے والا ہے، میں محلہ بانخانہ اپنی قیام گاہ سے جامعۃ الرضا پہونچا حضرت جلدی سے باہر تشریف لائے پاؤں میں جوتے نہیں تھے میں نے عرض کیا جوتے کہاں ہیں فرمایا گم ہوگئے نہیں مل رہے ہیں میں نے اپنی نئی چپل پیش کی منع فرمائے میں نے عرض کیا حضور پہن لیں میں گھر پہونچ کر دوسری پہن لونگا قبول فرمایا پھر بولے اس کو واپس کیسے کروں گا میں نے عرض کی امجدیہ کے کسی طالب علم کو عطا فرمادیں آپ خوش ہوئے دعائیں دیں، امجدیہ میں طلبہ سے فرماتے مولوی صغیر احمد ایسا ادب کرتے ہیں لگتا ہے کوئی ثالثہ رابعہ کا طالب علم ہے جو سبق پڑھنے یا کچھ پوچھنے آیا ہے، حالانکہ دارالعلوم مظہر اسلام کے صدر مدرس ہیں مگر ادب وانداز زمانہ طالب علمی والا ہی ہے عرس چہلم حضور صدر العلماء علامہ تحسین رضا رحمۃ اللہ علیہ میں تشریف لائے ملاقات ہونے پر مسکراتے

ہوئے فرمائے ناظم صاحب (حضرت مولانا علاء المصطفیٰ صاحب) نے فرمایا ہے کہ پہلے مولانا صغیر کو یہ کاغذ دیں (مولوی کی سند) پھر بات کریں پہلے آپ سند لو ماشاء اللہ چھوٹوں پر یوں شفقت اس طرح کہتر نوازی بہت کم دیکھنے کو ملتی ہے اللہ تعالیٰ آپ کو غریق رحمت فرمائے پسماندگان وارثین ولواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم

سوگوار

محمد صغیر احمد برکاتی

صدر المدرسین دار العلوم مظہر اسلام بریلی شریف

❑❑❑

مُجلہ جام میر کے جملہ ارکان رنجیدہ

سوشل میڈیا کے ذریعے سے یہ غمناک خبر موصول ہوئی کہ آج فقیہ عصر ممتاز العلماء حضرت علامہ مفتی آل مصطفی مصباحی صاحب قبلہ (استاذ جامعہ امجدیہ گھوسی) کا انتقال پر ملال ہوگیا ہے۔انا للہ وانا الیہ راجعون!!

مُجلہ جام میر کے جملہ ارکان کی جانب سے اظہار تعزیت پیش ہے،اللہ تعالیٰ مفتی صاحب قبلہ کے درجات بلندترین فرمائے اور اہل خانہ کو صبر جمیل اجر جزیل عطا فرمائے۔

---شریک غم---

مجلہ سہ ماہی جام میر بلگرام شریف ضلع ہردوئی یوپی

❑❑❑

اہل سنت کے مایہ ناز فقیہ

آج یہ دکھ بھری خبر پڑھنے کو ملی کہ اہلسنت کے مایہ ناز فقیہ،استاذ العلما حضرت علامہ مفتی آلِ مصطفی مصباحی صاحب انتقال فرما گئے ، رحمہ اللہ تعالی رحمۃ واسعۃ ، رب العزت جل وعلا مفتی صاحب کی مغفرت فرمائے اور ان کی تمام خدمات دینیہ کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

مفتی صاحب زبردست محقق، بہترین مصنف ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی شفیق اور مہربان شخصیت کے مالک تھے، جہاں آپ نے کئی کتب تصنیف فرمائی، مقالات تحریر فرمائے وہیں ہمیشہ طلبائے علم دین کی حوصلہ افزائی بھی فرماتے رہے۔اس حقیر پر تقصیر پر بہت شفقت فرمایا کرتے تھے۔کئی بار سلام بھجواتے تھے، اپنی اجازات عامہ سے بھی بذریعہ فون نوازا تھا۔

صحیح البہاری کی پہلی جلد پر تفصیل کے ساتھ ملک العلما رحمہ اللہ تعالی کے حالات تحریر فرمائے تھے، پھر التعلیقات الرضویہ علی تقریب التہذیب پر بھی اپنی گراں قدر تقریظ عطا فرمائی۔صحیح البہاری کے کام کی تکمیل کے لئے ہمیشہ تاکید فرمایا کرتے تھے،ان بزرگوں کی دعا اور رہنمائی میں الحمد للہ صحیح البہاری کا کام مکمل ہوگیا ہے لیکن مفتی صاحب اب ہمارے درمیان تشریف فرما نہیں رہے۔

رب کریم حضرت کے درجات کو بلند فرمائے۔اور ہمیں اپنے علمائے حقہ کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

محمد حسان عطاری

6 جمادی الآخری 1443ھ

10 جنوری 2022ء

❑❑❑

کتنا مشکل ہے الوداع کہنا

سانس در سانس ہجر کی دستک
کتنا مشکل ہے الوداع کہنا

آج جب بہ وقت سحر بروز پیر بہ مطابق 10 جنوری 2022ء یہ روح فرسا خبر ملی کہ دنیائے سنیت کی عظیم علمی وعبقری شخصیت میرے نہایت ہی کرم فرما استاذ، فقیہ اسلام حضرت علامہ مولانا مفتی آل مصطفی صاحب قبلہ مصباحی (جنھیں اب ''رحمۃ اللہ علیہ'' کہتے ہوئے کلیجہ منہ کو آیا چاہتا ہے) اس دھوپ بھری دنیا کو چھوڑ کر عدم کی بے کراں وادیوں کی طرف کوچ کر گئے تو خراباتِ آرزو پران کی دائمی مفارقت کا غم اسطرح برسا کہ آنکھوں کے آگے اندھیرا سا چھا گیا، روح زخمی ہوگئی تو دل تار تار ہوگیا، اور بلا مبالغہ یہ خبر مجھ جیسے ہزاروں آپکے محبین، مخلصین، متوسلین اور ملک و بیرون ملک میں پھیلے ہوئے بے شمار شاگردوں کے دلوں پر بجلی بن کر گری کہ آہ وہ سلف صالحین کی چلتی پھرتی یادگار، علم وحکمت کا تاجدار، مجسمہ زہد وایثار وہ پیکرِ تقدس وہ کوہِ استقامت اب ہم کہاں دیکھ پائیں گے؟؟ جسے دیکھ کر ایمان کے بجھے ہوئے ذرات میں چمک اور تازگی پیدا ہوتی تھی، جس کا قرب پا کر دلوں کو سکون میسر ہوتا تھا، جس کی صحبت میں رہ کر تحصیل علم کا جذبہ بیدار رہتا تھا، افسوس وہ عالم دین جو ہر بزم ہر محفل اور ہر ایک کے سامنے علمی گوہر لٹاتا رہا، وہ بے لوث معلم ومربی جو کتابِ آدابِ حیات پڑھاتا اور سمجھاتا رہا، جو پوری زندگی طلبہ کی تربیت میں مصروف عمل رہا آج ہم سے رخصت ہوگیا!!

یقیناً آپ جیسی شخصیتیں پوری قوم کا سرمایہ، پوری کائنات کا اجتماعی اثاثہ اور پوری امت کی پونجی ہوتی ہیں اور علوم و معارف کے جواہرات سے آراستہ اسطرح کی جامع الصفات شخصیات آفاق وانفس کی وسعتوں میں کبھی کبھی اور کہیں کہیں پیدا ہوتی ہیں، آپ تبحر علمی، اصابتِ رائے، دقتِ نظر، ذہانت وظرافت، قوتِ فیصلہ، قوتِ استنباط، تواضع و

انکساری، خود اعتمادی، باریک بینی اور نقطہ بیانی میں اپنی مثال آپ تھے، صدق گوئی اور اظہارِ حق میں اکابرین کا پرتو تھے ملامت کی پروا کئے بغیر جسکو حق سمجھتے دوٹوک انداز میں کہہ ڈالتے، علمی مباحث ہوں یا فرق و مذاہب یا پھر نظریات ورجحانات انکے مابین ایسا موازنہ اور عمدہ تجزیہ کرتے کہ بڑے بڑے تحقیقی ذوق رکھنے والے مطمئن ہو جاتے، بلا شبہ وہ اسلاف کی سچی تصویر تھے انکی علمی روایتوں اور تہذیبی شرافت کے وارث کامل تھے اور اپنے تمام تر کمالات اور خوبیوں کے باعث اگر ایک طرف اپنے ہم عصروں پر سبقت لے گئے تو دوسری جانب اکابرین کی نگاہوں کا مرکز بن گئے، یوں تو آپ کو تفسیر ولغت، فقہ و ادب، نحو وصرف اور منطق وفلسفہ میں گہرا درک حاصل تھا مگر فقہ وافتا پر یدِ طولیٰ رکھتے تھے اور تمام اسلامی علوم میں سب سے زیادہ وابستگی اسی فن سے تھی، آپ فتاویٰ نویسی میں ایک اعلیٰ مقام رکھتے تھے، فقہی جزئیات میں آپکو مکمل دسترس حاصل تھی، بڑے سے بڑے گنجلک مسائل کی گتھی سلجھاتے ہوئے ذرا دیر نہیں لگتی، طلباء کے علاوہ علماء کا ایک بڑا طبقہ ہمیشہ آپ سے فقہی رہنمائی کے لئے حاضر بارگاہ رہتا، آپ نے اپنی زندگی میں ہزاروں کی تعداد میں فتاوے اور مقالات لکھے اور مختلف فقہی سیمیناروں میں خصوصی شرکت فرما کر بحث وتمحیص میں حصہ لیا، آپکے ساڑھے تین سو فتاویٰ ایسے تھے جن پر حضور شارح بخاری علیہ الرحمۃ والرضوان نے مہر تصدیق ثبت فرمائی تھی، لیکن بدقسمتی سے وہ محفوظ نہ رہ سکے، ہوا کچھ یوں کہ غالباً 2006ء میں حضرت نے وہ تمام فتاوے جو انہوں نے ایک رجسٹر میں نقل کر رکھے تھے اپنے کسی شاگرد کو جو دلی کا رہنے والا تھا ٹائپنگ کے لئے دیا، چند مہینوں تک تو وہ فون پر دلاسہ دیتا رہا کہ جلد ہی ٹائپ ہوجائیں گے لیکن ایک عرصے بعد یہ کہتے ہوئے اپنا دامن جھاڑ لیا کہ میں نے جس دکان والے کو وہ رجسٹر دیا تھا اس نے کہیں گم کر دیا اور اپنی دکان بھی بند کر دی لہٰذا اب اس کا ملنا مشکل ہے..!!

حضرت راقم الحروف سے اکثر ان فتاویٰ کا ذکر کرتے ہوئے آبدیدہ ہوجاتے اور فرماتے کہ

''مجھ سے بہت بڑی غلطی ہوئی کہ میں نے اس لڑکے پر بھروسہ کیا اور

اس سے بڑی غلطی یہ ہوئی کہ اسکی کوئی نقل اپنے پاس نہ رکھی، آج اتنا عرصہ گزرجانے کے بعد بھی میرے دل سے اسکے کھوجانے کا غم دور نہیں ہوتا، جب سوچتا ہوں تو طبیعت اداس ہو جاتی ہے، وہ میری زندگی کا عظیم سرمایہ تھا،،

فقیر نے حضرت سے اس شخص کا نمبر طلب کیا کہ کسی طرح اس تک رسائی کی کوئی صورت نکل آئے لیکن تمام تر کوششوں کے باوجود بھی کامیابی ہاتھ نہ آئی، حضرت مفتی صاحب قبلہ ایک بہترین قلمکار منفرد اسلوب کے حامل تھے، آپکی تحریر پرمغز، مدلل، ایسی عام فہم اور سلیس ہوتی کہ دل کی اتھاہ گہرائیوں میں اترتی چلی جاتی، آپ کا قلم بالکل آپ کی فکر کا ترجمان تھا، رب قدیر نے آپ کے قلم میں ایسی برکت اور روانی رکھی تھی کہ جس سے اسلاف کی یاد تازہ ہوجاتی، آپ نے اپنے پیچھے ایسی مستقل تصنیفات وتالیفات، تعلیقات و حواشی چھوڑے ہیں، جن سے آپ کی فکر کی گہرائی اور قلم کی عظمت کا احساس ہوتا ہے، جنکی فہرست یہ ہے۔

(1) اسباب ستہ اور عموم بلوی کی توضیح وتنقیح (2) مختصر سوانح صدر الشریعہ علیہ الرحمہ (3) بیمۂ زندگی کی شرعی حیثیت (4) کنز الایمان پر اعتراضات کا تحقیقی جائزہ (5) منصبِ رسالت کا ادب واحترام (6) رودادِ مناظرہ بنگال (7) خطبہ استقبالیہ صدر الشریعہ سیمینار (8) بچے اور بچیوں کی تعلیم وتربیت کے اصول (9) عقل وشرع کی روشنی میں (10) تقدیم وترجمہ عربی عبارات،،فقہ شہنشاہ و ان القلوب بید المحبوب بعطاء اللہ،، المعروف بہ شہنشاہ کون؟ (11) ترجمہ و تقدیم ،،مواھب ارواح القدس لکشف حکم العرس،، (12) نقشہ دائمی اوقات صلاۃ برائے گھوسی (13) حاشیہ توضیح وتلویح (عربی) (14) حاشیہ فتاویٰ امجدیہ جلد سوم وچہارم، زیورِ طبع سے آراستہ ہوکر قارئین کی دادوتحسین حاصل کرچکی ہیں۔

انکے علاوہ حاشیہ شرح عقود رسم المفتی، مقالاتِ فقیہ اسلام اور فتاویٰ کی تخریج و ترتیب کا کام ابھی جاری تھا، لاک ڈاؤن کے ایام میں حضرت مجھ فقیر کو اکثر طلب فرماتے

اور مقالات وغیرہ کی ترتیب کا کام لیتے، جب بھی ملتے بہت زیادہ شفقت کرتے، نصیحتیں کرتے، اور خدمتِ دین کا جذبہ اور حوصلہ عطا کرتے، آج حضرت کی وہ ساری شفقتیں، اور محبت بھری باتیں رہ رہ کر یاد آرہی ہیں اور بار بار یہ شعر ذہن کے حاشیے میں گردش کررہا ہے کہ

تھے پاس جب تو قیامت کا لطف آتا تھا
ہوئے جو دور تو یادوں کا حشر برپا ہے

اللہ رب العزت نے حضرت کو جس طرح علمی گہرائی وگیرائی اور بے مثال دولتِ فہم سے نوازا تھا اسی طرح تدریس کی دنیا میں تفہیم کا بھی ملکۂ راسخہ عطا کیا تھا، سخت سے سخت مسئلہ طلبہ کے ذہن میں بہت ہی آسانی کے ساتھ اتار دیتے، خوش قسمت ہیں وہ حضرات جنہوں نے آپ سے استفادہ کیا اور علوم وفنون کے شیریں جام سے خود کو سیراب کیا، آج حضرت کی وفات سے جہاں ایک عہد کا خاتمہ ہوا وہیں ایک دینی قلعہ منہدم ہوگیا، اور آج ہم سب لائقِ تعزیت ہیں کہ یہ نقصان ہم سب کا نقصان ہے اور یہ دکھ ہم سب کا دکھ ہے، اس لئے کہ آفتاب کسی کی ملکیت نہیں ہوتا، ڈھلتے اور ڈوبتے سورج کا نقصان کسی ایک فرد کا نقصان نہیں ہوتا..!!

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ استاذ محترم کی دینی خدمات کے صدقے میں آپکی مغفرت فرمائے اور آپکے امثال کثیر فرمائے۔

آمین

ازقلم: حضرت علامہ مولانا محمد شمیم رضا اویسی امجدی
مدرس: طیبۃ العلماء جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی مئو

❑❑❑

تیرے جدائی سے کون حزیں نہیں

کاروانِ آخرت برق رفتاری کے ساتھ دن بدن اپنی منزل کی جانب رواں دواں ہے اور یہ اپنے ساتھ ایسے ایسے لعل و گوہر سے زیادہ قیمتی مشاہیر شخصیات اور علماء کو بہا لے جا رہا ہے کہ جس کی نظیر و مثیل کا دوبارہ ملنا اس زوال اور علمی قحط الرجال میں ناممکن نظر آتا ہے۔ بحرِ فنا کی ہر ایک موج ہم سے کیسے کیسے غواصان فکر و دانش چھین کے لے جا رہی ہے اس کا اسے اندازہ نہیں ہے۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ دست اجل کے مضراب سے نغمہ تار حیات مسلسل کمزور سے کمزور تر ہوتا چلا جا رہا ہے اور اس سے ہر لحہ اول و آخر فناء باطن وظاہر سے فنا کے نوحے پھوٹ رہے ہیں۔ کار جہاں کی بے ثباتی کا ثبوت تو ازل سے سب کے سامنے آشکارا ہے لیکن جب آسمان علم و عمل کا درخشندہ ستارہ، علوم ولی اللہی کا امین، فکر اشرفیت و قادریت کا نیر تاباں، تحقیق و تدقیق کا ماہ ضوفشاں، فقیہ عصر، مفتی آل مصطفےٰ مصباحی اشرفی نور اللہ مرقدہ سابق استاد دار العلوم امجدیہ گھوسی جیسی علمی و عبقری شخصیت داغِ مفارقت دے جاتی ہے تو اس دنیا کے فانی ہونے میں کوئی شک وشبہ باقی نہیں رہتا، اور ایسی مفارقت پر جس قدر گریہ وافسوس کیا جائے کم ہے، شورش کاشمیری کا شعر آج حرف بحرف صادق آرہا ہے۔

عجب قیامت کا حادثہ ہے اشک ہے آستیں نہیں ہے
زمیں کی رونق چلی گئی ہے۔ افق پہ مہر مبیں نہیں ہے
تیرے جدائی سے مرنے والے وہ کون ہے جو حزیں نہیں ہے
مگر تیری مرگِ ناگہاں کا مجھے ابھی تک یقیں نہیں ہے

آج حزن و یاس کی الگ کیفیت طاری ہے، انگلیاں سرد، قلم اداس اور دل افسردہ ہے وجود پر یاس وحسرت کی فضا چھائی ہوئی ہے کہ اخلاص وللّٰہیت کا پیکر، دیانت وامانت کا خوگر، علم و عمل کا پاسبان، سینکڑوں دلوں کی دھڑکن، دار العلوم امجدیہ کے مسندِ حدیث پر جلوہ

افروز ہونے والا بے مثال محدث ومفسر، بے نظیر فقیہ اور منطقی، ترجمان اشرفیت ومصباحیت بتاریخ 9 جنوری 2022ء بروز دوشنبہ کو جدائی کا درد دے کر اپنے مالکِ حقیقی سے جاملا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ان اللہ ماخذ و لہ مااعطی

و کل شیء عندہ باجل مسمی

استاذ الاساتذہ حضرت علامہ مفتی آل مصطفیٰ اشرفی مصباحی نور اللہ مرقدہ ایک ہمہ جہت شخصیت تھے۔

درس وتدریس:

تصنیف وتالیف، وعظ ونصیحت، فتاء وارشاد، تذکیر وتذکیہ، انداز وتبشیر، امر بالمعروف ونہی عن المنکر غرض کہ دین متین کے ہر شعبہ حفاظت شریعت کے ہر میدان میں انمول وانمٹ نقوش چھوڑے ہیں کہ تاریخ کے صفحات پر آپ کا نام نامی اسم گرامی سنہرے حروف سے لکھا جائے گا۔

آپ کی ذاتِ والا صفات گوناگوں صفات کی حامل اور مختلف ومتنوع صلاحیتوں کے جامع تھی، آپ جہاں کامیاب مدرس ومعلم تھے وہیں بہترین مصنف اور مؤلف بھی تھے، جہاں آپ قابلِ قدر مصلح وداعی تھے وہیں آپ قابلِ فخر مفسر ومحدث بھی تھے، جہاں خودشناسی وخداشناسی کا ہنر جانتے تھے وہیں مردم گر اور رجال سازی میں بھی بے نظیر تھے۔ آپ جہاں اپنی ذات میں بے پناہ رعب ودبدبہ رکھتے تھے وہیں ظریفانہ طبع کے بھی مالک تھے، کسے خبر تھی کہ موضع شہجنہ کٹیہار میں تشریف لانے والا علم ومعرفت کا یہ ماہتاب ایک دن مسندِ امجدیہ پر جلوہ افروز ہو کر لاکھوں تشنگانِ علوم وفنون کی علمی پیاس کو بجھائے گا اور یہ کس نے سوچا تھا کہ جنوری 2022ء میں اپنے حیات کی تکمیل کر کے لاکھوں سوگواروں کو چھوڑ کر اپنے مالکِ حقیقی سے جاملے گا۔

آپ کے لاکھوں شاگرد اقطائے عالم میں جہاں دین متین کی خدمات سے وابستہ ہیں اور آپ کی مایہ ناز تصنیفات اور ان سب کی علمی وعملی خدمات آپ کے لئے صدقہ جاریہ

ہیں۔

میں فقیر جمال احمد صدیقی اشرفی آپ کی کیا تعزیت کروں، میں جبال علم وعرفان کے لاکھوں سوگواروں کی تسلی کے لئے کیا لکھوں دارالعلوم امجدیہ کے در ودیوار اور چمنستانِ امجدیہ کے ایک ایک پھول اور غنچہ کو کیسے دلاسہ دوں؟ اس المناک اور دردناک موقع پر فقیہ عصر مفتی آل مصطفٰی اشرفی مصباحی نوراللہ مرقدہ کی رحلت پر۔

ان العین لتدمع و ان القلب لیخشع

و انا بفراقک یا شیخنا لمحزنون

اللہ تعالیٰ تمام شاگردوں کو اور حضرت والا سے وابستہ تمام افراد کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ رب ذوالجلال آپ کے جملہ حسنات کو قبول فرمائے۔ سیات کو حسنات سے مبدل فرمائے اور آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

آمین یارب العلمین بجاہ النبی الکریم و علی آلہ و صحبہ

و اھلبیتہ اجمعین۔

شریکِ غم۔

جمال احمد صدیقی اشرفی قادری

بانی دارالعلوم مخدوم سمنانی شل پھاٹا ممبرا

وجنرل سکریٹری آل انڈیا تبلیغِ سیرت ممبئی۔

❑❑❑

بہت سی خوبیاں تھی جانے والے میں

آج صبح درس گاہ جانے سے قبل جب واٹس ایپ آن کیا تو ایک دل خراش خبر موصول ہوئی کہ دنیاے فقیہ وافتاء کی عظیم المرتبت شخصیت، یادگار اسلاف، فقیہ اہل سنت، عمدۃ الفقہا، استاذ العلما، محقق عصر حضرت علامہ مفتی آل مصطفٰی مصباحی اشرفی قدس سرہ دار فانی سے دار بقا کی طرف رحلت کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

یقیناً حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ کا اتنی جلد کوچ کر جانا امت مسلمہ اور بالخصوص امجدی برادران کے لئے باعث تشویش وتکلیف ہے۔ موصوف ایک بہترین عالم، بالغ نظر مفتی، کہنہ مشق مدرس اور عظیم محقق تھے۔ اللہ جل وعلا نے آپ کو گوناگوں اوصاف وکمالات سے نوازا تھا، سادگی و عاجزی کے پیکر، اخلاق وکردار کے دھنی اور اصاغر نواز تھے، تلامذہ پر انتہائی مشفق ومہربان تھے، فقیر اگرچہ باضابطہ طور پر آپ سے ایک بار بھی ملاقات نہ کر سکا مگر آپ کی کتب ورسائل اور آپ کے تلامذہ سے آپ کا تعارف کافی حد تک پڑھ اور سن رکھا تھا۔

آپ کا ذکرِ جمیل بارہا آپ کے شاگرد رشید عزیزم مولانا طیفور رضا امجدی زید مجدہ سے سنتا رہتا تھا۔ عزیزم مولانا طیفور رضا بیان کرتے ہیں: استادِ گرامی حضرت مفتی آل مصطفٰی مصباحی علیہ الرحمہ کو اللہ جل وعلا نے اپنے مقربین کی صف میں شامل کیا ہوا تھا۔ آپ کے اندر تفقہ فی الدین، مسائل جدیدہ ونادرہ میں تحقیق کا ملکہ قدرت نے ودیعت کیا تھا۔ آپ کو دیکھ کر اسلاف کی یاد تازہ ہو جاتی۔ مشربی اختلافات سے آپ دور ونفور، بڑوں کے انتہائی باادب، چھوٹوں پر انتہائی شفیق ومہربان تھے۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اگر کوئی طالب علم آپ کے گھر چلا جاتا تو آپ اپنے ہاتھوں سے چائے بنا کر ضیافت فرماتے اور کھانے کی پیش کش کرتے ایک مرتبہ کی بات ہے کہ میں حضرت کے کاشانہ پر حاضر تھا رات کافی ہو گئی تھی جب میں مدرسہ واپس ہونے لگا تو حضرت فرمانے

لگے ”اتنی رات ہوگئی ہے کیسے جاؤ گے یہیں رک جاؤ میں آپ کا بستر لگا دیتا ہوں“ اللہ اکبر! اتنی عظیم ذات اور عاجزی وانکساری کا یہ حال کہ اپنے شاگرد کے لئے خود بستر بچھانے کو فرما رہے ہیں۔

اصاغر نوازی اور غریب پروری میں بھی یکتائے روزگار تھے۔ جامعہ امجدیہ کے کتنے غریب طلبہ کا خرچہ آپ کی جیب خاص سے چلتا تھا۔ اگر کسی طالب علم سے سودا سلف منگواتے تو بعد میں حساب نہ لیتے مثلاً کسی کو سو روپے دے کر کچھ منگوایا اور سامان پچاس روپے کا ملا تو اس سے حساب وکتاب بالکل نہ لیتے بلکہ اگر وہ واپس کرتا بھی تو یہ کہہ کر اس کو واپس کر دیتے کہ ”بیٹا! رکھ لو جیب خرچی چلا لینا“ الغرض یہ کہ آپ فقط ایک مفتی اور مدرس ہی نہیں تھے بلکہ آپ بزرگوں کی یادوں کے امین تھے۔ مگر افسوس کہ ہم اس عظیم شخصیت سے زیادہ فیض یاب نہ ہو سکے، مرضی مولا ہمہ از اولی۔ دعا ہے اللہ جل وعلا حضور فقیہ اہل سنت کی بے حساب مغفرت فرمائے اور آپ کی قبر کو بقعہ نور بنائے۔

آمین! بجاہ سید المرسلین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم

شریک غم:

نازش مدنی مرادآبادی

خادم التدریس: جامعۃ المدینہ ہبلی، کرناٹک

7/ جمادی الآخر 1443ھ

12/ جنوری 2023ء

❑❑❑

جماعت اہل سنت کا عظیم خسارہ

انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت فقیہ اہل سنت مفتی آل مصطفیٰ مصباحی صاحب کے انتقال کی خبر نے جماعت کے تمام حساس علماء کو غمزدہ کر دیا یہ جماعت اہل سنت کا عظیم خسارہ ہے، جس کی بھرپائی مدتوں بعد بھی شاید نہ ہو۔ حضرت فقیہ اہل سنت سے میرے بڑے گہرے مراسم تھے، آپ کی فقاہت کو دیکھتے ہوئے سب سے پہلے فقیہ اہل سنت کے لقب سے فقیر نے ہی آپ کو یاد کیا اور انجمن ثنائیہ دار الیتٰمیٰ ایجوکیشنل ٹرسٹ میرا روڈ ممبئی کی جانب سے اہل سنت کے جلیل القدر شیخ طریقت حضرت علامہ الحاج الشاہ سید علی احمد اشرفی قدس سرہ خطیب وامام حکیم دائم مسجد ممبئی کے مقدس ہاتھوں سے ”امام احمد رضا سیمینار و کانفرنس“ کے حسین موقع پر آپ کو مقتدر علما اہل سنت کی موجودگی میں ”فقیہ اہل سنت“ ایوارڈ دیا گیا جسے آپ نے بصمیم قلب قبول فرمایا یہ کہتے ہوئے کہ اس تاریخ ساز سیمینار و کانفرنس میں آپ حضرات نے اس فقیر کو یاد تو کیا ورنہ جامعات کے مدرس کو اہل ممبئی بہت ہی کم اپنی دینی کانفرنس میں یاد کرتے ہیں اور مجھے یاد نہیں کہ اس پروگرام کے بعد آپ دوبارہ ممبئی کے کسی دینی پروگرام میں حاضر آیا ہوں البتہ! یہاں سے قبل ممبئی کے دیگر اداروں میں بھی آپ کا آنا ہوا ہے۔ آپ نے اپنی تدریسی خدمات کے ذریعہ لاکھوں باصلاحیت علمائ، فضلا، خطباء شیوخ، ائمہ ودینی مبلغین پیدا کئے، جسے کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ آپ واحد ایسے فقیہ تھے جسے بیک وقت مرکز عقیدت بریلی شریف اور جامعہ اشرفیہ مبارکپور کی فقہی مجلس کی رکنیت حاصل تھی بلکہ دونوں مجلسوں میں آپ کی فقہی تحقیقی مقالوں کو ایک خاص نوعیت سے جگہ دی جاتی رہی ہے، ماہنامہ جام نور دہلی کے توسل سے آپ کے فتاوے خوب پڑھے گئے، آپ نے جو علمی اثاثے چھوڑے ہیں کاش! آپ کے مخلص احباب یا تلامذہ کوئی تو آگے بڑھ کر ان اثاثوں کو ہمیشہ کے لئے محفوظ کریں کہ یہ آپ کی روح کو بہترین خراج عقیدت ہوگی۔ حضرت فقیہ اہل سنت کے تمام فتاوے کو فقیر قادری

رضوی اور مولانا محمد ارشاد عالم نعمانی نے غالباً سات سال قبل ہی فہرست اور ابواب کے اعتبار سے فائلنگ کردی تھی مصروفیت کی بنا پر کمپوزنگ کا کام نہ ہوسکا تو آپ کے حکم کے مطابق وہ تمام فائلیں عزیزم حضرت مفتی محمد شاکر رضا امجدی لاتور (مدرس: مدرسہ گلشن رضا کولمبی تعلقہ نائیگاؤں، ضلع ناندیڑ مہاراشٹرا) حضرت نے مجھ سے واضح لفظوں میں کہا تھا کہ فتاوے کی وہ تمام فائلیں جو آپ نے اور عزیزم مولانا محمد ارشاد عالم نعمانی نے ترتیب دیا ہے میرے معتمد خاص، عزیز شاگرد عزیزم مفتی محمد شاکر رضا سلمہ کو دیدیں وہ میرے معتمد ہیں ان شاء اللہ عزوجل جب وہ کمپوز کردیتے ہیں تو آپ ضرور نظر ثانی کریں۔ حضرت فقیہ اہل سنت کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے فتاوے کے وہ تمام فائل عزیزم مفتی محمد شاکر رضا سلمہ کے حوالے کردیا۔ الحمد للہ! آج میری فونک بات ہوئی تو معلوم ہوا کہ ایک جلد کی کمپوزنگ مکمل ہوچکی ہے اور دوسرے جلد کا کام شروع ہے یہ کوئی پانچ ضخیم جلدیں ممکن ہے۔ حضرت فقیہ اہل سنت نے ایک مرتبہ مجھ فقیر سے فقہی مجموعہ کے نام پر تبادلہ خیال کیا تو میں نے انہیں جب یہ نام ''**العطایا المجتبیٰ فی الفتاوی آل مصطفیٰ المعروف**'' فتاویٰ آل مصطفیٰ'' تجویز کیا تو بے حد مسرت کا اظہار فرمایا اور اس نام کو پسند بھی کیا۔

اللہ سبحانہ تعالیٰ مفتی محمد شاکر رضا صاحب کو اس کام کے لئے مزید حوصلہ سے نوازے۔ فقیر جب بھی کسی فقہی مسئلہ کی معلومات کے لئے کال کرتا تو نہایت اطمینان بخش جواب دیتے جس سے قلب وجگر کو ٹھنڈک پہنچتی اور فخر محسوس کرتا کہ اہل سنت میں جب تک ایسی علمی شخصیت موجود ہیں اہل باطل ہمارا کبھی کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت فقیہ اہل سنت کی مغفرت فرمائے۔ آمین! **بجاہ سیدالمرسلین**

شریک غم: محمد علاؤالدین قادری رضوی

خادم: محکمہ شرعیہ سنی دارالافتاء والقضاء پوجانگر میرا روڈ ممبئی

6/ جمادی الآخر 1443ھ 10/ جنوری 2022ء

□□□

استاذ الاساتذہ تصنیفات کی روشنی میں

انا للہ وانا الیہ رٰجعون۔

انتہائی افسوس ناک خبر جو بھی پہلی مرتبہ سنے اسے یقین کرنے میں ضرور تامل ہوگا آہ جس کا ڈر مہینوں سے ستا رہا تھا وہی ہوا کہ استاذ الاساتذہ فقیہ عصر حضرت علامہ مفتی آل مصطفیٰ صاحب قبلہ علیہ الرحمہ ہم سب کو چھوڑ کر راہی ملک عدم ہوئے اور ابدی نیند کی آغوش میں چلے گئے اللہ رب العزت اپنے پیارے حبیب شافع محشر تاجدار مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے صدقہ وطفیل غریق رحمت فرما کر جنت نعیم میں جگہ عطا فرمائے ان کے اعزاء اقرباء کو خصوصا اور جملہ علماء طلبہ اور ان کے تلامذہ کو عموما صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

حضرت کی تصانیف وتالیفات:

1 سوانحِ صدر الشریعہ۔ 2 بیمہ زندگی کی شرعی حیثیت۔ 3 کنز الایمان پر اعتراضات کا تحقیقی جائزہ۔ 4 منصبِ رسالت کا ادب واحترام۔ 5 اسبابِ ستہ اور عموم بلویٰ کی توضیح وتنقیح۔ 6 روداد مناظرہ بنگال۔ 7 بچوں اور بچیوں کی تعلیم و تربیت کے اصول۔ 8 نقشہ دائمی اوقات صلوٰۃ برائے گھوسی۔ 9 حاشیہ فتاویٰ امجدیہ (صدر الشریعہ) جلدِ سوم و چہارم۔ 10 حاشیہ توضیح وتلویح عربی (مجلسِ برکات) وغیرہ ہیں اور تقریباً 30 سے زائد علمی وتحقیقی مضامین ہیں جو مختلف جرائد و ماہنامہ میں شائع ہوچکے ہیں۔

تحریر:

قاضی خطیب عالم نوری مصباحی

دار العوم وارثیہ گومتی نگر لکھنو

□□□

ہماری مردم خوری کی کہانی مفتی آل مصطفے کی زبانی

ہماری جماعت میں بہت سے قابل و باصلاحیت علما جن سے دین مبین کا بڑا کام ہوسکتا تھا یا ہوسکتا ہے، لیکن وہ اپنی زندگی میں مار دیے جاتے ہیں، گم نام کر دیے جاتے ہیں ،ان کی خاطر خواہ حوصلہ افزائی نہیں ہوتی ہے، ان کی طرف توجہ نہیں کی جاتی ہے، اس لئے دین وملت کے حوالے سے ان کی خدمات منظر عام پر نہیں آپاتی ہیں اور جب وہ دنیا سے رخصت ہوتے ہیں تو پھر کچھ دیر یا کچھ دن ان کی قابلیت وصلاحیت اور ان کے علم وفن کا نقارہ بجایا جاتا ہے کہ وہ ایسے تھے، ان کے اندر یہ خوبی تھی ، یہ ہنر تھا، یہ فن تھا وغیرہ وغیرہ، ہماری جماعت میں کہیں نہ کہیں یہ مرض ہے جس کا علاج نہیں کیا گیا، تو آگے چل کر یہ بیماری ہماری جماعت کے جواہر پاروں کو یوں ہی نگلتی چلی جائے گی ، اس کے ساتھ ایک جملہ وہ کہتے تھے کہ ہر آدمی متعصب ہے اور ہر آدمی کہیں نہ کہیں تعصب کا شکار ہے الا ماشاء اللہ!۔

(نوٹ: مفتی آل مصطفیٰ مصباحی اشرفی صاحب رحمہ اللہ {1971 / 2022} کے یہ درد بھرے کلمات ، حضرت مولانا قمر عالم اشرفی جامعی کلکتوی نے اپنے تعزیتی بیان میں نقل کئے ہیں۔

”صحافی“

منظر محسن

❑❑❑

صد افسوس گلشن افتا کا گل مرجھا گیا

اس خبر سے بڑا غم ہوا کہ ہند و پاک کے نامور عالم دین حضرت مفتی آل مصطفے اشرفی کا وصال پر ملال ہوگیا، اناللہ وانا الیہ رٰجعون

اللہ رب العزت موصوف کے درجات کو بلند فرمائے اپنی جوار رحمت میں جگہ عنایت فرما کر پسماندگان کو صبر جمیل واجر جزیل عطا فرمائے۔

آپ کے وصال سے علمی فقہی مجالس میں خلا ضرور محسوس کیا جائے گا، وہ منفرد فکر وتحقیق کی دولت سے مالا مال تھے، اصاغرین واکابرین سب کی نگاہوں میں مقبول ومعتمد تھے، ان کا علمی فقہی مشغلہ لاثانی ولاجواب تھا، اسی کے ساتھ وہ اپنے اسلاف کی شان بزرگی کے امین ووارث تھے۔ میری ان سے دوبار ملاقاتیں ہوئیں ان کا اخلاق ہمیشہ یاد رہے گا۔

غم گسار

مشتاق احمد قادری عزیزی امجدی

خادم درس وافتا جامعہ اہل سنت صادق العلوم شاہی مسجد ناسک شریف مہاراشٹر

7 جمادی الآخر 1443ھ

❑❑❑

آہ میرے مشفق میرے محسن

فقیہ اہل سنت محقق عصر ممتاز المحدثین سند المدرسین سراج السالکین حضرت علامہ مولانا مفتی آل مصطفی اشرفی مصباحی نوراللہ مرقدہ سے ناچیز کی سب سے پہلی ملاقات 1994ء کے اوائل میں جامعہ مخدومیہ انوارالعلوم عشری حسن پورہ ضلع سیوان بہار میں ہوئی تھی، میں اس وقت اس ادارہ میں زیر تعلیم تھا اس کے صدر المدرسین آپ کے بہنوئی استاد مکرم حضرت مولانا محمد فیاض عالم مصباحی دام ظلہ العالی استاد دارالعلوم محبوب یزدانی بسکھاری کچھوچھہ شریف تھے اور آپ انہیں سے ملنے اس ادارے میں تشریف لے گئے تھے، اس پہلی ملاقات میں نہ صرف آپ کی زیارت ہوئی تھی بلکہ آپ کی خدمت گزاری کا بھی شرف حاصل ہوا تھا، اس وقت میں درجہ ثالثہ کا طالب علم تھا، آپ نے شرح تہذیب، اصول الشاسی اور قافیہ سے چند سوالات کئے جن کے تشفی بخش جوابات سے آپ اس ناچیز سے کافی متاثر ہوئے اور مزید اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے جامعہ امجدیہ گھوسی آنے کی دعوت دی۔

آپ کی خواہش پر اگلے سال جامعہ امجدیہ کے داخلہ امتحان میں حصہ لیا اور ساتھ ہی جامعہ شمس العلوم گھوسی میں بھی، دونوں جگہیں کامیابی ملی لیکن ایک ساتھ دو جگہوں پر ٹیسٹ میں بیٹھنے کی وجہ سے دونوں جگہ داخلہ ممنوع قرار پایا، اس وقت ضلع مئو اور اعظم گڑھ کے تقریباً تمام معیاری اداروں میں داخلہ بند ہو چکا تھا اس لئے ایک سال کے لئے آپ ہی کے مشورے پر الجامعۃ الاسلامیہ اشرفیہ سکٹھی مبارکپور میں داخل ہوا اور اگلے سال سیدھا الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور میں جماعت خامسہ میں داخلہ لیا، اس طرح آپ سے شرف تلمذ تو حاصل نہ ہو سکا لیکن آپ کے خرمن علم وفضل سے اکتساب فیض کا کافی موقع ملا اور آپ کے درس وتدریس، فتاویٰ نویسی، تصنیف وتالیف جیسے اہم مشاغل میں جہد مسلسل، سعی پیہم اور غایت ذوق دیکھ کر اس ناچیز کو بھی اس مختصر سی زندگی میں آپ سے بہت کچھ سیکھنے اور

کرنے کا عزم وحوصلہ ملا۔

جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں اپنے چھ سالہ عہد طالب علمی میں تعطیلات کے ایام میں اپنے کچھ امجدی رفقا کے ساتھ مبارک پور سے گھوسی آپ کی خدمت میں اکثر حاضر ہوتا، آپ کی بارگاہ میں زانو ادب طے کرتا، آپ اپنی بے پناہ مصروفیات کے باوجود اپنا قیمتی وقت عنایت فرماتے اور شفقتوں سے نوازتے، آپ کا طریقہ تعلیم، وقت کی پابندی اور قلم کی اہمیت کے تعلق سے بڑی قیمتی باتیں ارشاد فرماتے اور کبھی کبھی میرا تعلیمی جائزہ بھی لیتے، جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے سالانہ تقریری امتحانات میں بھی کبھی کبھی میری بعض کتابوں کے آپ باضابطہ ممتحن ہوا کرتے تھے ایسے مواقع سے تو آپ اور مزید کرید کرید کر سوالات کرتے اور اطمینان حاصل کرتے، میں اگر چہ جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں زیر تعلیم تھا لیکن تعلیمی امور میں آپ ہی کو اپنا سرپرست اعلیٰ منتخب کیا تھا اور آپ نے اس سرپرستی کا بھرپور حق بھی ادا فرمایا۔

سن 2002 میں جامعہ اشرفیہ مبارک پور سے میری فضیلت کی فراغت دوم پوزیشن سے ہوئی تو دستار بندی کی تقریب میں آپ نہ صرف یہ کہ میرے لیے مہمان خاص ہوئے بلکہ میرے مرحوم چچا شیخ محمد نورالاسلام اشرفی سلی گوڑی (جو میری تعلیم کے سارے اخراجات اپنے ذمہ کرم لے کر میرے لئے منزل مقصود کی راہ ہموار کئے ہوئے تھے اللہ تعالی انہیں غریق رحمت فرمائے) آپ نے ان سے بطور خاص ملاقات کی اور مبارک باد یوں کے ساتھ میرے غائبانہ میں میرے لئے تخصص فی الفقہ الحنفی کی اعلیٰ تعلیم کے لئے انہیں آمادہ وراغب بھی کیا اور پھر جب دستار بندی کے بعد وہ وطن واپس پہنچے تو باضابطہ مجھے اطلاع دئے بغیر ان کے نام ایک مراسلہ بھی لکھا اور اس میں اس بات کی خواہش ظاہر کی کہ

> ”عزیزم مولانا کمال الدین اشرفی سلمہ کے روشن مستقبل کے لئے دو سال ان کو تخصص فی الفقہ کرنے کا موقع ضرور دیں بلکہ اگر آپ اجازت دیں تو ان کا خرچ دو سال تک میں چلاؤں،،

(آپ کا یہ مراسلہ مرحوم چچا کے توسط سے مجھے ملا جو آج تک میرے پاس تعلیمی

ریکارڈ میں محفوظ ہے)

آپ کے اس خط سے عم مکرم نہ صرف آمادہ اور راغب ہوئے بلکہ تخصص فی الفقہ کے لئے مصر ہو گئے جبکہ میری تمنا دہلی کی کسی یونیورسٹی میں ایڈمیشن لے کر لیکچرار یا ڈاکٹر بننے کی تھی، لیکن فقیہ اہلسنت نے فقہ حنفی میں تخصص کی اہمیت وافادیت کو میرے چچا کے ذہن وفکر میں اس طرح راسخ کر دیا تھا کہ ان کو اس کے علاوہ اور کچھ سننا گوارا ہی نہیں تھا، اس طرح ناچیز نے جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں تخصص فی الفقہ الحنفی وتربیت افتا کا جو دو سالہ تعلیمی وتربیتی کورس کیا یہ میرے محسن حضرت فقیہ اہلسنت کی کرم فرمائیوں کا ہی نتیجہ ہے۔

سن 2002 میں جب جامعہ اشرفیہ مبارک پور سے ناچیز نے تخصص فی الفقہ الحنفی سے فراغت حاصل کی اور دستار تحقیق وافتا سے نوازا گیا ان دنوں جانشین اشرف الاولیا تاج الاولیا شیخ طریقت حضرت علامہ سید شاہ جلال الدین اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی دامت برکاتہم القدسیہ کو مخدوم اشرف مشن پنڈوہ شریف کے عہدہ صدارت اور دارالافتا کے لئے ایک صدرالمدرسین ومفتی کی ضرورت تھی، جس کی ذمہ داری آپ نے ممتاز العلما حضرت علامہ محمد ممتاز عالم اشرفی مصباحی صدر المدرسین جامعہ شمس العلوم گھوسی اور فقیہ اہلسنت حضرت علامہ مفتی آل مصطفی اشرفی مصباحی جیسے صاحبان علم وفضل کو سونپی تھی، حضرت فقیہ اہل سنت رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے مولانا ممتاز عالم اشرفی سے مشورہ کر کے سرپرست ادارہ حضرت تاج الاولیا سے میرے لئے سفارش کی پھر کچھوچھہ شریف میں حضرت علامہ مفتی رضا الحق اشرفی مصباحی اور دیگر اساتذہ جامع اشرف کی موجودگی میں مخدوم اشرف مشن پنڈوہ شریف کے صدرالمدرسین وفتوی نویسی کی خدمات کے لئے میرا انتخاب عمل میں آیا اور ناچیز ہی اس ادارہ کا باضابطہ سب سے پہلا صدرالمدرسین ومفتی دار الافتا قرار پایا، اس طرح سے میری تدریسی اور فتاوی نویسی کی زندگی کا آغاز بھی آپ ہی کے توسط سے ہوا۔

میرے قیام پنڈوہ شریف کے دوران کئی بار آپ اس ادارہ میں بھی تشریف لے گئے اور تعلیمی امور میں اپنے مفید مشوروں سے نوازا، طلبا کے درمیان آپ کے متعدد توسیعی

خطابات بھی ہوئے، درس وتدریس، فتاوی نویسی اور بالخصوص صدارتی امور میں آپ ہمیشہ اس ناچیز کو اپنے مفید مشوروں سے نوازتے اور مسلسل رہنمائی فرماتے۔

آپ ہی کی تحریک پر سرپرست ادارہ تاج الاولیا حضرت علامہ سید شاہ جلال الدین اشرف اشرفی جیلانی دام ظلہ النورانی کی سرپرستی اور نمونہ اسلاف حضرت علامہ مفتی عبیدالرحمن رشیدی وفقیہ النفس حضرت علامہ مفتی مطیع الرحمن رضوی دام ظلہما النورانی کی صدارت وقیادت میں ہندوستان میں سب سے پہلی بار ''خبر مستفیض سے ثبوت ہلال کا حکم'' کے عنوان پر سب سے پہلا سیمینار کا انعقاد ''مخدوم اشرف مشن پنڈوہ شریف'' میں عمل میں آیا۔

گورنمنٹی ملازمت ملنے پر مخدوم اشرف مشن پنڈوہ شریف سے مستعفی ہو کر ادارہ شرعیہ اتر پردیش رائے بریلی جب میں آیا اور 2007 میں اپنے مرشد برحق شیخ المشائخ اشرف الاولیا سید شاہ مجتبی اشرف اشرفی جیلانی قدس سرہ النورانی بانی مخدوم اشرف مشن پنڈوہ شریف کی حیات وخدمات پر تین سو صفحات پر مشتمل ایک کتاب ترتیب دی جو کہ آپ کی حیات مقدسہ پر اولین کتاب تھی تو اس پر نظر ثانی کے لئے حضرت فقیہ اہلسنت کی خدمت میں گھوسی حاضر ہوا، آپ نے جب مسودہ دیکھا تو کافی خوشی کا اظہار کیا اور برجستہ فرمایا۔

> ''کتاب کی زبان وبیان سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آپ کو کتابیں تصنیف وتالیف کرنے کا کافی تجربہ حاصل ہے جب کہ آپ کی یہ پہلی تالیف ہے وہ بھی کتاب ایسی شخصیت پر لکھی گئی ہے جس پر کچھ بھی تحریری مواد موجود نہیں ہے اس سلسلہ کو مزید جاری رکھیں اور وقتا فوقتاً قلم کو حرکت دیتے رہیں،،۔

(حضرت فقیہ اہل سنت کے ان حوصلہ بخش اور ترغیبی کلمات ہی کا اثر ہے کہ اس دن سے لے کر آج تک تقریبا ایک درجن کتابیں اور رسالے فقیر کے نوک قلم سے معرض وجود میں آ کر قارئین کی مطالعاتی میز پر پہنچ چکے ہیں اور اتنے ہی ابھی زیر ترتیب ہیں)

حضرت فقیہ اہل سنت نے مکمل وقت دیکر پورے مسودہ کا باالاستیعاب مطالعہ کیا اورمتعددمقامات پر مفید اصلاحات بھی کئے، پھر دوسرے روز آپ نے بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان اعظمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے اس کتاب کے حوالہ سے خصوصی ملاقات کی اور بعد فجر مجھے اپنے ہمراہ لے کر حضرت بحر العلوم کی خدمت میں حاضر ہوئے ، یہ میری بحر العلوم سے پہلی ملاقات تھی ،خود نظر ثانی کرنے کے باوجود حضرت فقیہ اہل سنت نے حضرت بحر العلوم سے بھی اس پر ایک نظر ڈالنے کی گزارش کی ،صاحب کتاب حضور اشرف الاولیا رحمۃ اللہ تعالی علیہ حضرت بحر العلوم کے خاص رفیق درس تھے اور آپ سے دوستانہ مراسم وتعلقات رکھتے تھے اسی نسبت سے یہ مسودہ حضرت بحر العلوم کے پاس پہنچا تھا یہ میرے لئے بہت ہی مسرت کی بات تھی۔

حضرت فقیہ اہل سنت رحمۃ اللہ تعالی علیہ حضرت بحر العلوم کے محبوب نظر تھے اور آپ سے بے حد محبت فرماتے تھے ،بعد نماز فجر اکثر ایک ساتھ دونوں تفریح کے لئے نکلتے تھے اور واپسی پر حضرت بحر العلوم کے حجرے میں ایک ساتھ چائے نوشی ہوتی تھی ،کبھی کبھی آپ بعد عصر بھی حضرت بحر العلوم کی خدمت میں حاضر ہو جایا کرتے تھے ،دونوں میں اکثر علمی گفتگو ہی ہوا کرتی تھی اور فقہی تحقیقات سے محفل جھوم جایا کرتی تھی ، مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جس دن حضرت فقیہ اہل سنت کے ساتھ میں حضرت بحر العلوم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اس وقت آپ علی گڑھی پائجامہ کے تعلق سے ایک نہایت مبسوط فتویٰ لکھ رہے تھے اور اس کے کچھ خاص اقتباسات حضرت فقیہ اہل سنت کو پڑھ کر سنا رہے تھے اور جھوم جھوم کر یہ بار بار کہہ رہے تھے۔

’’اور سنئے میں نے یہ بھی لکھا ہے، یہ بھی لکھا ہے اور یہ بھی لکھا ہے‘‘۔

میرا تعارف کراتے ہوئے حضرت بحر العلوم رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے ہاتھ میں آپ نے کتاب کا مسودہ دیا اور میری واپسی کا بھی ذکر کیا حضرت بحر العلوم نے فرمایا۔

’’یہ تو محبوب ومحب کا معاملہ ہے اس میں تاخیر بالکل مناسب نہیں اس لئے آپ ایک دن اور ٹھہر جایئے اور کتاب ساتھ لیتے جایئے‘‘۔

پھر آپ نے اپنی تمام مصروفیات کو مؤخر کر کے صرف دو دن کے قلیل وقت میں اس کتاب پر نظر ثانی فرمائی اور ساتھ ہی کلمات تصدیق سے بھی ناچیز کو نوازا، اس کتاب پر نظر ثانی کی غرض سے دو دن حضرت بحر العلوم کی خدمت میں ناچیز کو بھی رہنے کا شرف حاصل ہوا، میں مسودہ پڑھ کر حضرت کو سناتا آپ بغور سماعت کرتے اور جہاں مناسب سمجھتے اصلاح فرماتے۔

کتاب حضرت بحر العلوم کی نظر سے گزرنے کے بعد حضرت فقیہ اہل سنت کے مشورہ پر جامعہ شمس العلوم ،جامعہ اشرفیہ مبارک پور، جامع اشرف کچھوچھہ شریف اور دیگر اداروں کے اساتذہ اور کچھ مخصوص اہل علم کے تاثرات وتقریظات اور کچھ مشائخ کے دعایہ کلمات اس کتاب میں شامل ہوئے جو اس کتاب کے لئے باعث زینت ہیں اور اب تک اس کے چار اڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

اس کے علاوہ (۱)’’استاذ العلما مشرقی بہار کی ایک عبقری شخصیت‘‘ (۲) بنگال اور اسلام ایک تاریخی و مذہبی جائزہ اور دیگر میری کئی کتابوں پر آپ کے قیمتی تاثرات اور اہم مشورے شامل ہیں۔

آپ علم دوست انسان تھے ،علم دوستی اور اصاغر نوازی میں آپ منفرد المثال تھے، اگر کسی رسالہ یا اخبار میں میرا کوئی مضمون یا کوئی تحریر دیکھتے اور پڑھتے تو فوراً فون کر کے مبارکبادی دیتے اور اس کی خوبیوں کے ذکر کے ساتھ کچھ اہم گوشوں کی رہنمائی بھی فرماتے ،علمی اور ادبی سیمیناروں میں شرکت کی بار بار تقاضا کرتے اور اپنے متعلقین سے دعوت بھی بھجواتے ،آپ ہی کی خواہش اور استاذ مکرم حضور صدر العلما علامہ محمد احمد مصباحی دام ظلہ کی ایما پر مجلس شرعی جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے 2004 / 2005 گیارہویں اور بارہویں فقہی سیمینار میں ناچیز کو شرکت کی دعوت ملی تھی ،جب بھی کسی سیمینار میں ملاقات ہوتی تو بڑے پرتپاک انداز میں آپ ملاقات کرتے اور مقالہ خوانی کے بعد جب ملتے تو بڑی حوصلہ افزائی فرماتے ، جب اپنے احباب سے ملاقات کراتے تو باضابطہ اپنی زبان اقدس سے مکمل تعارف بھی کراتے ، جب کہیں سفر وحضر میں ایک ساتھ ہوتے تو گفت وشنید،

نشست و برخاست اور اکل وشرب و دیگر معاملات میں کہیں چھوٹے بڑے ہونے کا احساس تک نہیں ہونے دیتے، معاصرانہ اور دوستانہ جیسے تعلقات بجالاتے۔

عرس مخدومی کچھوچھہ شریف، عرس مخدوم العالم پنڈوہ شریف اور دیگر محفلوں میں ناچیز کی تقریر سے کافی خوش ہوتے اور بار بار یہ فرماتے۔

’’آپ کی تقریر سن کر دل تو چاہتا ہے کہ اپنے متعلقین کے جلسوں میں آپ کو دعوت دلواؤں لیکن میرا مشورہ ہے کہ آپ تدریس و افتا اور تصنیف وتالیف کی طرف توجہ مبذول رکھیں اور ادھر زیادہ دھیان نہ دیں،،

شہر رائے بریلی میں بھی آپ کا تین بار آنا ہوا آپ جب بھی ’’دارالعلوم جائس‘‘ کے سالانہ جلسہ دستار بندی میں حاضر ہوتے تو ناچیز کے غریب خانہ میں ضرور تشریف لاتے اور خدمت کا موقع عنایت فرماتے، آپ کی تشریف آوری سے میری خوشیوں کی انتہا نہ ہوتی، میرے بچوں سے بھی آپ کو کافی لگاؤ تھا، جب بھی فون کرتے تو بچوں کی خیریت ضرور دریافت کرتے اور جب غریب خانہ میں تشریف لاتے تو بچوں کی من پسند چیزیں لے کر حاضر ہوتے، کبھی کبھی بچوں سے موبائل پر گفتگو بھی کرتے اور انہیں پڑھنے لکھنے کی تاکید کرتے۔

میری جب دوسری بچی پیدا ہوئی تو میں نے آپ کو فون کیا اور خوش خبری سنائی، آپ نے فرمایا بچی کا کیا نام رکھا ہے؟ میں نے عرض کی اس کا نام ’’غوثیہ‘‘ رکھا ہے اور حضرت ’’قادری میاں‘‘ نے اس کا نام ’’ام الخیر‘‘ رکھا ہے آپ نے فرمایا ’’میری طرف سے بھی ایک نام ’’بشریٰ فاطمہ‘‘ رکھ لیجئے انشاء اللہ اس کے بعد آپ کے گھر میں جو بچہ پیدا ہوگا وہ اولاد نرینہ ہوگا،، میں نے حضرت کے نام کو ترجیح دی اور ’’بشری فاطمہ‘‘ نام منتخب کیا حضرت کے فرمان کے مطابق میرے گھر میں تین سال کے بعد ’’محمد اشرف جیلانی‘‘ کی شکل میں لڑکے کی ولادت ہوئی اور اللہ تعالی نے مجھے اولاد نرینہ کی دولت سے نوازا، جب آپ کو اس کی خوشخبری سنائی تو آپ نے فرمایا کہ ’’عرس مخدومی کچھوچھہ شریف میں آپ سے

خوب مٹھائی کھائیں گے،،۔

آپ نہ صرف علمی امور میں اس ناچیز کو اپنے مشوروں سے نوازتے بلکہ گھریلو امور میں بھی اپنے مفید مشوروں اور قیمتی تجربات سے آگاہ فرماتے اور اپنے بعض معاملات میں ناچیز سے بھی مشورہ طلب کرتے۔

ناچیز کے بار بار اصرار اور تقاضے پر آپ نے اپنے قیمتی مضامین ومقالات اور تحقیقات کو جمع کر کے ایک کمپوزر کے حوالے کیا تھا لیکن افسوس کہ اس نے بہت کچھ ضائع کر دیا، کچھوچھہ شریف میں زمین خرید کر آپ کو وہاں سے دینی اور علمی کام کرنے کی بڑی تمنا تھی اور اس کے لئے ناچیز کو ساتھ لے کر کئی بار زمین دیکھنے کے لئے بھی پہنچے لیکن افسوس کہ آپ کا یہ خواب شرمندہ تعبیر نہ ہوسکا، پھر بنارس میں اس کام کو انجام دینے کے لیے قدم آگے بڑھایا تو وہاں بھی کامیابی نہ مل سکی، اخیر میں اپنے ہی علاقے میں بارسوئی اور اعظم نگر کے اطراف ومضافات کے لئے ارادہ بنایا اور اس سلسلے میں آپ نے وہاں کا متعدد سفر بھی کیا لیکن افسوس کے حالات زمانہ کے شکار ہو کر مریض ہو گئے۔

آخری بار جب آپ سے بات ہوئی تھی تو آپ نے اپنے علاج کے سلسلے میں ناچیز کو فون کیا تھا، اس میں آپ نے اس بات کا ذکر کیا تھا کہ ’’بنارس کے ڈاکٹر نے پھیپھڑے میں انفکشن بتایا ہے اور اس کا علاج لکھنو سے کرانا چاہتا ہوں آپ کسی ماہر ڈاکٹر کا پتہ لگا کر اس کا انتخاب کریں اور اس کی تیاری بنائیں‘‘ ناچیز نے ہر طرح سے ساتھ دے کر لکھنو میں علاج کرانے کی آپ کو یقین دہانی کرائی تھی، اس کے بعد مسلسل فون پر آپ سے رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن بات نہیں ہوسکی پھر شوشل میڈیا کے ذریعے ناگفتہ بہ حالات کی مسلسل خبریں ملتی رہیں اور اب آپ کے وصال اور دائمی داغ مفارقت کی خبر جانکاہ آپہنچی۔

آج ہر لمحہ آپ کی محبتوں اور شفقتوں کا بار بار خیال آتا ہے اور دل مضطرب ہو جاتا ہے، آپ کا نقش رخ پا اور نورانی چہرہ بار بار ذہن وفکر میں گردش کرتا ہے، آپ کیا چلے گئے ساری بہاریں چلی گئیں، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ پھر سے دوبارہ ہم یتیم ہو گئے اور صرف

میں ہی نہیں نہ جانے آپ کے چلے جانے سے کتنی انجمنوں کی بہاریں چلی گئیں، کتنے سروں سے علم کی سرپرستی اٹھ گئی اور کتنے عزیزوں کا علمی دھارا ٹوٹا، اس کا اندازہ لگانا بہت مشکل ہے۔

میں تو آپ کا شاگرد بھی نہیں، آپ کا رشتہ دار بھی نہیں، آپ کا ہم وطن بھی نہیں بس ایک ملاقات تھی تو اس قدر اپنی عنایتوں سے نوازا اور انعام واکرام کی موسلا دھار بارشیں برساتے رہے تو پھر اپنے اپنوں کو اپنے موج سمندر سے آپ نے کتنا پلایا ہوگا؟ یہ تو پینے والے اور پلانے والے ہی بہتر جانتے ہیں۔

بس اس وقت میں تو اتنا ہی کہوں گا کہ مولا کریم میرے مفتی صاحب کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور آپ کی قبر انور کو بقعہ نور بنادے۔

آمین بجاہ حبیبہ النبی الکریم۔

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد۔

شریک غم!

محمد کمال الدین اشرفی مصباحی غفرلہ ادارشرعیہ اتر پردیش۔ رائے بریلی۔

15 جنوری شب شنبہ

❑❑❑

مفتی آل مصطفےٰ یادوں کے جھروکے سے

کوئی ڈھائی ماہ پہلے کی بات ہے جب والد گرامی قدر کے ہمراہ بنگال وسیمانچل کے مختلف علاقوں میں دورے پر تھا۔

فقیہ النفس مفتی مطیع الرحمن صاحب قبلہ دام ظلہ کے ساتھ کئی دنوں تک مرافقت رہی، حضرت کے علمی فیضان سے بہرہ ور ہوا، بہت ساری گفتگوئیں ہوئیں، ایک دن مفتی آل مصطفی مصباحی رحمہ اللہ کا تذکرہ بھی چھڑ گیا، انہیں دنوں حضرت کی علالت اور ان کے اغوا کی خبریں شوشل میڈیا پر گشت کر رہی تھیں، دوران گفتگو میں نے مفتی صاحب قبلہ دام ظلہ سے عرض کیا کہ حضرت! آپ مفتی آل مصطفیٰ صاحب کے تعلق سے کچھ پیش قدمی کیوں نہیں کرتے؟ وہ آپ کے ارشد تلامذہ میں ہیں، آپ کے بہت چہیتے اور قریبی ہیں، اس پر حضرت مفتی صاحب قبلہ نے فرمایا کہ ہم لوگ اس تعلق سے خفیہ طور پر لگے ہوئے ہیں اور کوشش برابر جاری ہے۔

بات آئی گئی اور رہ گئی پھر معلوم نہ ہوسکا کہ کیا ہوا اور پھر کل اچانک یہ دلدوز خبر ملی کہ حضرت مفتی آل مصطفیٰ صاحب اب اس دنیا میں نہ رہے۔

یوں تو سبھی آئے ہیں جانے ہی کے لیے مگر کسی کسی کا جانا بہت کھل جاتا ہے، یہ خبر کچھ زیادہ ہی اداس کرگئی، دیر تک میں حضرت کے بارے میں سوچتا رہا، ان کی شفقتیں یاد آتی رہیں، ان کا مسکرا کر ملنا اور پھر پیار سے حال احوال پوچھنا یاد آتا رہا۔

حضرت مفتی صاحب قبلہ علیہ الرحمہ میرے ابتدائی درجات کے استاذ تھے، بلکہ والد صاحب نے جب میرا داخلہ لے جا کر جامعہ امجدیہ میں کروایا تھا تو آپ کے ہی پاس مجھے لے گئے تھے اور ان سے کہا تھا مولانا! بچے کا خیال رکھیے گا۔

حضرت مفتی صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کے ساتھ مجھے دو سمینار میں بھی شرکت کا موقع میسر آیا۔ ایک سیمینار بیلگام کرناٹک کا اور دوسرا سیمینار اتر دیناج پور میں۔ بیلگام کے

سیمینار میں میں نے جس عنوان پر لکھا تھا اتفاق سے وہی عنوان حضرت مفتی صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کا بھی تھا، میرے مقالہ پڑھنے کے بعد حضرت نے بہت سراہا، حوصلہ بڑھایا بلکہ فرمایا کہ مولانا! آپ نے تو مجھ سے بھی اچھا لکھا ہے جبکہ ایسا کچھ نہیں تھا یہ حضرت کی انتہا درجے کی شفقت واصاغر نوازی تھی۔

حضرت نہایت مشفق، کرم نواز، اصاغر نواز، مخلص ومتدین عالم دین اور ژرف نگاہ مفتی وفقیہ تھے۔ ابھی عمر ایسی نہیں تھی کہ جاتے مگر اتنی ہی تقدیر سے لکھوا کر لائے تھے تو اس سے زیادہ رہ نہیں رہ سکتے تھے۔ جب بھی ملتے مسکرا کر ملتے، ڈھیروں دعائیں دیتے، والد صاحب کی خیر خبر لیتے، کیا کیا خوبیاں تھیں جانے والے میں بیان سے باہر ہیں۔

مولیٰ تعالیٰ ان کی قبر کو بقعہ نور بنائے رحمت وغفران کی بارش فرمائے، درجات بلند فرمائے تقصیرات معاف فرمائے اور اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین الکریم طہ ویس علیہ وعلی آلہ وصحابہ

الصلاۃ والتسلیم

[شہزادہ حضرت عبد المبین نعمانی مولانا] اختر نور

□□□

افسوس یہ نایاب ہیرہ بھی رخصت ہوگیا

ہماری قوم کا یہ المیہ ہے کہ کسی بھی عظیم شخصیت کے لیے ان کی زندگی میں دو لفظ بھی تعریف کی زبان سے نہیں نکالتے لیکن جیسے ہی وصال ہوا، مقالے، مضامین، جرائد ورسائل منقبت اور نہ جانے کیا کیا خوبیاں بیان ہونے لگتی ہیں، حالانکہ زندگی بھر قرب وجوار میں رہنے کے باوجود ایک وقت کے کھانے کے لیے بھی نہیں پوچھا ہوگا۔ نہ کبھی ایسے الفاظ سے نوازا ہوگا جیسا کہ بعد وصال مایہ ناز مفتی، عظیم محقق، کہنہ مشق مفتی، کثیر کتب کے مصنف وغیرہ جیسے الفاظ دیتے ہیں اگر آپ اتنے مشفق ومہربان ہیں تو زندگی میں بھی ان کی خدمت میں یا ان کی غیر موجودگی میں ایسے ہی الفاظ کا استعمال کریں، ایسا ہی کچھ مایہ ناز مفتی حضرت علامہ مولانا مفتی آل مصطفی رحمۃ اللہ علیہ کا ہوا حضرت کی طبیعت کے علیل ہونے کی خبریں کافی وقت سے سننے کو مل رہی تھیں، لیکن کیا ان کے قرب وجوار کے علماء نے ان کے علاج معالجہ کے طور پر کچھ خیر خواہی کی، یا جس عظیم مدرسے کے وہ مدرس تھے انھوں نے اس معاملے میں حضرت کی کچھ خیر خواہی کی۔

ہمارے سامنے ابھی بھی کئی ایسی عظیم شخصیات جیسے خیر الاذکیاء استاذ محترم علامہ محمد مصباحی صاحب محقق مسائل جدیدہ استاذ محترم حضرت مفتی نظام الدین صاحب شیخ الاسلام علامہ مدنی میاں صاحب سید امین میاں صاحب قبلہ سید نجیب میاں صاحب وغیرہ موجود ہیں جن کے متعلق نہ اتنی زیادہ خیر خواہی کا جذبہ نظر آرہا ہے اور نہ مضامین میں اتنے زیادہ القاب سے نوازا جارہا ہے حالانکہ وہ عظیم شخصیات ہیں لیکن جیسے ہی وصال کی خبر ملے گی، ہر چہار جانب سے فضائل ومناقب بیان کرنا شروع کردیں گے، جگہ جگہ ان کے نام کے ترانے گائے جائیں گے اور پھر چالیس دن کے بعد انھیں بھی فراموش کردیا جائے گا۔

اس لئے اپنے قرب وجوار میں دیکھیں کہ اگر ایسی عظیم شخصیات ہیں تو ان کا اسی طرح خیال رکھیں جیسا کہ آپ کی وارفتگی اور شوق بعد وصال نظر آتا ہے، ایک مرتبہ کوئی

فقیر کسی دکان سے کھانے کے لیے کچھ مانگ رہا تھا لیکن اسے کچھ نہ دیا گیا لیکن وہ چینی کی بوری لے کر کنوئیں میں گر گیا تو اس سے کنوئیں کا پانی شیریں ہو گیا اب کیا تھا سب لوگ یہ کہنے لگے بہت عظیم بزرگ تھے اور ان کے نام پر نیاز ہونے لگی، اور کنوئیں کا پانی سب کے لیے شفا کا پانی بن گیا۔

ایسا ہی کچھ ہمارے یہاں ہے زندگی میں ان کے ساتھ وہ خیر خواہی نہیں رہتی لیکن بعد وصال ان کے نام پر تیجہ، دسواں، چالیسواں، کتابیں نظمیں نیاز، جلسہ، عرس وغیرہ سب شروع ہو جاتا ہے جبکہ زندگی میں ان سے دوری بنائے رکھی۔

سوگوار

محمد گل ریز رضا مصباحی بریلی شریف۔

2022/01/11

❑❑❑

خوبصورت اور حسین عہد کا خاتمہ ہوا

استاذ الاساتذہ علامہ آل مصطفیٰ مصباحی (نور اللہ مرقدہ) ایک طویل علالت کے بعد جام اجل نوش فرما کر اپنے مالک حقیقی کے حضور خود کو حاضر کر دیا، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مفتی صاحب قبلہ یوں رخصت ہوئے گویا کہ علم وادب، فقہ وحدیث وتفسیر، تحقیق وریسرچ فتاوی وقضا کے ایک خوبصورت اور حسین عہد کا خاتمہ ہوا۔ عوام اہلسنت بالخصوص طالبان علوم نبویہ کو نہ ختم ہونے والے غم میں مبتلا کر گئے۔ یہ خلا کیسے پر ہو گی (اللہ ہی بہتر جانتا ہے)

ان کی تربت پر بے انتہا رحمت نور کی بارش ساون بھادوں کی طرح برسائے، ان کے لواحقین کو صبر جمیل اور اس پر اجر جزیل عطا فرمائے۔ برد اللہ مضجعہ آمین

سگوار:

محمد ابرار احمد علیمی

1443/06/06ھ

❑❑❑

ایک رفیق درس کی وفات پر دل محزون کی پکار

یہ لکھتے ہوئے قلم کانپ رہا ہے، دل دماغ ماؤف اور ذہن غموں کے بوجھ سے بوجھل ہے کہ اشرفیہ میں میرے ہم نوالہ وہم پیالہ رفیق درس حضرت العلام مفتی محمد آل مصطفی صاحب قبلہ اشرفی علیہ الرحمہ سابق استاذ جامعہ امجدیہ گھوسی ہم سب کو داغ مفارقت دے گئے اور اللہ کی رحمتوں کے ہجوم میں پہونچ گئے۔

آپ نہایت نیک، صالح، پاکیزہ طبیعت کے مالک ایک قلندر صفت انسان تھے یہ وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ اس قدر جلدی ہمارے بیچ سے رخصت ہوجائیں گے لیکن قدرت نے جو وقت متعین کیا ہے اس پہ ہم سب کا ایمان ہے بلاشبہ جماعت اہلسنت ایک عالم ربانی، ممتاز فقیہ، فاضل اجل اور مرد صالح سے محروم ہوگئی۔

اللہ تعالیٰ ان کی خدمات دینیہ کو قبول فرمائے، درجات بلند کرے، پسماندگان کو صبر جمیل کی دولت سے نوازے اور ان کی تربت پر صبح قیامت تک رحمتوں کے پھول برسائے۔

سوگوار

محمد قمر الزماں مصباحی مظفر پوری

ڈائریکٹر ادارہ لوح وقلم، سعد پورہ، مظفر پور، بہار

❑❑❑

ایک رفیق درس کی وفات پر دل محزون کی پکار

دیارِ علم کی موج سحر سلام تجھے جس کے علم وفضل، جودت طبع، فقہی بلندی، قوت استحضار، قلمی بصیرت، تدریسی صلاحیت اور دینی ومذہبی خدمات پر پورے برصغیر کو ناز تھا وہ قابل قدر شخصیت فقیہ اہل سنت حضرت علامہ مفتی محمد آل مصطفی مصباحی مؤقر استاذ جامعہ امجدیہ گھوسی یوپی کی تھی بلاشبہ آپ کی ذاتِ مبارکہ مسندِ عرفان وآگہی کی زینت وبرکت اور علوم ومعارف کا ایک بحر بیکراں تھی آپ کے وصال پر ملال سے پوری سنیت نڈھال وبے قرار ہے۔

وہ کیا گئے کہ جان گلستاں چلی گئی

10 / جنوری 2022 عیسوی کا سورج ہم سب کے لئے بہت بڑا حادثہ لے کر طلوع ہوا ابھی کنز الدقائق حضرت علامہ مفتی منظر حسن قدیری کے جانے کا غم بالکل تازہ بہ تازہ تھا کہ ایک دوہری قیامت ٹوٹ پڑی اور پوری جماعت غم واندوہ کی تاریک راتوں میں ڈوب گئی علماء ومشائخ کی نگاہوں کا چین اور اہل محبت کے دلوں کا قرار ہمیشہ ہمیش کے لئے چھن گیا۔

کیا خوب آدمی تھا خدا مغفرت کرے

آپ جماعت اہلسنت کے عالم بے بدل، فقیہ اجل، نامور محقق، اچھے تنقید نگار، شاداب قلم مصنف اور نازشِ درس وتدریس تھے جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں چار سالوں کی پاکیزہ رفاقت رہی خامسہ تا دورہ حدیث (1987 سے 1990) ہم پیالہ وہم نوالہ رہے مفتی انور نظامی مصباحی قاضی شریعت جھارکھنڈ، مفتی رحمت علی مصباحی بانی جامعہ عبداللہ بن مسعود کلکتہ، مولانا منظور احمد رفاقتی بحرین اور فقیر رضوی محمد قمر الزماں مصباحی مظفر پوری کے جو آپسی تعلقات اور محبتیں تھیں وہ حیطہ تحریر سے باہر ہیں اور الحمدللہ وہ رشتہ اتحاد آج بھی سلامت ہے، یہ لکھتے ہوئے کلیجہ منہ کو آتا ہے کہ ایک اچھا، ذی علم، ذی وقار، ذی استعداد

اور صالح دوست ہم سے بچھڑ گیا جو صرف ہم لوگوں کے لئے قابلِ فخر نہیں بلکہ پوری قوم کی امانت اور جو پوری جماعت کیلئے قابل صد رشک تھا اور اپنے اکابر واصاغر ہر حلقے میں یکساں مقبول ومحمود تھا جس کی ٹھوس علمی صلاحیتوں کا اعتراف ہم رفقائے درس کو تو تھا ہی مگر انہیں بھی تھا جو ان کے اساتذہ کی صف میں شامل ہیں ثبوت کیلئے فقیہ النفس حضرت علامہ مفتی مطیع الرحمن صاحب قبلہ مضطر پورنوی کا انٹرویو سماعت کریں۔ میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ بہار کی اس خاک سے منصور سادانا اٹھ گیا اور اپنے دور کا غزالی رخصت ہو گیا جس کا وجود گرامی دریا کی موجوں اور پھول کی خوشبوؤں کی مانند تھا۔ جس کے قلم نے پوری زندگی ناموسِ رسالت کی پہریداری کی، فقاہت کے نور برسائے، رضویاتی ادب کی کرنیں بکھیریں، مسلک اعلیٰ حضرت کی ترجمانی کی، افکار رضا کی ترسیل میں نمایاں کردار نبھایا۔

جی ہاں! وہی رواں دواں قلم جس نے بہت سارے فقہی سیمینار کے لئے تحقیقی اور معیاری مقالے لکھے، قرآن وحدیث اور اقوال ائمہ کی روشنی میں نئے درپیش مسائل کی تنقیح کی، باطل قوتوں کے خلاف قلمی معرکہ آرائی کی، حق آگاہی وحق شناسی کے جوہر دکھائے، قدم قدم پر اپنے علمی شوکتوں کے پرچم لہرائے اور اپنی برکت فکر وقلم سے نہ جانے کتنے تہی دستوں کو مالا مال کیا آہ افسوس صد افسوس! اب وہ قلم سوکھ گیا، وہ فکر جم گئی اور وہ علمی اور تحقیقی اضطراب تھم گیا۔

ایک دھوپ تھی جو ساتھ گئی آفتاب کے

ایک ذات مفتی صاحب علیہ الرحمہ کی جہاں فقہ بھی ہے اور تفسیر بھی، حدیث بھی ہے اور اصول حدیث بھی، تحقیق بھی ہے اور تعمیر بھی، علم کا طنطنہ بھی ہے اور فکر کی رعنائی بھی، قلم کی شادابی بھی ہے اور تدریس کا وقار بھی، خوش اخلاقی بھی ہے اور بذلہ سنجی بھی، انکساری بھی ہے اور سادہ لباسی بھی، خوبروئی بھی ہے اور سجدوں کی بہاریں بھی، خوف خدا بھی ہے اور عشقِ مصطفیٰ بھی، تقوے کا جمال بھی ہے اور سیرت کا تقدس بھی، ایک اچھے اور سچے استاذ کا درد بھی ہے اور محبتوں کا طوفان بھی، جس محفل میں چلے جائیں اسے باغ وبہار

بنا دیں، جہاں بیٹھ جائیں علم کی انجمن سجا دیں، حاسدین کے مشق ستم کے بعد بھی مسکراتے رہنا کوئی آپ سے سیکھے، نہ اپنوں سے شکوہ نہ غیروں کا محاسبہ الغرض بے ریائی اور خود اعتمادی کی دنیا کے مسافر نے جس مٹی کی گود میں آنکھیں کھولی تھیں اسی خاک کی آغوش میں ابدی نیند سو گیا۔

ایسا کہاں سے لائیں کہ تجھ سا کہیں جسے

آپ کے جانے سے آج ہر طرف صفِ ماتم بچھی ہوئی ہے، مجلس فقہ وافتا اداس ہے، فقہی سیمینار سونا سونا اور محفلِ تدریس گریہ کناں ہے۔

یا اللہ میرے یار باوفا کو اپنے رسول رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے غریق رحمت فرما، قبر پر مغفرت کے پھول برسا اور لحد کو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بنا۔ آمین ثم آمین

ایک غمزدہ
محمد قمر الزماں مصباحی
مدیر اعلیٰ سہ ماہی مسلک اعلیٰ حضرت مظفر پور، بہار

❑❑❑

آنکھیں غمناک ہوگئیں

آہ آہ آہ آہ آہ آہ آہ آہ۔

میرے مشفق ومخلص استاذ محترم فقیہ عصر کہنہ مشق مفتی نہایت ہی تواضع وانکساری سے پیش آنے والے حضرت علامہ مفتی آل مصطفی مصباحی علیہ الرحمہ داعی اجل کو لبیک کہ گئے۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔

اللہ رب العالمین ان کی مغفرت فرما کر ان کے مرقد پر رحمتوں انوار کی بارش برسائے درجات میں بلندی عطاء فرمائے محبین ولواحقین اور شاگردوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین بجاء سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلّم

محمد مطلوب حسین امجدی رضوی

6جمادی الآخر1443ھجری10جنوری2022عیسوی

□□□

وہ کون تھا جو عالم اسلام کو بے نور کر گیا

آج صبح جب اپنا موبائل آن کیا تو میسیجیز کی اندھا دھند بارش ہونے لگی، ان میں محب گرامی باوقار عمدۃ الفقہاء حضرت علامہ مفتی عبد المالک مصباحی ناظم اعلیٰ دارین اکیڈمی جمشید پور کا میسیج سب سے پہلے نظر نواز ہوا، پوسٹ پڑھ کر آنکھیں اشکوں میں اور دل غم و اندوہ میں ڈوب گیا، کیونکہ جو خبر موصول ہوئی وہ کسی عام آدمی کی وصال کی خبر نہ تھی بلکہ رئیس العلماء افضل الفقہاء محقق العصر ماہر علم وفن استاذ زمن حضرت علامہ مفتی آل مصطفی مصباحی استاذ و مفتی جامعہ امجدیہ گھوسی کی رحلت کی خبر تھی۔ اناللہ وانا الیہ رجعون۔

ان اللہ ما آخذ ولہ ما اعطی وکل شئی عندہ باجل مسمی

انہوں نے بہت ہی کم عرصے میں اپنی جہد و محن سے معاصرین میں ایک اعلیٰ مقام بنایا تھا۔ آپ درس وتدریس، تعلیم وتربیت، تصنیف وتالیف اور تحقیق وافتاء میں ممتاز مقام رکھتے تھے۔ آپ کے جانے سے عالم اسلام بے نور ہو گیا۔

موتُ العالِم ثلمة فی الاسلامِ لا تُسدُّ ما اختلف اللیلُ والنہارُ۔ الہیثمی (ت 807)، مجمع الزوائد 1/206

اللہ ربّ العزت کی بارگاہ میں دعا گو ہیں کہ مولیٰ تعالیٰ موصوف کو اپنے نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے صدقہ وطفیل غریق رحمت فرمائے اور ان کے وارثین، لواحقین، معتقدین، متوسلین اور متعلمین و معلمین کو صبرِ جمیل اور اجر جزیل عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔

شرکاءِ غم: رضوان احمد مصباحی خادم رضوی دار الافتاء رامگڑھ، مفتی سید خالد انور شمسی قاضی شریعت کولکاتہ، مفتی فہیم الدین مصباحی اجمیری مفتی ہدایت اللہ ضیائی، مفتی عبد الشکور مرکزی قاری فیصل اقبال صدیقی و جملہ ارکان وممبران رضوی دار الافتاء رامگڑھ۔ زیر اہتمام۔

النور ایجوکیشن سینٹر رامگڑھ۔

آپ علوم وفنون کے ایک عظیم شاہکار تھے

مؤرخہ 10 جنوری 2022ء نماز فجر کی ادائگی کے بعد موبائل فون آن کرتے ہی ایک نہایت ہی غم انگیز خبر موصول ہوئی کہ عالم بے نظیر محقق بے مثیل فقیہ عصر استاذ العلماء استاذی سیدی وسندی حضرت علامہ ومولانا مفتی آل مصطفے مصباحی صاحب قبلہ (**جعل اللہ تعالی مثواہ فی الجنۃ**) رات 12 بجکر 30 منٹ پر طویل علالت کے بعد اپنی بساط زندگی کو سمیٹ کر داعی اجل کو لبیک کہہ گئے اور ہزاروں دلوں کو غمزدہ اور آنکھوں کو پرنم کر گئے حضور مفتی صاحب قبلہ علیہ الرحمہ ایک متبحر عالم دین تھے جو بیک وقت علوم جدیدہ وقدیمہ پر یکسر مہارت رکھتے تھے انکے قلم سیال سے ہزاروں فتاوے صادر ہوئے، اور درجنوں معرکۃ الآرا مضامین ومقالات تحریر کر کے عوام وخواص کی علمی واصلاحی ضرورتوں کی تکمیل فرمائی۔

اللہ رب العزت نے انہیں بے پناہ صلاحیتوں سے آراستہ فرمایا تھا خصوصا فقہ وفتاوی میں یدطولی رکھتے تھے جس کی وجہ سے وہ اپنے ہم عصروں پر فائق رہے اور اکابرین امت کی نگاہ میں معتمد ومستند قرار پایا۔

جہاں تک بات ہے انکے درس وتدریس کی تو مفتی صاحب قبلہ اس سلسلے میں امتیازی شان کے حامل تھے سخت ترین کتابوں کی تدریس کے وقت محض ترجمہ خوانی ہی کافی ہوتا تھا تشریح کی ضرورت ہی نہ پڑتی تھی اس کا انہیں بخوبی اندازہ ہوگا جنہوں نے انکے گلشن علم وحکمت سے کبھی خوشہ چینی کی ہوگی، انہیں تمام تر کمالات کو دیکھ کر قلوب واذہان پکار اٹھتے ہیں کہ مفتی آل مصطفے مصباحی کی ذات گرامی علوم وفنون کی ایک عظیم شاہکار تھی جس پہ جتنا رشک کیا جائے کم ہے۔

مفتی صاحب کی موت نے دنیائے علم وادب کو روتا بلکتا چھوڑ دیا ہے ہم مفتی صاحب کے جملہ اہل خانہ کو عموما اور انکی اہلیہ مکرمہ اور اولاد ذکور کو خصوصا تعزیت پیش

کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ انکے جملہ لواحقین ومتعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم ومغفور کی روح پرفتوح پر باران کرم کا نزول فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم

محمد مرشد عالم امجدی قادری

ناظم تعلیمات

دار العلوم نعیمیہ جامع مسجد صاحب گنج چھپرہ بہار انڈیا

❑❑❑

ایک عظیم استاذ ہم سے رخصت ہو گئے

انا للہ و انا الیہ راجعون

موت العالم موت العالم

آج صبح جیسے ہی یہ المناک واندوہ خبر موصول ہوئی کہ اخلاص ومحبت کے حسین سنگم حلم وبردباری کے نیر تاباں علم وحکمت کے بحر بیکراں تدبر وتفکر کے بلند مینار، اخلاق و محبت کے جبل استقامت یعنی فقیہ عصر استاذ الاساتذہ جامع معقولات ومنقولات، ماہر درسیات ودقائق فقہیہ معلم جامعہ امجدیہ نائب خیر البریہ استاذی المکرم حضرت مولانا مفتی آل مصطفی مصباحی اشرفی نور اللہ مرقدہ، ہم جملہ عقیدت مندو تلامذہ کو روتا بلکتا چھوڑ کر ہمیشہ کے لئے اپنے مالک حقیقی سے جاملے۔

موصوف یوں تو بے شمار اوصاف کے حامل تھے، خصوصا شیریں مقالی، خندہ پیشانی، کم گفتاری، ایثار وقربانی جن کی خاص پہچان تھی، موصوف ہم عصر علما میں محبوب العلما کی حیثیت سے تھے۔ ہم جملہ احباب حضرت مفتی صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ والرضوان کے اہل خانہ کے ساتھ غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اللہ پاک حضرت کو جنت الفردوس میں اعلی مقام عطا فرمائے۔

سوگوار۔

محمد ریاض الدین امجدی شراوستی

❑❑❑

موت اس کی ہے کرے زمانہ جس کا افسوس

مکرمی!

شوشل میڈیا کے ذریعے بروز پیر بتاریخ 6.جمادالثانی 1443ھ بمطابق 10. جنوری 2022ء یہ المناک خبر موصول ہوئی کہ مایہ ناز عالم دین فقیہ عصر محقق مسائل شرعیہ استاذ الاساتذہ، حضرت علامہ مفتی آل مصطفیٰ صاحب قبلہ مصباحی، (استاذ جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی) رحمۃ اللہ علیہ اس دار فانی سے دار البقاء کی طرف کوچ کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت رحمۃ للہ علیہ ایک بلند پایہ جید عالم، فقیہ العصر، لاکھوں علماء کے استاذ، درجنوں کتابوں کے مصنف، اور یادگار اسلاف تھے، جنہوں نے اپنی پوری زندگی دین اسلام کے لئے وقف کر دی تھی، ان کا شمار ان بزرگ ترین ہستیوں میں ہوتا ہے جن کی علمی و دینی خدمات سے تاریخ کے بے شمار باب روشن ہیں۔

دار العلوم رضویہ کے اراکین اور اساتذہ، اس المناک حادثہ سے بہت افسردہ اور مغموم ہیں، اللہ عزوجل انہیں غریق رحمت فرمائے شمیم جنت کی راحتیں نصیب فرمائے جملہ لواحقین کو صبر جمیل اور اجر جزیل عطا کرے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

شریک غم

فاروق احمد برکاتی

دار العلوم رضویہ بڑا تلپہ چوک چھپرہ بہار

❑❑❑

بہار کی بہار رخصت ہوگئی

آج پھر بہار کی بہار اپنی رعنائی کے ساتھ رخصت ہوگئی، چمنستان رضا واشرف وملت کے وہ پھول جس نے اپنی مہکار سے ارض ہند کو معطر کیا آج ہمیشہ کے لئے مرجھا گیا، محقق مسائل شرعیہ حضرت علامہ مفتی آل مصطفے مصباحی رحمۃ اللہ علیہ اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔۔۔۔۔

شریک غم!

استاذ الشعراء مولانا شاکر اصغر پورنوی

❑❑❑

آہ ایک اور ستارہ ٹوٹ گیا

اہل سنت والجماعت کے ایک عبقری شخصیت مشہور ومعروف عالم دین فقیہ اسلام خلیفہ مجاز حضور مجدد دوراں شیخ الاسلام علامہ السید محمد مدنی میاں اشرفی الجیلانی کچھوچھہ مقدسہ حضرت علامہ مولینا المفتی محمد آل مصطفی مصباحی اشرفی صاحب قبلہ استاذ الجامعۃ الامجدیہ گھوسی ضلع مؤاتر پردیش اب ہمارے درمیان نہیں رہے ہمیشہ ہمیش کے لئے دار بقاء کو منتقل ہو چکے آپکی رحلت عالم اسلام کی رحلت ہے جو عالم اسلام کے لئے بہت ہی غمناک اور درد سے چور ومخمور ثابت ہوئی۔

باری تعالی آپ کو غریق رحمت فرمائے اور اپنے بے گانے سب کو صبر جمیل کی دولتوں سے مالا مال فرمائے نیز جس طرح رہتی دنیا میں ہر عام خاص آپ کے علمی فیضان کے چشمے سے اپنے آپ کو شرابور کر رہے تھے بعد رحلت بھی اسی طرح آپ کے تربت خاص سے آپکے فیوض وبرکات اپنے آپ کو شرابور کرتے رہے اسطرح آپ کا علمی فیضان دونوں جہاں میں سدا قائم ودائم رہے۔

آمین بجاہ سب المرسلین علیہ الصلوۃ والتسلیم۔

شریک غم

توحید الرحمن آزاد کلیمی نعیمی راج محلی

❑❑❑

ہائے اوموت! تجھے موت ہی آئی ہوتی

ادیب شہیر، محقق بے نظیر، فقیہ منفرد المثال حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی آل مصطفےٰ مصباحی اشرفی غفرلہ اللہ تعالی الباری (ولادت 27/ اکتوبر 1971ء وصال 10/ جنوری 2022ئ۔ شب دوشنبہ مبارکہ)۔ اللہ پاک غریق رحمت فرما کر کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے، تمام خدمات دینیہ کو قبول فرمائے اور نعمائے باغِ فردوس وشمیم ہائے خلد بریں سے صبح قیامت تک شادکام کرے۔ آمین۔

آپ رحمہ اللہ کا سلسلہ تلمذ فقط دو واسطوں (امام علم وفن حضرت علامہ خواجہ مظفرحسین پورنوی قدس اللہ سرہ شاگرد رشید ملک العلما، فاضل بہار حضرت علامہ شاہ مفتی سید ظفرالدین رضوی، صاحب ''صحیح البہاری'' قدس اللہ تعالی سرہ السامی۔ (یا۔ پھر والد ماجد عالم نبیل فاضل جلیل حضرت علامہ شہاب الدین اشرفی تلمیذ ملک العلما..) سے اعلی حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت مجدد اعظم دین وملت الشاہ امام احمد رضا خاں قادری برکاتی بریلوی، علیہ رحمۃ اللہ الباری سے جاملتا ہے۔

آپ ایک متبحر ومتدین عالم دین، کہنہ مشق ادیب، عمدہ خطیب، بالغ نظر مفتی اور فقہی جزئیات پر گہری نظر رکھنے والا ماہر اور بے مثال فقیہ، عالم ربانی، میدان تدریس کے بے تاج بادشاہ، بے شمار مضامین ومقالہ جات اور مختلف عناوین پر مشتمل کئی ایک اہم کتابوں کے مصنف، شگفتہ طرز تحریر اور رواں دواں قلم کے مالک ہونے کے ساتھ ساتھ ہزاروں علما ومفتیان کرام کے مربی واستاذ تھے۔ درس نظامی پر کامل عبور حاصل تھا، یوں تو آپ تمام علوم وفنون پر یکساں قدرت ومہارت اور یدطولی رکھتے تھے لیکن سب سے زیادہ لگاؤ، دل چسپی، شغف یا یوں کہیئے کہ فطری میلان آپ کا فقہ کی طرف تھا، مشیت ایزدی کی طرف سے فقہی مواد آپ کی سرشت میں اس قدر داخل کر دیا گیا تھا کہ آپ کے رگ وریشے میں فقہی باتیں رچی بسی اور سمائی ہوئی تھیں، یہی وجہ ہے کہ پوری علمی دنیا میں اپنی نوخیزی و

نوعمری میں ہی ایک کامل فقیہ اور مستند مفتی کی حیثیت سے مشہور ومعروف ہو گئے تھے اور تب سے لے کر اب تک جب بھی جہاں کہیں بھی آپ کا ذکر جمیل چھڑ جاتا، علمی دنیا عقیدت واحترام سے آپ کے بلند پایہ علمی وفقہی مقام کے آگے نیازمندانہ سر تسلیم خم کر دیتی تھی۔

آپ اخلاق حسنہ کے دھنی، صاحب تقوی وطہارت اور ایسے پیکر شفقت ومحبت تھے کہ آپ سے ملنے والا خواہ وہ اپنا ہو یا بیگانہ متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا، اصاغر نوازا یسے کہ آپ کی اس صفت عالی میں دور دور تک آپ کا کوئی سہیم وشریک نہیں تھا بلکہ آپ کی اس صفت حسنہ کے آگے بڑے بڑے صاحبان جبہ ودستار کوتاہ قد اور بونے نظر آتے تھے، طالبان علوم نبویہ پر مہربان ومشفق ایسے کہ کسی علاقے، صوبے یا دیار سے تعلق رکھنے والا طالب علم ہوتا۔ اگر وہ محنتی ہوتا تو آپ اس کا سچا ساتھی، بہترین خیر خواہ اور مخلص دوست بن جاتے اور مستقبل کی طرف اس کی عمدہ رہ نمائی فرماتے، وقت ضائع کرنے والوں سے نالاں رہتے، خفگی کا اظہار فرماتے اور من جملہ ارشاد فرماتے:

> ''مدرسوں میں اکثریت انہیں طلبا کی ہوتی ہے جو اپنے مقصد سے غافل اور وقت گزاری کرنے والے ہوتے ہیں، وہ مدرسوں اور جامعات میں داخل ہو جانے ہی کو اپنی سب سے بڑی کامیابی تصور کرنے لگتے ہیں،،۔

جس طالب علم کی خوش خطی اچھی ہوتی، اسے اکثر اپنے قریب رکھتے، فتاوی نقل کرواتے، خطوط کے زمانے میں خطوط لکھواتے، درسی اوقات کے علاوہ خارجی اوقات میں اس سے لکھنے اور پڑھنے کا کام لیتے اور اس بہانے اس کی ایسی تربیت فرماتے کہ آگے چل کر اسے ایک اچھے قلم کار کی صف میں شامل ہونے کے لائق بنا دیتے۔ میری اس بات کی تایید ہر وہ طالب علم کرے گا جس نے آپ کی صحبت پائی ہوگی اور فیض یاب ہوا ہوگا، خود مجھ حقیر فقیر سراپا تقصیر کو قلم پکڑنے کا شعور آپ کی بارگاہ سے ملا ہے۔ ورنہ من آنم کہ من دانم۔۔۔

قلمی معرکہ آرائی میں اپنا ثانی اور نظیر نہیں رکھتے تھے، اولاً تو آپ کسی کو چھیڑتے

نہیں تھے اور اگر کوئی آپ کو چھیڑ دیتا تو اسے چھوڑتے بھی نہیں تھے بلکہ جب تک اسے اس کے گھر تک پہنچا نہیں دیتے، دم نہیں لیتے تھے یا یوں کہیے کہ اسے چاروں شانے جب تک چت نہیں فرما دیتے چین سے نہیں بیٹھتے تھے۔

آیئے! ایک نمونہ جو راقم آثم کے ماتھے کی آنکھوں کا مشاہدہ ہے آپ بھی ملاحظہ فرمایئے۔ جس زمانے میں حضرت مولانا فیاض عالم مصباحی صاحب جو غالبا آپ کے بہنوئی ہیں، ضلع بستی، یوپی کے کسی دارالعلوم میں تدریسی فرائض انجام دے رہے تھے اسی زمانے میں اسی علاقے کے آس پاس میں کسی ''صوفی حبیب اللہ صاحب'' کی شان میں کسی نے ایک کلام پڑھ دیا جس کے مطلع کا پہلا مصرع یوں ہے۔

حبیب کبریا صوفی حبیب اللہ صاحب ہیں

جب اہل علم نے سنا، تشویش میں مبتلا ہوئے، مفتیان کرام کی بارگاہوں میں استفتا ہوا، ایک استفتا مع ایک جواب (مفتی کا نام و پتہ صیغہ راز میں رکھا جارہا ہے) آپ کی بارگاہ میں مولانا فیاض صاحب نے بھیجا، جواب میں صوفی حبیب اللہ کو حبیب کبریا کہنا جائز قرار دیا گیا تھا۔ آپ نے سوال و جواب ملاحظہ فرما لینے کے بعد استفتا کے کاغذ پر مختصر سا جواب اپنے قلم حقیقت رقم سے کچھ یوں تحریر فرمایا:

''الجواب:۔ ''حبیبِ کبریا'' کا لفظ سن کر سامع کا ذہنی تبادر حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی طرف ہوتا ہے لھذا یہ لفظ کسی غیر کے لیے بولنا مناسب نہیں،،۔

اپنے دستخط اور مہر سے مزین فرما کر بذریعے ڈاک واپس مولانا موصوف کے پاس روانہ کردیا، آپ کا یہ دوسطری جواب جب مجیب صاحب کے پاس پہنچا، اپنے خلاف جواب دیکھ کر چراغ پا ہوکر آپے سے باہر ہوگئے اور انھوں نے آپ کے خلاف کئی صفحات پر مشتمل جواب الجواب لکھ کر روانہ کیا، جس میں کام کی باتیں کچھ نہیں، بس یاوہ گوئی زیادہ تھی۔ خاص طور سے آپ کے نام ''آل مصطفی'' پر حملہ کیا گیا تھا اور آپ پر بقلم خود مفتی لکھنے کا الزام لگایا گیا تھا۔ جب یہ جواب الجواب آپ تک پہنچا، سرسری نظر فرما کر بہت ہنسے، پھر

ارشاد فرمایا:

''دیکھیے! غلطی تو کسی سے بھی ہوسکتی ہے، اس میں برافروختہ ہونے کی کوئی بات نہیں تھی اور اگر وہ صاحب ہمارے جواب سے مطمئن نہیں تھے تو علمی دلائل کے ذریعے مجھے قائل کرنے کی کوشش کرتے اور علمی استدلال سے میرے جواب کا رد کرتے لیکن ایسا کرنے کے بجائے انھوں نے میری ذات پر اوچھے حملے کیے ہیں اور علمی موشگافیوں کے بجائے بہکی بہکی باتیں کی ہیں، لھذا! مجھے اس کا جواب دلائل و براہین کی روشنی میں لکھنا ہی پڑیگا ورنہ کل کو وہ سمجھ بیٹھیں گے کہ میں نے یاوہ گوئی کرکے بہت بڑا تیر مار لیا اور میدان فتح کرلیا۔

پھر کاغذ قلم لے کر آپ نے اس جواب الجواب کا ایسا محققانہ جواب لکھا کہ جب سامنے والے کے پاس آپ کا وہ جواب پہنچا تو جانے وہ کس بل میں جا گھسے کہ دوبارہ نظر نہیں آئے۔

آپ کے اس محققانہ جواب سے کچھ باتیں حاشیہ ذہن میں اب بھی محفوظ ہیں، قارئین کی دلچسپی اور معلومات میں اضافے کے ارادے سے زیب قرطاس کیے دیتا ہوں۔

آپ کے نام ''آل مصطفی'' پر اعتراض کرتے ہوئے مفتی نے لکھا تھا:

''حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی آل کو آل مصطفی کہا جاتا ہے تو کیا آں جناب حضور کی اولاد سے ہیں؟۔ اگر۔ نہیں اور یقینا نہیں، تو پھر کس منھ سے اپنے آپ کو آل مصطفی کہلاتے ہیں،،۔

الزامی جواب آپ کا کچھ اس طرح سے تھا:

''جناب من! یہی اعتراض سرکار مفتی اعظم ہند علامہ شاہ مصطفی رضا علیہ الرحمہ والرضوان کی ذات بابرکات پر کیجیے، حضور مفتی اعظم ہند کے پیرومرشد حضرت سیدنا شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں مارہروی

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ کو ''آل رحمن'' کے لقب سے ملقب فرمایا
تھا۔ آپ کی منطق کے حساب سے آل رحمن کا معنی رحمن یعنی ''اللہ کی
اولاد'' ہوا۔ معاذ اللہ! جب کہ رب فرماتا ہے ''**لم یلد**'' اس کی کوئی
اولاد نہیں۔

دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے:

قل ان کان للرحمن ولد فانا اول العابدین۔

حبیب! آپ فرمادیجیے اگر رحمن کی اولاد ہوتی تو میں سب سے
پہلے (اس کے لئے) سجدہ کرنے والوں میں ہوتا۔

اللہ پاک اپنی ذات سے اولاد کی نفی فرماتا ہے اور آپ کے بقول حضور مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمہ کے پیرومرشد نے خدا کے لئے اولاد کا اثبات فرمادیا۔ **ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔**

ہے ہمت تو یہاں بھی اپنی منطق چلا کر دکھایئے چشم زدن میں آپ کو اپنی حقیقت کا پتہ چل جائیگا۔ اور پھر تحقیقی جواب رقم کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

،،محترم! لغت میں آل کے کئی معنی ہیں ان میں ایک معنی ''متبعین و
پیروکار'' بھی ہے اور دونوں جگہ یہی معنی مراد ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

''بقلم خود مفتی'' کے جواب میں رقم فرمایا:

''آپ قیامت تک نہیں ثابت کر سکتے کہ میں نے کہیں کبھی خود کو اپنے
قلم سے ''مفتی'' لکھا ہو''۔

نشانِ منزلِ مقصود ہے تری تحریر

جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی، مئو۔ یو پی۔ میں میرا زمانہ طالب علمی 1996ء اور 1997ء اولی، ثانیہ دو سال کا رہا، اس درمیان اساتذہ جامعہ سے خوب خوب استفادہ کا موقع نصیب ہوا سارے ہی اساتذہ نے اپنی بھرپور شفقتوں اور محبتوں سے نوازا بالخصوص حضور مفتی صاحب قبلہ علیہ الرحمہ والرضوان کی عنایتیں اور نوازشیں کچھ زیادہ ہی مجھ پر

رہیں، مجھے آپ کی بافیض صحبت کی برکت سے وہ کچھ ملا جس کا میں تصور بھی نہیں کرسکتا تھا بلکہ میں بلا مبالغہ یہ کہنے میں حق بجانب ہوں اور میرے نزدیک ان دو سالوں کی قدر و قیمت وہی ہے جو ہمارے امام، امام الائمہ، کاشف الغمہ، سراج الامہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک ان کی زندگی کے ان دو سالوں کی قدر و قیمت تھی جو دو سال حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تبارک و تعالیٰ عنہ کی صحبت بابرکت میں گزرے تھے، جس کے تعلق سے ایک موقع پر آپ نے ارشاد فرمایا تھا:

لولا السنتان لھلک النعمان۔

اگر نعمان بن ثابت کی زندگی میں یہ دو سال نہ ہوتے تو ابوحنیفہ ہلاک
ہوجاتا۔

میں بھی اپنے امام کی پیروی میں وہی کہتا ہوں کہ: اگر میری زندگی میں جامعہ امجدیہ کے یہ دو سال نہیں ہوتے تو میں تباہ و برباد ہوجاتا اور یہ عاجز کسی لائق نہیں رہتا۔

**فجزاھم اللہ تعالیٰ کلھم و جزاہ خاصۃ خیر الجزا و احسن
الجزا فی الدین والدنیا والآخرۃ۔ اللھم آمین۔**

حضور مفتی صاحب قبلہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رحمۃ واسعۃ، اپنی حیات مستعار کی فقط 51/ ہی بہاریں دیکھ پائے تھے کہ پیام اجل آپہنچا، حالانکہ ابھی انھیں دین وسنیت کا بہت کام کرنا تھا، اس کے باوجود وہ اتنی جلدی ہم سے روٹھ کر کیوں راہی ملک عدم ہوگئے؟؟؟۔

میرے نزدیک اس سوال کا جواب یہ ہے کہ کما حقہ آپ کی قدر نہیں کی گئی۔ اور قدرت کا یہ نظام ہے کہ جب قابل قدر شئی کی قدر نہیں ہوتی اور اس کی طرف سے بہت زیادہ بے اعتنائی برتی جانے لگتی ہے تو وہ چیز اہل دنیا سے چھین لی جاتی ہے۔

حضور مفتی صاحب قبلہ کا وجود مسعود اہل امجدیہ کے لیے بالخصوص کسی نعمت غیر مترقبہ سے کم نہیں تھا جس سے جان بوجھ کر، قصداً ''صرف نظر'' کیا گیا اور ایک مخصوص صوبے کے ہونے کی وجہ سے آپ کی علمی قابلیت وصلاحیت کو درخور اعتنا نہیں سمجھا گیا۔ اس لئے اہل امجدیہ سے بالخصوص اور اہل سنت و جماعت سے بالعموم یہ نعمت چھین لی گئی اور

ہمیں اس کی رحمتوں اور برکتوں سے محروم کر دیا گیا۔

فافوض امرہ الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد۔

اخیر میں آپ ہی کے درد بھرے کلمات پیش کر کے اپنی بات ختم کرتا ہوں، ارشاد فرماتے ہیں:

"ہماری جماعت میں بہت سے قابل و باصلاحیت علما جن سے دین مبین کا بڑا کام ہوسکتا تھا یا ہوسکتا ہے، لیکن وہ اپنی زندگی میں مار دیے جاتے ہیں، گم نام کر دئے جاتے ہیں، ان کی خاطر خواہ حوصلہ افزائی نہیں ہوتی ہے، ان کی طرف توجہ نہیں کی جاتی ہے، اس لئے دین و ملت کے حوالے سے ان کی خدمات منظر عام پر نہیں آپاتی ہیں اور جب وہ دنیا سے رخصت ہوتے ہیں تو پھر کچھ دیر یا کچھ دن ان کی قابلیت وصلاحیت اور ان کے علم وفن کا نقارہ بجایا جاتا ہے کہ وہ ایسے تھے، ان کے اندر یہ خوبی تھی، یہ ہنر تھا، یہ فن تھا وغیرہ وغیرہ، ہماری جماعت میں کہیں نہ کہیں یہ مرض ہے جس کا علاج نہیں کیا گیا تو آگے چل کر یہ بیماری ہماری جماعت کے جواہر پاروں کو یوں ہی نگلتی چلی جائے گی،،۔

اللہ پاک اس امت مسلمہ کے حال زار پر رحم فرمائے اور وقت رہتے ہوئے نعمتوں اور جواہر پاروں کی کما حقہ قدر کرنے کی توفیق خیر مرحمت فرمائے تاکہ دین وسنیت کا بھلا ہو۔ اور خدا کرے، کسی طرح پُر یہ خلا ہو۔

آمین ثم آمین بجاہ اشرف الاولین والآخرین سیدنا و مولانا محمد وآلہ و اصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔۔ وانا الفقیر الرضوی محمد عبدالمجید محامد رضوی مصباحی غفرلہ ولوالدیہ ولاساتذتیہ ولمحبیہ ۔براہی۔ سرسنڈ ضلع سیتامڑھی۔ بہار۔

12/ جنوری 2022ئ/8/ جمادی الآخرہ 1443ھ شب پنج شنبہ مبارکہ۔

فقیہ عصر مفتی آل مصطفےٰ مصباحی اب نہ رہے

استاذ العلما فقیہ عصر حضرت علامہ مفتی آل مصطفیٰ اشرفی مصباحی علیہ الرحمہ کا رات 12 بج کر 30 منٹ پر انتقال ہوگیا ہے، یہ خبر پڑھنے کے بعد دل ماننے کو تیار نہیں مگر کیا کریں ماننا ہی ہوگا کیوں کہ یہ قانون قدرت ہے جو پیدا ہوا اسے ایک نہ ایک دن جانا ہی ہوگا۔

سورج ہوں روشنی کی رمق چھوڑ جاؤں گا
میں ڈوب بھی گیا تو شفق چھوڑ جاؤں گا

ایسی ہی شخصیت حضرت والا کی تھی، حدیث نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم **العلماء مصابیح الارض** علماء زمین کے چراغ ہیں اور جہاں چراغ ہوتا ہے وہاں روشنی ہوتی ہے، حضور فقیہ اہل سنت استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی محمد آل مصطفیٰ اشرفی مصباحی علیہ الرحمہ مقام شہجنہ بارسوئی کٹیہار بہار کے باشندہ تھے۔ آپ کی ذات یقیناً اہل سنت کے لئے ایک بے مثال چراغ کی حیثیت رکھتی تھی، حضرت مفتی موصوف صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کا وصال دنیائے اہل سنت کو اندھیرے میں لاکر کھڑا کر دیا۔ اور یہ سچ ہے کہ جب چراغ گل ہوتا ہے، تو اندھیرا بسیرا کر لیتا ہے، اور آج کی تاریخ 10 جنوری 2022ء عیسوی بمطابق 6 جمادی الآخر 1443ھ کو فقیہ اہل سنت کی رحلت سے علما وتلامذہ کے لئے دن کے اجالے میں بھی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا چکا ہے۔

جس سے نہ اب بولنے کی طاقت ہے اور نہ کچھ لکھنے کی سکت انگلیوں میں باقی ہے۔ کیوں کہ حدیث پاک میں یہ ہے۔

"موتُ العالِمِ موتُ العالَم"

عالِم کی موت عالَم کی موت ہے۔

مفتی صاحب قبلہ کی وفات سے چاروں طرف رنج وغم، آہ وفغاں کا طوفان

برپا ہے۔ مفتی صاحب قبلہ کے چاہنے والے ہزاروں علماء تلامذہ محبین معتقدین اب اشک بارآنکھوں کے ساتھ یہ پڑھنے پر مجبور ہوگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

آپ مرید وخلیفہ مخدوم المشائخ سرکارکلاں حضور سیدنا مختار اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ سے تھے اور حضور شیخ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ مفتی سید محمد مدنی میاں اشرفی جیلانی سے بھی خلافت حاصل تھی۔ بس اخیر میں بحر الاسرار قطب العرفاء والعشاق عارف باللہ حضرت سیدنا شاہ عبدالعلیم آسی سکندر پوری ثم غازی پوری علیہ الرحمہ کا یہ شعر کہوں۔

آج پھولے نہ سمائیں گے کفن میں آسی
ہے شب گور بھی اس گل سے ملاقات کی رات

بس بارگاہ رب لم یزل میں ملتجی ہوں اللہ پاک بطفیل حبیب پاک صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم فقیہ عصر استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی محمد آل مصطفیٰ اشرفی مصباحی صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کے درجات کو بلند فرمائے اور آپ کے اہل وعیال، لواحقین، محبین علماء تلامذہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

شریک غم
ابوضیاء غلام رسول سعدی کٹیہاری
خلیفہ حضور شیخ الاسلام، خطیب وامام فیضان مدینہ بلگام کرناٹک، انڈیا

❑❑❑

تنظیم فارغین امجدیہ 2010 کے علماء کو ہوا صدمہ

آج بتاریخ 10 / جنوری 2022 بروز پیر نماز فجر کی ادائیگی کے لئے بیدار ہوا موبائل آن کرتے ہی ''رسالہ امجدیہ'' واٹس ایپ گروپ پر ایک ایسے الم ناک ودرد ناک کرب ناک وافسوس ناک تحریر پر نظر پڑی جس نے ذہن ودماغ میں اضطرابی کیفیت پیدا کرنے کے ساتھ بے حد مضمحل اور خلجانی صورت میں بیحد غمناک کردیا۔

کہ'' حضرت علامہ ومولانا مفتی آل مصطفےٰ مصباحی صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) مدرس ومفتی جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی شریف ضلع مؤ اب اس دنیائے فانی میں نہ رہے۔ (اناللہ وانا الیہ راجعون) آپ کی علمی لیاقت کا ایک زمانہ معترف ہے جو کہ اظہر من الشمس ہے۔ خواہ وہ مسند درس وتدریس ہو یا میدان تحقیق۔ رب قدیر وغفیر کی بارگاہ اقدس واکرم میں دستبردار ہوں کی اللہ رب العالمین بتوسل حضور رحمت اللعالمین صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم، اس ساعت درد والم رنج وغم میں علمائے اہل سنت عموما اور فرزندان امجدیہ کو خصوصا صبر جمیل کی دولت بیش بہا سے بہرہ مند فرماتے ہوئے ہمت وحوصلکی دولت لازوال سے نوازے آمین۔

اس لمحہ پرملال میں راقم اپنی ہم جماعت فارغین علما وتنظیم فارغین امجدیہ 2010 کی قیادت میں مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اہل خانہ اعزا واقربا کے ساتھ برابر کا شریک غم رہتے ہوئے تعزیت پیش کرتا ہے۔

اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالی بکرم النبی الامین الاعلی مفتی آل مصطفےٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو داخل بہشت فرماتے ہوئے انکی قبر پر رحمت ورضوان وغفران کا نزول فرمائے۔ بقول دیگر

ابر رحمت انکی مرقد پر گہر باری کرے
حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے

رنجیدگان۔ مولانا محمد آصف جمیل امجدی۔ وتنظیم فارغین امجدیہ 2010ء

مٹنے نہیں دہر سے جن کے نشاں کبھی

مدت کے بعد پیدا ہوتے ہیں کہیں وہ لوگ
مٹنے نہیں دہر سے جن کے نشاں کبھی

شوشل میڈیا کے ذریعے ابھی خبر موصول ہوئی کہ محقق عصر، فقیہ دوراں، حضرت مفتی آل مصطفیٰ مصباحی علیہ الرحمہ والرضوان اس دنیائے فانی کو الوداع کہہ کر اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

یہ جانکاہ خبر سنتے ہی کلیجہ منہ کو آ گیا۔ ابھی دو دن پہلے ہی ادیب شہیر، فاضل جلیل حضرت مفتی حسن منظر قدیری صاحب رحلت فرمائے تھے، یہ درد ابھی تازہ ہی تھا کہ پھر اچانک یہ دردناک خبر آ پہنچی۔

موصوف فقہ وافتا اور درس وتدریس کے عظیم منصب پر فائز تھے۔ کئی بار حضرت کو جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے سیمینار میں سننے اور دیکھنے کا شرف حاصل ہوا۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں ان کی خدمتوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ اور بے حساب مغفرت فرمائے، ان کی اولاد، مریدین، متعلقین، رشتہ دار، تلامذہ سب کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

آمین ثم آمین یا رب العالمین بجاہ النبی الامین علیہ وآلہ

التسلیم

شریک غم:

مفتی رضوان احمد مصباحی

رکن: البرکات ویلفئیر ٹرسٹ سیمانچل

□□□

علمائے اہل سنت میں دوڑی سوگ کی لہر

بڑے عالم دین کا انتقال

(ہماری آواز کی شکریہ کے ساتھ)

گھوسی/مئو: حضرت علامہ مفتی آل مصطفیٰ مصباحی صاحب قبلہ استاذ جامعہ امجدیہ گھوسی طویل علالت کے بعد رات کے تقریباً 12 بجکر 30 منٹ پر ہم اہل سنت والجماعت کو داغ مفارقت دے گئے۔

اطلاع پا کر قلب وجگر نہایت ہی افسردہ اور نڈھال ہو گیا اور آنکھیں نمناک ہو گئیں الغرض پورا جسم تھوڑی دیر کے لئے سکتے میں پڑ گیا، زبان پر کلمہ ترجیع اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن جاری ہوا اور بے ساختہ دل سے دعائیں نکلیں کہ مولی تعالیٰ حضرت مفتی صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کے جملہ سیئاتِ صغائر وکبائر کو درگذر فرما کران کے درجات کو خوب سے خوب تر بلند فرمائے اور انھیں غریق رحمت فرمائے۔ اور اہل سنت والجماعت کو حضرت مفتی صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کا نعم البدل عطا فرمائے۔

ملی جانکاری کے مطابق حضرت مفتی صاحب کی تجہیز وتکفین آپ کے آبائی وطن موضع شھجنہ ضلع کٹیہار صوبہ بہار میں ہوئی، نماز جنازہ مناظر اہل سنت مفتی مطیع الرحمٰن مضطر صاحب قبلہ مدظلہ العالی نے پڑھائی۔

□□□

مفتی آل مصطفے کی رحلت ایک بڑا علمی خلاء پیدا کرگئی

حضرت مفتی آل مصطفی مصباحی رحمہ اللہ اس عہد کے ایک عظیم فقیہ اور متبحر عالم دین تھے، فقیر نے جامعہ امجدیہ رضویہ کے دور تدریس میں انھیں بہت قریب سے دیکھا، مسلسل کام کرنے کے عادی تھے، تدریسی ذمہ داریوں کے ساتھ فتوی نویسی کی مسلسل مصروفیات رہتی تھیں، ان کے پاس ملک کے کونے کونے اور بیرون ہند مختلف ممالک سے سوالات آتے تھے، مقالات کے لیے بھی لوگ آپ سے رابطہ کرتے تھے، اپنی کتابوں پر تقریظ وتقدیم لکھنے بلکہ اصلاح اور نظر ثانی کے لیے علماء ومصنفین آپ کی طرف رجوع کرتے تھے۔

اور آپ کی کوشش ہوتی تھی کہ کسی کو محروم نہ لوٹائیں، آپ کے مقالات گزشتہ 35 سالوں سے ہندو پاک کے جریدوں میں شائع ہوتے رہے ہیں، آپ نے فقہی سیمیناروں میں بھی اپنا مقام بنایا، اور جدید مسائل فقہیہ کی تحقیق وتدقیق تمحیص وتفتیش بحث وتنقیح میں اچھا رول ادا کیا ہے، جدید فقہی مسائل پر آپ کے متعدد مقالے طبع ہو چکے ہیں، اور متعدد تصانیف بھی شائع ہوکر شرف قبول حاصل کر چکی ہیں۔

فتاوی امجدیہ کی تیسری چوتھی جلد پر آپ کے تحشیہ نے آپ کی مقبولیت میں اضافہ کیا اور اصول فقہ کی مشکل ترین کتاب التوضیح پر آپ کے عربی حاشیہ نے آپ کی مقبولیت کو چار چاند لگا دیا، آپ نے ہزاروں شاگرد پیدا کئے اور وافر علمی خدمات سے اپنے متعلقین کو بلکہ تمام اہل سنت کو شاد وآباد کیا۔

آج جب کہ وہ ہمیشہ کے لئے ہم سے رخصت ہو چکے ہیں یہ سانحہ ارتحال دلوں کو زخمی اور آنکھوں کو اشکبار کر رہا ہے، ان کی عمر اتنی نہ تھی کہ ان کی بیماری سے اس حادثہ فاجعہ کا واہمہ ہوتا، مگر رب کی بارگاہ میں ہر ایک کا ایک وقت متعین ہے۔

اللہ تعالی ان کو علمی خدمات کا صلہ عطا فرمائے، برزخ کے تمام مراحل شاد شاد

گزار دے اور بروز حشر انھیں سعادتمندوں میں شامل فرمائے، اور ان کے تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

فقیر فیضان المصطفی قادری غفرلہ

❑❑❑

ایک ستارہ اور ٹوٹا

آج صبح صبح جب واٹس ایپ کھولا تو یہ اندوہناک خبر پڑھنے کو ملی کہ محققِ بے نظیر عالم نبیل فاضل جلیل مصنف تصانیف کثیرہ معتمد حضور محدث کبیر استاذ الاساتذہ استاذ جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی ورکن مجلس شرعی اشرفیہ مبارکپور حضرت العلام مفتی آل مصطفیٰ صاحب مصباحی علیہ الرحمۃ والرضوان کٹیہاری کا وصالِ پرملال ہوگیا ہے۔ ''انا للہ و انآ الیہ رٰجعون،،

حضرت علیہ الرحمہ کا انتقال اہل سنت و جماعت کے لئے عظیم خسارہ ہے جس کی تلافی بظاہر مشکل نظر آتی ہے۔

اللہ عزوجل! بطفیل حضور پُرنور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم، مفتی صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کی بے حساب وکتاب مغفرت فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلی مقام عطا فرمائے اور ہم اہل سنت و جماعت کو حضرت کا نعم البدل عطا فرمائے، اہل خانہ کو صبر جمیل واجر جزیل عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

شریکِ غم:

ابوحامد محمد شریف الحق رضوی ارشدی مدنی کٹیہاری امام وخطیب نوری رضوی جامع مسجد وخادم دار العلوم نوریہ رسول گنج عرف کوئلی ضلع سیتامڑھی بہار الھند بانی ششماہی رسالہ تحفظ ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم، کٹیہار

❑❑❑

مفتی آل مصطفےٰ بھی سفر آخرت پر ہوئے روانہ

آج بتاریخ 10 جنوری 2022 بروز پیر بذریعہ وہٹس ایپ یہ غمناک خبر ملی کہ جماعت اہلسنت کے معروف عالم دین فقیہ العصر ماہر علم فن طیبہ العلماء جامعہ رضویہ امجدیہ گھوسی کے استاذ حضرت علامہ مفتی آل مصطفے مصباحی علیہ الرحمہ کا وصال ہوگیا (اناللہ و انا الیہ راجعون)

ابھی حضرت علامہ مفتی حسن منظر قدیری علیہ الرحمہ کی جدائی کا غم دور نہیں ہوا کہ حضرت علامہ مفتی آل مصطفے علیہ الرحمہ بھی آخرت کے سفر پر روانہ ہوگئے اللہ تبارک وتعالی اپنے حبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے صدقے و طفیل حضرت کی دینی مذہبی مسلکی خدمات کو قبول فرمائے انکے درجات کو بلند فرمائے اور اہل خانہ کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔

آمین ثم آمین یارب العلمین

بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

شریک غم.

محمد شمشاد احمد رضوی

(بانی وصدر)

انجمن پیغام اعلیحضرت ایجوکیشنل ٹرسٹ گورے گاؤں ویسٹ ممبئی

❑❑❑

ایک دردناک سانحہ

حسب معمول نماز فجر کے بعد گھر پہنچا تو سوشل میڈیا کے ذریعے یہ دردناک خبر موصول ہوئی یقین نہ آیا آخر کار تحقیق کرنے پر خبر سچ ثابت ہوئی کہ فقیہ عصر استاذ گرامی وقار مفتی آل مصطفے صاحب قبلہ مصباحی استاذ طیبۃ العلماء جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی، ضلع مئو یوپی اس دارفانی میں نہ رہے۔ اناللہ وانا الیہ رجعون۔

مفتی صاحب قبلہ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے باکمال مدرس، کہنہ مشق مفتی، بے مثال ادیب، سب سے بڑھ کر ایک مشفق استاذ تھے ان کے پڑھانے کا انداز بہت خوبصورت تھا ایسا لگتا کہ حضرت پڑھاتے جاے اور ہم پڑھتے جاے۔

حضرت کی رحلت یقیناً اہل سنت کے لیے عظیم خسارہ ہے اللہ ہمیں اسکا نعم البدل عطا فرمائے حضرت کے درجات کو بلند فرماے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ والہ وسلم

شریک غم:

اللہ بخش امجدی

خطیب وامام زم زم، جالنہ

□□□

جہان تدریس کے بے تاج بادشاہ

آہ میرے مشفق ومہربان استاذ الکریم فقیہ بے بدل فقیہ اہل سنت استاذ الاساتذہ محقق عصر علامہ مفتی آل مصطفی صاحب مصباحی علیہ الرحمہ آج اس دارفانی سے دار جاودانی میں رخصت فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مولائے کریم حضرت کے قبر پر غفران ورحمت کی بے حساب و بے شمار بارش فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے آپ بیشمار خوبیوں کے مالک تھے جہاں درس وتدریس کے بے تاج بادشاہ تھے وہیں تحریر وتقریر فقہ وافتا میں یدطولیٰ حاصل تھا آج ان کی رحلت سے جہان سنیت میں عظیم خلا برپا ہوگیا۔

عرش پر دھومیں مچیں وہ مومن صالح ملا
فرش پر ماتم بچھے وہ طیب وطاہر گیا

اسیر غم:

محمد قمر الدین رضوی

خادم الدرس

مدرسہ غوثیہ فیض العلوم بڑھیا سدھارتھ نگر

□□□

آہ! مفتی آل مصطفےٰ مصباحی بھی نہ رہے

-------موت العالم موت العالم-------

یوں تو دنیا میں ہر کوئی آیا ہی اس لئے ہے کہ وہ اپنی مقررہ مدت کو پورا کر کے دار آخرت کی جانب کوچ کر جائے گا۔لیکن جانے والے کی حیثیت ولیاقت اور فضل ومراتب کو دیکھ کر انسان دکھ و درد کا احساس کرتا ہے جانے والا جیسی حیثیت کا حامل ہوگا اس کے غم میں ویسے ہی انسان نڈھال ہوگا،اس تناظر میں محقق دوراں،فقیہ عصر،استاذ العلماء حضرت مفتی آل مصطفی مصباحی صاحب قبلہ کٹیہار بہار استاد و مفتی جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی یوپی کی ذات کو دیکھا جائے تو زبان برجستہ پکارے گی اس بندے کے اندر ہر وہ خوبی موجود تھی جس کے جانے پر رنج و غم ہوتا ہے۔ابھی تین دن قبل جمعہ کو خلیفہ مفتی اعظم ہند عالم کبیر حضرت مفتی حسن منظر قدیری صاحب علیہ الرحمہ کے چلے جانے سے پوری دنیائے سنیت نڈھال تھی ہی کہ آج اچانک یہ خبر موصول ہوئی کہ اسی علاقے کی ایک اور باعلم شخصیت فقیہ عصر مفتی آل مصطفی مصباحی بھی نہ رہے خبر دیکھتے ہی سکتہ میں پڑ گیا اور زبان سے کلمہ استرجع نکلا دل بڑا غمگین ہوا کہ اہل سنت کا ایک عظیم محقق و مشفق مدرس ہمارے درمیان سے چلا گیا۔خیر مرضی مولی از ہمہ اولی۔

جانے والے میں بے شمار خوبیاں تھی سنجیدہ مزاج،نیک طینت،علم وعمل کا سنگم، اخلاق وکردار کا پیکر،میدانِ تحقیق وتدقیق کا کوہ ہمالہ،اکابر شناس،اصاغر نواز سب تھے مفتی آل مصطفی صاحب،ان کی رحلت سے اہل سنت کا عظیم خسارہ ہوا جس کی تلافی دور دور تک نظر نہیں آرہی ہے۔

اللہ کریم مفتی صاحب کو غریق رحمت کرے اور بشری تقاضے کے مطابق جو غلطیاں ہوگئی ہوں ان کو معاف کرے نیز ان کے پسماندگان کو صبر وتحمل عطا کرے۔اور ان کے جملہ تلامذہ ولواحقین و متعلقین کو صبر جمیل دے۔

میں اپنی اور جماعت رضائے مصطفی شاخ سیتامڑھی کی جانب سے ان کے صاحبزادگان اور لواحقین کو تعزیت پیش کرتا ہوں۔اس دکھ کی گھڑی میں ان کے برابر کا شریک ہوں۔

ابر رحمت ان کی مرقد پر گہر باری کرے
حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے

شریک غم:
محمد فیضان رضا علیمی
مدیر اعلی سہ ماہی پیام بصیرت سیتامڑھی
نائب صدر جماعت رضائے مصطفی شاخ سیتامڑھی بہار
مقیم حال: رائے پور چھتیس گڑھ مورخہ 10۔جنوری 2022ء بروز پیر

❑❑❑

آل کرناٹک سنی علماء بورڈ سوگوار

موت العالم موت العالم

یہ خبر نہایت رنج وغم کے ساتھ سننے اور پڑھنے کو ملی کہ دنیائے سنیت کے عظیم دینی ومذہبی اسکالر اور کہنہ مشق مدرس ومفتی اور جامعہ امجدیہ گھوسی کے مایہ ناز استاذ حضرت علامہ آل مصطفی مصباحی صاحب کا رات بارہ بجے انتقال پر ملال ہوگیا۔اناللہ وانا الیہ رجعون

ابر رحمت ان کی مرقد پر گہر باری کرے
حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے

یوں تو اس دار فانی سے ایک نہ ایک دن سب کو جانا ہے مگر کچھ شخصیتیں ایسی ہوتی ہیں جن کے رخصت ہو جانے کے بعد افسوس وقلق ہوتا ہے کیونکہ ان کے کارنامے لوگوں کے قلوب واذھان پر نقش کالحجر کی طرح ثبت ہو جاتے ہیں بلا شبہ مفتی ال مصطفی صاحب بھی ایسی شخصیت کے حامل تھے ان کے دینی مذہبی ملی کارناموں کی وجہ سے دنیا انہیں بھی یاد رکھے گی اللہ تعالی ان کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عنایت کرے اور ان کی خدمات دینیہ کو قبول فرما کر اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے سرفراز فرمائے۔

آل کرناٹک سنی علماء بورڈ موصوف کی رحلت سے غمگسار ہے اور اسکے ارکان بھی، ہم ان کی مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور تمام علماء اہل سنت سے اپیل وگزارش بھی، مولی ان کے بہی خواہ وپسماندگان کو صبر کی دولت سے ہمکنار کرے۔آمین بحق طہ ویسین ۔

شریک غم
محمد شریف الرحمن رضوی
مہتمم جامعہ رضویہ ضیاء القران ھیگڈے نگر بنگلورو
جنزل سکریٹری ال کرناٹک سنی علماء بورڈ رجسٹرڈ

❑❑❑

مفتی آل مصطفےٰ مصباحی اور فروغ رضویات

اناللہ وانا الیہ راجعون ۔۔۔۔!!!

بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رت ہی بدل گئی
اک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

آہ ۔۔۔۔افسوس صد افسوس !!!یہ خبر جاں کاہ پوری دنیاے سنیت کے لئے باعث غم واندوہ ہے۔مفتی صاحب علیہ الرحمہ عالم اسلام خصوصا مسلمانانِ ہند کے لئے علوم اسلامیہ کے ایک انمول ونایاب گنجینہ اسلاف میں سے تھے۔اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ مفتی صاحب رحمہ اللہ تعالی کے درجات کو بلند کرے اور اپنے جوارِ رحمت میں مقامِ علو پر فائز کرے اور ان کے جملہ اہل خانہ، اعزہ واقربا اور پس ماندگان ولواحقین کو صبر جمیل اور دلی سکون سے نوازے آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مفتی صاحب – رحمۃ اللہ علیہ – بڑے کام کے آدمی تھے۔ہم جیسے چھوٹوں پر بھی بے پناہ شفقت فرماتے۔

''فروغ رضویات میں فرزندانِ اشرفیہ کی خدمات'' نامی کتاب منظر عام پر آ رہی تھی ،تو حضرت نے بڑی حوصلہ افزائی کی ،ساتھ ہی دیگر مصباحی برادران کی طرح آپ نے بھی دست تعاون دراز کیا تھا۔

اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب قبلہ کی خدماتِ جلیلہ کو قبول فرمائے ،اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

شریک غم:
محمد ابو ہریرہ رضوی مصباحی
(رام گڑھ-جھارکھنڈ)/10 جنوری 2022ء

❑❑❑

عظیم ستارہ جس پر فقہ وافتا کو ناز تھا

موتُ العالِم موتُ العالَم

آہ جماعت اہل سنت کا عظیم ستارہ جس پر فقہ وافتا تحقیق کو ناز تھا جو اپنے وقت کا نہ صرف ایک عالم تھا بلکہ پورا عالَم تھا جس کے چہرے سے سادگی اور انکساری تا حیات جنم لیتی رہی اور درس وتدریس کے میدان میں شہنشاہ اکبر اور عمل کے میدان میں عکس امام غزالی اور فتوی نویسی کے میدان میں مخدوم سمناں کا فیض یافتہ عالم ربانی معلوم ہوتا تھا۔

فقیہ العصر والدھر محقق المسائل و راقم الفتاوی ومصنف الفتاوی استاذ العلماء و الفقہاء حضرت العلام المولانا المفتی المحقق محمد آل مصطفیٰ مصباحی رحمہ اللہ علیہ (مفتی جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی) کا وصال ہوگیا اللہ جنت الفردوس میں اعلی مقام عطا فرمائے۔

سوگوار:

وسیم نفیسی

❑❑❑

فردوس بریں کا مہمان

انا للہ وانا الیہ رجعون____________

مولی تعالیٰ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے طفیل حضرت مفتی آل مصطفی رحمۃ اللہ علیہ کی بے حساب بے شمار مغفرت فرمائے اور آپ کی تمام خدمات دین کو قبول فرمائے فردوس بریں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے لواحقین محبین و جملہ پسماندگان کو صبر جمیل اس پر اجر جزیل عطا فرمائے اہلسنّت کو حضرت کا نعم البدل عطا فرمائے۔

آمین یارب العالمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم

شریک غم:

محمد عمر رضا حشمتی لاتور

مقیم حال کیج شریف ضلع بیڑ

❑❑❑

فرش سے ماتم اٹھا وہ طیب وطاہر گیا

عرش پر دھومیں ہیں وہ مؤمن صالح ملا
فرش سے ماتم اٹھا وہ طیب وطاہر گیا

10 جنوری شب دوشنبہ تقریبا 12:30 منٹ پر فقہ افتاء میں ایک عظیم کارنامہ انجام دینے والے نئے نت مسائل کی پیچیدگیوں کی عقدہ کشائی کرنے والے درس وتدریس میں نا قابل فراموش خدمات انجام دینے والے زینت مسند افتاء نیر بزم درس وتدریس مخزان علم وادب پیکر جود وسخا حضرت العلام الشاہ مفتی آل مصطفی مصباحی استاذ طلبۃ العلماء الجامعۃ الامجدیہ نے داعی اجل کو لبیک کہا۔اناللہ وانا الیہ راجعون

حضرت مفتی صاحب قبلہ نے درس وتدریس میں وہ کارنامہ انجام دیا ہے جس کی کوئی مثال نہیں ہندو بیرون ہند میں آپ کے بے شمار شاگرد خدمت دین میں مصروف ہیں، ملک کے گوشے گوشے میں فقہی سیمنار میں شرکت فرما کر نئے مسائل کی ایسی عقدہ کشائی کی ہے جس کی کوئی نذیر نہیں۔

جماعت اہل سنت کے لئے مفتی صاحب قبلہ کی رحلت ایک عظیم خسارہ ہے مستقبل قریب میں مفتی صاحب قبلہ کا خلا پر ہونا ممکن نظر نہیں آتا ہے۔

اللہ تعالی مفتی صاحب قبلہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عنایت فرمائے اور جماعت اہلسنت کو حضرت کا بدل عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین بجاہ سید الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ وصحبہ

اجمعین

من جانب:
منتظمین مسائل شرعیہ دارالافتاء

❑❑❑

آہ! اہل سنت کا عظیم فقیہ رخصت ہوا

آج بعد نماز فجر تسلسل کے ساتھ انتہائی المناک اور روح فرسا خبر موصول ہوئی کہ اہل سنت وجماعت کے انتہائی مستند اور مایہ ناز فقیہ حضرت علامہ مفتی آل مصطفی صاحب قبلہ مصباحی علیہ الرحمہ اب اس دار فانی میں نہ رہے، خبر پڑھ کر ہمارے تمام رفقاے درس حد درجہ رنج والم میں پڑ گئے۔ کیوں کہ حضرت سے ہمارا تعلق یہیں تک نہیں تھا کہ آپ ہماری جماعت کے عظیم مفتی تھے بلکہ آپ کی ذات سے ہمیں گزشتہ سال شرف تلمذ بھی حاصل ہوا تھا۔

2021ء میں تربیت افتا کے سال اول کے اختتام پر مرکزی ادارہ شرعیہ کی جانب سے بحیثیت ممتحن سالانہ امتحان آپ کو مدعو کیا گیا تھا، آپ نے تربیت افتا کے جملہ طلبہ کا تحریری اور تقریری امتحان لیا، اس سے قبل ہم نے حضرت کی ژرف نگاہی، وسعت مطالعہ اور قوت استحضار کے بارے میں فقط سنا تھا لیکن جب آپ کے پاس الاشباہ والنظائر کا امتحان دیا تو بچشم خود اس حقیقت سے محظوظ ہوئے۔

حضرت نے 35/منٹ کے اس مختصر سے وقفے میں فقط امتحان ہی نہیں لیا تھا بلکہ انہوں نے فقہی جزئیات کے ان رموز واسرار اور دقائق تک رہنمائی فرمائی تھی جن تک ہم اپنے ذاتی مطالعہ سے نہیں پہنچے تھے۔ حضرت نے فن فقہ وافتا کی عظمت واہمیت پر اور اس کی ہمہ گیر افادیت پر ایسی جامع گفتگو فرمائی کہ آج تک وہ جملے دلوں میں موجزن ہیں، حضرت نے فرمایا تھا کہ

"فتوی نویسی میں جرات اندازی سے ہمیشہ گریز کریں اور خالصاً لوجہ اللہ تعالی احکام شرع بیان فرمائیں"۔

آج بظاہر حضرت نگاہوں سے اوجھل ہو گئے ہیں لیکن ان کی شخصیت ہمارے دلوں میں ایک عدیم المثال مفتی کی حیثیت سے ہمیشہ زندہ رہے گی۔ اللہ رب العزت آپ

کے علمی اور فقہی فیوض وبرکات سے ہمیں تاحیات مستفیض فرمائیں۔آمین

شرکاءغم:

محمد احسان رضا ہاشمی مصباحی، محمد تفسیر القادری جامعی، محمد معراج احمد مصباحی، غلام مصطفی مصباحی، محمد رفیع اللہ قادری، محمد بدر عالم فیضی، محمد منظر رضا مصباحی، محمد فیروز احمد مصباحی، محمد حنظلہ اشرف مصباحی، محمد عمران عالم مصباحی، محمد نوشاد عالم امجدی، محمد غلام ربانی رضوی، محمد سرفراز احمد امجدی، محمد شمیر الدین مرکزی، محمد نور الاسلام مرکزی، محمد سرفراز اختر رضوی۔

زیر تربیت افتا مرکزی ادارہ شرعیہ پٹنہ بہار۔

6/ جمادی الآخرہ 1443 مطابق 10/ جنوری 2022

❑❑❑

اہل سنت کو عظیم صدمہ

بعد نماز فجر مطالعہ کے لئے بیٹھ گیا، ساڑھے آٹھ بجے درسگاہ پہنچا، طحاوی شریف کا درس دیا، حاضری کے بعد کسی طالب علم نے بتایا کہ ساڑھے بارہ بجے رات مفتی آل مصطفی صاحب کا انتقالِ ہوگیا ہے- انا للہ و انا الیہ راجعون - دوسری گھنٹیوں کا درس موقوف کیا اور اساتذہ وموجود طلبہ کو لیکر مسجد اعلی حضرت اشرفی، میں قرآن خوانی وفاتحہ خوانی کا اہتمام کیا۔

مفتی آل مصطفی رحمہ اللہ عزوجل سے دور طالب علمی ہی سے جان پہچان تھی وہ الجامعۃ الاشرفیہ میں زیر تعلیم تھے اور یہ حقیر جامع اشرف میں، ان کے والد محترم مولانا شہاب الدین اشرفی علیہ الرحمہ حضور سرکارکلاں علیہ الرحمہ کے خاص مریدین ومقربین میں سے تھے اور ہر سال پابندی کے ساتھ عرس مخدومی میں شرکت فرماتے تھے، عرس مخدومی کے موقع پر مفتی صاحب علیہ الرحمہ سے ملاقات ہوتی رہتی تھی، آپ دور طالب علمی ہی سے نہایت خلیق وملنسار، خوش مزاج صوفی طبیعت ہونے کے ساتھ ساتھ ذہین وفہیم تھے۔

آج ہم ایک عظیم الشان فقیہ، عالم باعمل سے محروم ہوگئے۔اللہ عزوجل ان کو غریق رحمت فرمائے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر استقامت کی توفیق دے۔

شریک غم

علامہ مولانا محمد عبدالخالق اشرفی راج محلی

❑❑❑

وصال پرملال مفتی آل مصطفےٰ مصباحی

آج مورخہ 10/ جنوری 2022ء بروز پیر بمطابق 6/ جمادی الآخر 1443ھ یہ افسوس ناک خبر ملی کہ حضرت مفتی آل مصطفی صاحب مصباحی قدس سرہ وصال فرما گئے۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت موصوف نے پوری زندگی اپنے آپ کو دینی علوم کی اشاعت اور معاشرے کی اصلاح میں مصروف رکھا اور وہ حقیقی معنوں میں محقق مسائل مطہرہ وماہر درسیات تھے آپ دور حاضر کے آفاقی سوچ کے منفرد المثال عالم دین اور ایک معتبر ومستند شخصیت کے مالک تھے۔موجودہ دور قحط الرجال کا دور ہے،جس میں اللہ کے نیک بندے اور امت کی فکر کرنے والے خاصان خدا کی قلت ہے ایسے میں حضرت موصوف کی رحلت نے حلقہ مخصوص بالخصوص دنیائے اہل سنت میں خلا پیدا کر دیا ہے جس کا پر ہونا مشکل نظر آتا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالی حضرت موصوف کے ذریعہ دین وسنیت کی راہ میں کی گئی ہر چھوٹی بڑی خدمات کو قبول فرمائے اور ان کے پسماندگان،متوسلین،متعلقین تمام تلامذہ کو صبر جمیل کی توفیت عطا فرمائے اور اہل سنت کو بدل عطا فرمائے۔

شریک غم

مولانا حافظ محمد مناظر حسین رضوی

[ادارہ حجۃ اسلام نیٹ ورک]

بروز پیر،مورخہ 6/1443

جمادی الآخر 1443ھ۔

10/ جنوری 2022ء

❑❑❑

آہ مفتی آل مصطفےٰ مصباحی نہ رہے

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جامعہ امجدیہ گھوسی میں دوران تعلیم افتا جن اساتذہ سے زیادہ متاثر ہوا،ان میں ایک نمایاں نام استاد گرامی مفتی آل مصطفی مصباحی (جنھیں اتنی جلدی رحمہ اللہ لکھنا پڑ رہا ہے) کا بھی ہے۔آپ نہایت خلیق،ذی علم،اپنے شاگردوں میں اڑان کا جوش بھرنے والے شفیق استاذ تھے۔

آپ ,مجھے نہ صرف درس گاہ میں تعلیم وتربیت افتا سے آراستہ کرتے،بلکہ اکثر اپنے قیام گاہ پر بلاتے،فتوی املا کراتے،مضامین کی ترتیب دلواتے،ہندوستان میں رائج عمومی طرز افتا کا تحقیقی منہج بتاتے،فتاوی نویسی میں کن پہلوؤں پر خاص توجہ دینی ہوتی ہے،اس پر توجہ دلاتے۔

اس طرح سے دوسالہ افتا کورس کے دوران بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا۔جزاہ اللہ احسن الجزا۔لیکن،ابھی جب موبائل کھولا تو مفتی صاحب کی داغ مفارقت کا پوسٹ نظر سے گزرا،بہت افسوس ہوا،مگر، **کل شیء ھالک الا وجھه۔**

اللہ ان کے پس ماندگان کو صبر جمیل دے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلی مقام۔

شریک غم:

آفتاب رشک مصباحی دارا پٹی مظفر پور بہار

10/ جنوری 2022ء

❑❑❑

نہ بھولے گی کبھی دنیا تیرے کردار کی خوشبو

فقیہ عصر آل مصطفی اے بحر علم و فن
چمکتا ہے تفقہ سے تیرے کردار کا درپن
نہ بھولے گی کبھی دنیا تیرے کردار کی خوشبو
رہے گا تازہ و شاداب تیری یاد کا گلشن

آج بعد نماز فجر جب نیٹ آن کیا تو ایک دکھ بھری خبر پڑھ کر دل افسردہ ہوگیا پہلے تو مجھے اس کا یقین ہی نہیں ہوا پھر چند معتبر اشخاص سے اس کی تصدیق ہوگئی اور وہ روح فرساں خبر یہ تھی کہ محقق عصر حضرت علامہ مفتی آل مصطفی اشرفی مصباحی علیہ الرحمہ ہمیں داغ مفارقت دے گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون!

مخدوم اشرف مشن (پنڈوہ شریف مالدہ بنگال) میں دوران طالب علمی اپنے بعض کٹیہار کے ساتھیوں سے محقق عصر علیہ الرحمہ کے حوالے ان کے علمی فضائل ومناقب بار ہا سننے کو ملتا رہتا تھا اور ان کی چند تحریر پڑھنے کے بعد سے دل مشتاق زیارت تھا، جب ایک مرتبہ حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ کی پنڈوہ شریف بغرض زیارت درگاہ شریف تشریف آوری ہوئی، اس دوران آپ مخدوم اشرف مشن بھی تشریف لائے، مخدوم اشرف مشن میں ہمارے اساتذہ کرام کے مابین آپ جلوہ گر تھے، علمی وفقہی بحث جاری تھی اتفاق سے اس وقت مجھے ہی خدمت گزاری کا موقع ملا تھا یہی وہ مبارک ومسعود وقت تھا جب محقق عصر حضرت مفتی آل مصطفی اشرفی مصباحی نوراللہ مرقدہ کی پہلی زیارت کا شرف مجھے حاصل ہوا، حضرت محقق عصر علیہ الرحمہ اپنی مثال آپ تھے علوم عقلیہ ونقلیہ کے جامع، فقہی جزیات کا خزانہ اور نور نظر سادات کچھوچھہ تھے، بیک وقت آپ ماہر مفتی، بہترین محقق، عظیم مفکر، لاجواب مدرس، بے مثال مربی اور کثیر کتب کے مصنف تھے، حضرت محقق عصر علیہ الرحمہ کی رحلت یقیناً مسلک وملت کے لیے عظیم خسارہ کا سبب ہے اور ان کے

جانے سے علمی دنیا میں ایک سناٹا برپا ہوگیا ہے۔

رب العالمین محقق عصر حضرت مفتی آل مصطفی اشرفی مصباحی نوراللہ مرقدہ کی بے حساب مغفرت فرمائے قبر میں دیدار مصطفیٰ حشر میں شفاعت مصطفی نصیب فرمائے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

. آمین یارب العالمین

سوگوار:

دانش رضا اشرفی علائی

تخصص فی الفقہ (سال اول) مرکزی ادارہ شرعیہ پٹنہ بہار

بروز پیر، 7/ جمادی الثانیہ/ 10/1443 جنوری 2022

❑❑❑

علمی وقار کی گونج برطانیہ میں

آہ۔حضرت علامہ مفتی آل مصطفی مصباحی علیہ الرحمہ آپ کے علمی وقار کی گونج برطانیہ تک سننے میں آتی تھی لیکن آپ کی بیماری کی خبر دولت مشائخ کے کان تک نہیں پہنچ سکی۔

مفتی آل مصطفی مصباحی علیہ الرحمہ کے وصال پر ملال پر اظہار افسوس ہونٹوں سے ہو رہا ہے لیکن ان کی بیماری میں کوئی دولتمند پیرنوٹوں سے مدد کرنا گوارا نہیں کیا۔

سوگوار

مولانا معزالدین اشرفی حیدرآباد

❑❑❑

کیا خبر تھی موت کا یہ حادثہ ہو جائے گا

موت العالم موت العالم

آہ صد آہ کسے خبر تھی کہ چند سال پہلے بھیونڈی میں فقہی سیمینار میں اپنے ہم سبق ہم نوالہ وہم پیالہ محقق مسائل عصریہ رفیق دیرینہ عمدۃ العلماء مفتی آل مصطفی علیہ الرحمۃ والرضوان سے یہ ملاقات آخری ملاقات ہوگی جہاں آپ کے علاوہ دیگر ہم سبق بالخصوص رفیق گرامی حضرت علامہ مولانا مفتی انور نظامی مصباحی ومولانا مفتی صدرالوری مصباحی صاحبان بھی جلوہ افروز تھے یکدم زمانہ اشرفیہ کے گزرے ہوئے ماہ وسال ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ نظروں کے سامنے ہیں اسی سیمینار میں بزرگی کے آثار بھی مولانا موصوف کے چہرے سے عیاں تھے آج یہ خبر جاں کاہ موصول ہوئی کہ موصوف داعی اجل کو لبیک کہا اور دار فانی سے دار بقا کوچ کر گئے۔اناللہ وانااللہ راجعون۔

کیا خبر تھی موت کا یہ حادثہ ہو جائے گا

اس زمین کی پیٹھ پر اک آسمان سو جائے گا

اللہ ربّ العزت اپنے محبوب کے طفیل کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل واجر جزیل عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین بجاہ سیدالانبیاء والمرسلین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

شریک غم

محمد منظور عالم مصباحی رفاقتی حال مقیم ممبرا تھانہ

❑❑❑

مفتی آل مصطفےٰ نابغہ روزگار مفتی وفقیہ

حضرت مفتی صاحب موصوف کے انتقال پر ملال سے دنیائے سنیت میں زبردست خلا واقع ہوا، ہے ان کے وصال سے نہ صرف پس ماندگان بلکہ ایک عالم سوگوار ہے۔موصوف اپنے وقت کے زبردست فقیہ اور نکتہ سنج مفتی تھے۔ چند فقہی سیمیناروں میں ناچیز ان کے ساتھ شریک رہا،کسی بھی فقہی مسئلہ میں ان کی زرف نگاہی اور مقالات کی جامعیت سے اس نتیجے پر پہنچا کہ موصوف جہاں درسیات میں شناور تھے وہیں فقہ وافتاء مین یدطولی رکھتے تھے، وہ اپنے تبحّرِ علمی کے سبب اپنے اساتذہ کرام کے محبوبِ نظر تھے، بلکہ موجودہ سارے اکابر علماء کے منظورِ نظر تھے، ان کی ذات معتمد علیہ تھی، وہ مرجع فتاوٰی تھے، مرجع خواص وعوام تھے، ان کے جانے سے جہاں جامعہ امجدیہ رضویہ اور فقہی سیمینار کا علمی خسارہ ہوا ہے۔وہیں عمومی طور پر دنیائے علم وفن کا بھی نقصان ہوا ہے۔

باری تعالی مرحوم کی مغفرت فرما کر جنّت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

اوران کے جملہ پس ماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔آمین

شریکِ غم

محمد عابد حسین قادری

نوری مصباحی (مدرسہ فیض العلوم،جمشید پور جھارکھنڈ)

6 جمادی الاخری 1443ھ،10 جنوری 2022

□□□

ماہر علم وفن استاذ زمن

رئیس العلماء افضل الفقہاء محقق العصر ماہر علم وفن استاذ زمن حضرت علامہ مفتی آل مصطفی مصباحی استاذ ومفتی جامعہ امجدیہ گھوسی رحلت فرما گئے۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔

آپ نے علم وفن کی کامیاب درسگاہ سجائی۔تصنیف وتالیف میں بھی معاصرین میں ممتاز رہے۔تحقیقی مزاج کے حامل تھے جو لکھا لاجواب لکھا آپ ہی نے صدرالشریعہ کی حیات پر پہلی سوانح لکھی، آپ کے فتاوی اور مقالے داد تحسین پاتے تھے، راقم سے دوستانہ مراسم رہے، وہ اپنے مقالات شائع کرانا چاہتے تھے چند ماہ قبل مجھ سے بات کی کہ شرعی کونسل بریلی شریف کیلئے جو مقالے لکھے وہ دستیاب کروادیں، علم وفن کی زلفیں سنوارنے والے آج ہی کی شب یعنی 10/ جنوری شب پیر بوقت 12 بجکر 30 منٹ پر ہمیشہ کیلئے جنت کی راہ لے چکے۔

محب گرامی مولانا عسجد رضا مصباحی پورنوی کی اطلاع کے مطابق نماز جنازہ آج ہی تین بجے دن میں ان کے آبائی وطن شجنہ کٹیہار میں ادا کی جائے گی اور وہیں تجہیز وتکفین بھی ہوگی۔۔۔۔۔۔۔

یااللہ یاغفار وستار مفتی صاحب کی بے حساب مغفرت فرما اور ان کی خدمات دینیہ کو قبول فرما کر انہیں بہترین صلہ عطا فرما۔جامعہ امجدیہ گھوسی اور آپ کے جملہ محبین وتلامذہ اعزہ واقارب شہزادگان واھلیہ کی خدمت میں تعزیت پیش ہے، تعالیٰ آپ سب کو صبر عطا فرمائے۔۔فقط

سوگوار

محمد یونس رضا اویسی غفرلہ ولوالدیہ

جامعہ عربیہ احسن المدارس قدیم۔وخادم منصب قضا کانپور

مفتی آل مصطفےٰ مصباحی آپ چلے گئے

بعد نماز فجر میں ملی کنونشن ادارہ شرعیہ جھارکھنڈ میں شرکت کے لئے رانچی جانے کی تیاری کر رہا تھا کہ فرزندار جمند مولانا غلام ربانی مصباحی نے واٹس ایپ میں مفتی شاہد رضا مصباحی پرنسپل دارالقرآت جمشید پور کی بھیجی ہوئی یہ جانکاہ خبر سنائی کہ عمدۃ العلماء، محقق عصر حضرت مفتی آل مصطفی مصباحی استاذ طیبۃ العلماء جامعہ امجدیہ گھوسی انڈیا، اللہ کو پیارے ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھ کر میں نے اس کی تصدیق کے لئے ان کے قریبی رشتے دار محب مکرم مفتی فضل احمد مصباحی بنارس سے رابطہ کیا قاضی صاحب نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے مفتی آل مصطفی صاحب کے بچوں اور ان کے حالات سے بھی باخبر کیا۔

آسماں ان کی لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

مفتی آل مصطفی مصباحی میرے ہم سبق، ہمدم، ہم نوالہ وہم پیالہ احباب سے تھے، جامعہ اشرفیہ وہ جماعت خامسہ میں آئے، میں رابعہ سے خامسہ پہونچا تھا، ہم درسگاہوں میں عبارت خوانی میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے، عزیزی ہاسٹل، جو اس زمانے میں ”قدیم ہاسٹل“ سے معروف تھا، اس کے مغربی دائرے میں ہم دونوں کا قیام تھا، ہم دونوں اپنے ہم سبق ساتھیوں کو الگ الگ کمروں میں اسباق کی تکرار کرواتے، خوردونوش، نشست وبرخاست میں ہم اکثر ساتھ ہوا کرتے۔

ہماری علمی اور ادبی مجلسیں بھی خوب سجتیں رفیق درس مفتی رحمت علی مصباحی حال مقیم کولکاتا، مولانا قمرالزماں مصباحی مظفر پور، مولانا منظور عالم رفاقتی وغیرہم ہماری مجلسوں کی رونق ہوا کرتے۔

30دسمبر 1990 کو ہماری فراغت ہوئی اور شعبان المعظم میں ہم نے نم

آنکھوں سے ایک دوسرے کو الوداع کہا۔

1992 میں مجلس شرعی جامعہ اشرفیہ کا قیام عمل میں آیا تو مفتی آل مصطفی مصباحی اس کے اہم رکن بنائے گئے، مجھے بھی پہلے ہی فقہی سیمینار سے بطور مقالہ نگار، مجلس شرعی کے سیمیناروں میں شرکت اشرف حاصل ہوتا رہا، اس طرح ہماری رفاقت برقرار رہی جامعہ اشرفیہ کا سمینار ہو یا شرعی کونسل بریلی شریف کا دونوں ہی جگہوں پر ہماری علمی و تحقیقی رفاقت جاری رہی۔ علمی بحثیں ہوتیں، فکری اختلاف ہوتا مگر اس کا اثر ہماری قلبی الفت اور ذہنی فکری یگانگت پر کبھی نہیں پڑا۔ فالحمد للہ علی ذلک

فقہی سیمیناروں میں ہم ایک دوسرے کا بے صبری سے انتظار کرتے، چند ماہ قبل مفتی صاحب کی علالت کی خبریں ملیں تھیں، فون پر رابطہ کی کوشش کیا تھا مگر پتہ چلا کہ کچھ قریبی رشتے داروں نے آپ کو نظر بند کر دیا ہے کسی سے ملنے نہیں دیتے نہ فون پر گفتگو کرنے دیتے ہیں۔ تفصیلی حالات محب مکرم مفتی قاضی فضل احمد مصباحی سے معلوم کیا، اظہار افسوس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔

آج وہ ہمارا دیرینہ رفیق ہمیں چھوڑ کر چلا گیا۔۔۔۔۔دل ماننے کو تیار نہ تھا، رونق محفل احباب چلی گئی۔۔۔مجلس علم کا وقار چلا گیا۔۔۔سیمیناروں میں علمی دریا بہانے والا آبشار خشک ہوگیا۔۔۔۔۔!!!!

قاضی فضل احمد کی بھرائی ہوئی آواز مولانا قمر الزماں مظفر پوری کا رورو کر خبر دینا، سارے شکوک وشبہات کو دور کرنے کے لئے کافی تھا۔۔ آنکھوں سے زیادہ دل رو رہا تھا، یقین کرنا پڑا مفتی آل مصطفی مصباحی موت کی آغوش میں جا کر سکون کی نیند سو چکے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مولی تعالیٰ مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔
آمین ثم آمین یارب العالمین۔۔۔۔ع
ابر رحمت تیری مرقد پر گہرباری کرے
موت سے کس کو رستگاری ہے

آج وہ، کل ہماری باری ہے

جب تک یہ فضا شام وسحر بار رہے گی
اے سازِ شکستہ تیری جھنکار رہے گی

غمزدہ

محمد انور نظامی مصباحی

قاضی ادارہ شرعیہ جھارکھنڈ 10 جنوری 2022 پیر براہ رانچی

❑❑❑

حضرت مفتی آل مصطفی مصباحی صاحبِ نظر فقیہ

اناللہ وانا الیہ رٰجعون!

ابھی ابھی یہ دردناک خبر موصول ہوئی کہ حضرت مفتی آل مصطفی مصباحی صاحب کا وصال ہوگیا ہے- اللہ اکبر اللہ اکبر!!

مفتی صاحب جلیل القدر عالم دین، صاحبِ نظر فقیہ، تجربہ کار مدرس اور اہل قلم تھے، گزشتہ کچھ عرصہ سے کافی مصائب وآلام میں مبتلا تھے، ان کی تکالیف سے متعلق متعدد ذرائع سے جو خبریں مل رہی تھیں وہ بڑی تشویش ناک اور کرب ناک تھیں بہت سارے لوگ ان کی مدد کو آگے بھی آئے، لیکن افسوس کہ وہ بہت جلد ہم کو چھوڑ کر چلے گئے۔

اللہ کریم ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے-

آمین بجاہ النبی الامین الاشرف الافضل النجیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم

......شریکانِ غم:

مشاہد رضوی بلاگر ٹیم

❑❑❑

جہان فقہ وافتا کی قدآور شخصیت

موت العالِم موت العالَم۔

آج جب صبح موبائل اٹھایا تو یہ اندوہناک خبر موصول ہوئی کہ جہان فقہ وافتا کی قدآور شخصیت نہایت شفیق ومہربان استاذ علامہ مفتی آل مصطفی علیہ الرحمہ استاذ جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی داغ مفارقت دے کر ابدی نیند کی آغوش میں سما گئے۔

آپ کی شفقتیں اپنے تلامذہ پر بے حد تھیں مجھ حقیر پر بھی کرم نوازی فرماتے، کوئی بھی مسئلہ یا کوئی درس سمجھنے کی غرض سے حاضر ہوتا تو توجہ فرما کر شادکام فرماتے۔

ایک بار آپ نے اپنا ایک گراں قدر مقالہ پروف ریڈ کرنے کے لیے مجھ حقیر کو دیا میں نے دوسرے دن پروف ریڈ کر کے پیش کر دیا، آپ نے حوصلہ افزائی کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

”آپ کے پروف ریڈنگ کرنے کا طریقہ بہت بہتر ہے“

بعدہ آپ نے اپنے مجموعہ فتاوی کی کمپوزنگ کے چند صفحات عطا فرمائے اور پروف ریڈنگ کے لئے دیتے ہوئے فرمایا یہ ہمارے فتاوی کی کمپوزنگ ہے اس کو طبع کرنا ہے کیا کیا جائے؟ میں نے کچھ باتیں عرض کیں، میں کچھ دنوں تک پروف ریڈنگ کرتا رہا بعدہ آپ نے فرمایا ابھی مزید کمپوزنگ کا کام جاری ہے آجائے تو میں دیتا ہوں، پھر پروف ریڈنگ کا کام معطل ہو گیا اس درمیان میں نے کئی مرتبہ آپ کے فتاوی کے بارے میں عرض کیا کہ کمپوزنگ کا کام کہاں تک پہنچا؟ تو آپ نے فرمایا کہ کیا بتاؤں میرے فتاوی کی جو اصل کاپیاں ہیں وہ بکھری ہوئی ہیں میں انھیں سمیٹ کر کمپوزر کو دے نہیں پا رہا ہوں اور اپنی مصروفیت اور طبیعت کی ناسازی و پرسنل الجھنوں کا بھی ذکر فرمایا جس سے ظاہر ہوا کہ آپ اپنے گھریلو معاملات سے کافی پریشان ہیں۔ اس طرح یہ کام موقوف ہو گیا۔

یہ اور اس طرح کے دیگر علمی کام آپ کے مقالات وغیرہ کی طباعت کا کام ہونا تھا

مگر مرضیٔ مولی از ہمہ اولی۔ اللہ کرے آپ کے تمام باقیات صالحات زیور طبع سے آراستہ ہو کر پایہ تکمیل کو پہنچیں۔

رب قدیر ومقتدر حضور مفتی صاحب علیہ الرحمہ کو شمیم جنت سے نوازے اور تمام پسماندگان وابستگان اور جملہ تلامذہ کو صبر وشکیب کی توفیق مرحمت فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم علیہ التحیۃ والتسلیم

سوگوار

محمد ارشد رضا امجدی

امجدی منزل اوجھا گنج بستی

❑❑❑

آہ! مفتی آل مصطفی مصباحی

ابھی فیس بک نے یہ افسوس ناک خبر پہنچایا کہ حضرت علامہ مفتی آل مصطفی مصباحی صاحب ہمارے درمیان سے رخصت ہو گئے! اناللہ وانا الیہ راجعون!

2014ء میں پہلی بار گھوسی میں آپ کے قیام گاہ پر ملاقات ہوئی تھی، ہم اپنے چند احباب کے ساتھ ''جشن یوم مفتی اعظم ہند'' کا دعوت نامہ لے کر حاضر ہوئے تھے۔ اس ملاقات نے ہمارے رفقا پر بڑا گہرا نقش چھوڑا تھا۔ جہاں آپ نے ضیافت کا مکمل حق ادا کیا وہیں گفتگو کے درمیان یہ احساس بھی نہ ہونے دیا کہ ہم لوگ کسی بڑے عالم سے محو گفتگو ہیں۔ دوران گفتگو آپ نے فرمایا کہ امسال کون سی کتاب شائع رہی ہے؟ کسی نے بتایا کہ علامہ ارشاد حسین مجددی رام پوری علیہ الرحمہ کی ایک نایاب کتاب ''انتصار الحق'' منظر عام پر آرہی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں! اس کتاب کا قلمی نسخہ میرے مطالعے سے گزرا ہے، بہت مفید کتاب ہے۔ ہمارے احباب اس وقت بڑے حیرت زدہ ہوئے کہ ہم لوگ شائع شدہ کتاب نہیں پڑھ پاتے اور حضرت مخطوطات کو بھی کھنگال ڈالتے ہیں۔

اللہ غریق رحمت فرمائے، پس ماندگان کو صبر وشکیب کی توفیق ارزانی فرمائے اور ہم سب کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے! آمین!

شریک غم:
شبر مصباحی

❑❑❑

آسمان علم وفن کا ایک اور ستارہ غروب ہوا

10 جنوری بروز پیر صبح کی اولین ساعتوں میں یہ خبر موصول ہوئی کہ استاذ العلمائ، محقق بے مثال، مدرس باکمال، حضرت علامہ مولانا مفتی آل مصطفی مصباحی بھی ہم غربائے اہل سنت کو داغ مفارقت دیتے ہوئے ملک عدم کے راہی ہوئے۔ یہ روح فرسا خبر ذہن وقلب پر بجلی بن کر گری اور ذہن ماؤف سا ہو گیا۔ کچھ عرصہ پہلے جب حضرت کی علالت کی خبر ملی تبھی سے طبیعت بے چین سی تھی۔ مگر ابھی جلد ہی بحالی اور افاقہ کی خبریں پڑھ کر سکون واطمینان ہوا تھا۔ مگر کیا خبر تھی کہ یہ اطمینان چند روزہ ہے اور حضرت اتنی جلد ہمیں چھوڑ کر چلے جائیں گے۔ **فالبقاء للہ وحدہ.**

مجھ فقیر ازہری کو بلاواسطہ حضرت کا فیض علم حاصل تو نہ ہو سکا (حالانکہ ہمیشہ اس بات کی دلی خواہش رہی جواب کبھی مکمل نہیں ہو سکتی) مگر حضرت کے لائق وفائق تلامذہ سے شرف تلمذ حاصل ہے جن میں خلیفہ محدث کبیر، استاذ گرامی وقار حضرت علامہ مفتی محمد حسن رضا مصباحی امجدی (پورنیہ)، حضرت علامہ مفتی رحمت علی امجدی (نیپال)، حضرت علامہ مفتی عبدالرحیم امجدی (بہار) **متعنا اللہ بطول حیاتھم** کی مبارک ذاتیں ہیں۔ جن کی شاگردی مجھ فقیر کیلئے سرمایہ افتخار ہے۔

یوں تو حضرت مفتی آل مصطفی علیہ الرحمہ نے شہر مالیگاوں کو دو مرتبہ ہی اپنے ورود مسعود سے فیض پہنچایا ہے مگر حضرت کا یہ احسان شہر مالیگاوں فراموش نہیں کر سکتا کہ جس وقت جامعہ حنفیہ سنیہ کے ذمہ داران نے اپنے ادارے کیلئے گھوسی میں آپ کی بارگاہ میں کسی ماہر اور تجربہ کار عالم کو بطور صدر مدرس بھیجنے کی گزارش کی تھی تو آپ نے مکمل اعتماد کے ساتھ حضرت علامہ مفتی حسن رضا مصباحی صاحب قبلہ کو شہر عزیز بھیج دیا اور لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ واقعی حضرت کا اعتماد بے جا نہیں تھا۔

حضرت سے میری پہلی ملاقات تقریبا 1413 سال پہلے زمانہ طالب علمی میں آپ کی مالیگاوں تشریف آوری کے حسین موقعہ پر ہوئی تھی۔ استاذ گرامی علامہ مفتی حسن رضا

مصباحی صاحب قبلہ کی زبان مبارک سے آپ کے ذکر جمیل کی بدولت آپ کی مدحت وعلمی وجاہت اور احترام وعقیدت ساعتوں کے راستے پہلے ہی دل میں اتر چکی تھی۔ جب ملاقات ہوئی تو دیکھا کہ چھوٹا قد، منحنی سا وجود مگر پروقار پرجلال چہرے سے جھلکتا علم کا وقار دل میں رعب اور ادب واحترام پیدا کردے رہا ہے۔

جب شرف تکلم حاصل ہوا تو آپ کو انتہائی مشفق ومہربان اور نرم خو پایا۔ اس موقعہ پر حضرت کی خدمت گزاری کا شرف مجھ حقیر کو ہی حاصل ہوا۔ آپ کے حالات زندگی اور زمانہ طالب علمی کے تعلق سے حضرت کا انٹرویو بھی لیا جس سے بہت کچھ سیکھنے کو ملا۔ اسی موقعہ پر جامعہ حنفیہ سنیہ میں مقالہ نگاری کا پہلا مقابلہ تھا۔ جس میں حضرت کے دست مبارک سے اس حقیر کو دوم انعام تفویض کیا گیا۔ آپ نے میرا مقالہ بھی پڑھا اور اس کے تعلق سے حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے بہت سے مفید مشوروں سے بھی نوازا۔ واپسی میں منماڑ اسٹیشن تک حضرت کی رفاقت حاصل رہی۔ اس کے بعد ہی سے دل میں آرزو رہی کہ دستار فضیلت حاصل کرنے کے بعد اپنے علمی سفر کو مزید آگے بڑھانے کیلئے ہندوستان میں اگر کہیں جانا ہوا تو حضرت کی سرپرستی میں جامعہ امجدیہ کا رخ کروں گا۔ مگر قسمت میں کچھ اور ہی لکھا تھا۔ کہ فراغت کے بعد سیدھا جامعہ ازہر مصر کیلئے رخت سفر باندھ لیا اور یوں حضرت کے تبحر علمی سے مستفیض ہونے سے محروم رہا۔ اور ساری زندگی اس کا قلق رہے گا۔ حضرت سے چند ملاقاتیں اور بھی رہیں۔ جن کا لمحہ لمحہ یادگار ہے۔ ہر ملاقات میں آپ کی شفقتیں نگاہوں کے سامنے ہے۔ حضرت کا اس طرح دنیا سے رخصت ہونا اہل سنت کیلئے ناقابل تلافی نقصان اور ایک ایسا خلا ہے جس کا پر ہونا دشوار نظر آتا ہے۔ رب کریم کی بارگاہ میں دعا ہے کہ حضرت کی بے حساب مغفرت فرمائے، جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے، تمام خدمات جلیلہ کو اپنی بارگاہ کرم میں شرف قبولیت عطا فرمائے، تمام پسماندگان کو صبر جمیل اور اجر عظیم عطا فرمائے اور اہل سنت کو آپ کا نعم البدل عطا فرمائے۔

احمد رضا ازہری

(نائب قاضی شہر مالیگاوں، خادم التدریس جامعہ حنفیہ سنیہ۔)

کلمات غم

10 جنوری صبح کے چار بجا چاہتے تھے، موبائل میں کال آنے کی گھنٹی بجی، آنکھ کھلی تو اسکرین پر مفتی رضاء المصطفی اشرفی مصباحی کٹیہار کا نام دکھا، ماتھا ٹھنکا، دل بیٹھنے لگا، مگر یہ سوچتے ہوئے کہ درگاہ مخدوم اشرف میں آنے والے ہمیں خدمت کرنے کا موقع فراہم کرتے ہیں ہوسکتا ہے کہ ایسا ہی کچھ ہو مگر اول فرصت میں دل میں جو خیال گزرا تھا وہی بات فون سے آہ وبکا کی آمیزش کے ساتھ کانوں نے سنا مفتی صاحب ماموں نہیں رہے پھر کیا تھا پورا بدن لرز گیا، یقین کرنا مشکل تھا کہ محقق عصر فقیہ دہر حضرت علامہ مفتی آل مصطفیٰ اشرفی مصباحی (علیہ الرحمہ) نصف شب ہمیں یوں داغ مفارقت دے جائیں گے، لیکن یقین کرنا ہی پڑا، اہل سنت کا چمکتا ہیرا، دمکتا سورج، مہکتا پھول، ماہر فقہ واصول، محقق، مدقق، مصنف، محرر، مدرس، مفتی، متقی، نباض قوم وملت، سرمایہ اہلسنت، بحر علم و حکمت کے روشن چراغ کے یوں اچانک گل ہونے نے جھنجھوڑ کر رکھ دیا، احباب ومتعلقین کو اس سانحہ فاجعہ کی خبر دینے لگ گیا، کیوں کہ تکلیف اور غم اتنا تھا اور اب بھی ہے کہ دماغ نے سوچنا بند کر دیا، زبان گنگ ہوگئی، پھر ماضی قریب میں مفتی صاحب علیہ الرحمہ کے ساتھ جو حالات وواقعات پیش آئے، پوری توجہ اسی جانب مبذول ہوگئی، جن خدشات اور خطرات کا گمان ماضی کی حالات سے باخبر لوگوں کو تھا وہی ہوا بس یہی سب دماغ کو بار بار ٹیس مار رہا تھا، مفتی صاحب علیہ الرحمہ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں ہے، منکسر المزاج تھے کیونکہ بحر علم تھے، اصاغر نواز تھے کیونکہ شجر باسق تھے۔

جامع اشرف کچھوچھہ مقدسہ میں ان سے پہلی ملاقات ہوئی تھی پھر دھیرے دھیرے قربت بڑھتی گئی، حضور شیخ اعظم علیہ الرحمہ کا پہلا سالانہ فاتحہ میں آپ بحیثیت خصوصی خطیب مدعو تھے اور یہ ناچیز اس محفل کا ابتدائیہ تھا، مفتی صاحب نے پروگرام کے بعد جن دعاؤں اور تشجیعی کلمات سے نوازا تھا اس کی چاشنی اب بھی محسوس کرتا

ہوں ''مفتی احمد یار خان اشرفی نعیمی اور کچھوچھہ مقدسہ'' کتاب کو ترتیب دیکر جب آپ کی بارگاہ میں پیش کیا تو آپ نے فرمایا تھا۔

''آپ نے مفتی صاحب کے اس گوشہ حیات پر پڑے دبیز پردے کو ہٹا کر جن باتوں کا ذکر کیا ہے اس سے مفتی صاحب کی رنگ اشرفیت جگ ظاہر ہے''

پھر آپ نے ایک گراں قدر تأثر تحریر اعطا کیا۔

مفتی صاحب کو جب بھی جامع اشرف آنا ہوتا تو اس ناچیز کو فون کے ذریعے پہلے ہی اطلاع کرتے، یہ آپ کی خردہ نوازی کا ایک معمولی نمونہ ہے، پھر آپ نے جب اپنے چھوٹے صاحبزادے عزیزم لمعان مصطفی اشرفی کو جامع اشرف میں تحصیل علم کے لئے بھیجا تو اس فقیر ہی کے سپرد کیا وغیرہ وغیرہ۔

رمضان 1442 سے قبل حضور قائد ملت حضرت علامہ سید شاہ محمود اشرف اشرفی جیلانی سجادہ نشین آستانہ عالیہ اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ کے ہمراہ آپ کے والد گرامی حضرت مفتی شہاب الدین اشرفی مرید وخلیفہ حضور سرکار کلاں کے مزار پر حاضری نصیب ہوئی، اسی موقع سے آپ اور آپ کے بھانجے مفتی رضاء المصطفی اشرفی مصباحی کے گاؤں شیحنہ کٹیہار جانے کا اتفاق ہوا۔ وہ بھی کیا دورہ تھا مولانا عمران صاحب کی جواں مردی کہیے کہ سخت آندھی نے آدھی رات کو جب بڑے بڑے درختوں کو مین راستے میں ڈال دیا راستہ بالکل جام، لیکن ایک ٹوٹی پھوٹی کلہاڑی سے ہی مولانا عمران جامعی نے تقریبا دو ڈھائی گھنٹے کی محنت شاقہ سے گاڑی گزرنے لائق راستہ صاف کر دیا اور ہم لوگ بس انگلی کٹا کر شہادت کلی کے فراق ہی میں رہے، ادھر مفتی صاحب علیہ الرحمہ شدید پیچ وخم میں پڑ گئے چونکہ مدرسہ اشرفیہ اظہار العلوم حورہ حجرہ کا پروگرام انہوں نے ہی مرتب کیا تھا مگر خدا خدا کر کے وقت مقررہ سے تین گھنٹے کی تاخیر کے ساتھ قافلہ پہنچا۔

رمضان میں مفتی صاحب علیہ الرحمہ کی شدید علالت کی خبر سوشل میڈیا پر وائرل ہوئی تھی، ہم لوگ رمضان میں اظہار چینل پر لائیو پروگرام کر رہے تھے حضور صاحب سجادہ

قائد ملت کو خبر دی گئی، مفتی صاحب سے رابطے کی ہزار کوشش بھی ناکام ہوگئی، پھر بعد میں حضرت کی ان سے فون پر گفتگو ہوئی۔

بعد رمضان مفتی صاحب علیہ الرحمہ سے فون پر ہی رابطہ ہوا اور حالات سے آگاہی ہوئی دیگر امور پر بھی تبادلہ خیال ہوا. ہم نے مرض کے متعلق استفسار کیا تو آپ نے صحت وعافیت کی خبر دی، ہم نے آستانہ مخدوم اشرف میں حاضری وچلہ کش کے لئے عرض کیا تو آنے کا وعدہ فرمایا مگر انکی آمد نہ ہوسکی اور مرض نے اس قدر گھیرا کہ وہ اپنے گھر بھی نہ جا سکے اور آج ان کی لاش نے آنکھیں بند کئے مگر نورانی چہرہ اور تبسم ریز ہونٹوں کے ساتھ اپنے لاکھوں چاہنے والوں کو اپنے گھر میں دیدار نصیب کرایا جس کو دیکھنے، جن سے بات کرنے کے لئے مہینوں سے پریشان تھے۔

علالت کے ایام کس قدر صبر آزما تھے سوشل میڈیا کے ذریعے عام وتام ہو چکا ہے، شاید اس وقت اٹھی آواز سے مفتی صاحب علیہ الرحمہ کو ظلم کے چنگل سے آزاد کرلیا جاتا مگر بھلا ہو ہمارے سیاسی قائدین کا جن کا تسلی بخش بیان اور وعدہ و پیمان سراب ہی ثابت ہوا اور مفتی صاحب علیہ الرحمہ کا مستقل مسکن زیر زمیں ہوا خیر کس سے شکوہ کروں اور کس سے گلہ مفتی صاحب ہم سے رخصت ہوگئے بس یہی ہے اس کا خلاصہ۔

اللہ پاک مفتی صاحب کی مغفرت فرمائے، ان کی خدمات کو قبول فرمائے ان کے اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے، آمین

نذر الباری جامعی پورنوی، جامع اشرف کچھوچھہ مقدسہ

10 جنوری 2022.

❑❑❑

آہ آہ علم وفن کے کوہ نور

آج صبح بتاریخ 10 / جنوری 2022ء اذانِ فجر سے کچھ قبل بیدار ہوا، اور سوشل میڈیا پر ایک روح فرسا، اندوہناک خبر دیکھا کہ میرے استاذ گرامی حضرت علامہ مفتی آل مصطفی صدیقی اشرفی مصباحی استاذ ومفتی جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی کا انتقال پر ملال ہو گیا، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعونَ۔

یقیناً اس خبر نے میرے وجود کو ہلا کر رکھ دیا، لیکن مرضی مولا کے آگے کس کی مجال کے دَم مار سکے، اپنے ساتھی قاضی غلام محمد خان کٹیہاری سے رابطہ کیا، انہوں نے افسوس کے ساتھ خبر کی تصدیق کی، جسے سن کر بہت افسوس ہوا، استاذ گرامی فقیہ بے بدل، محقق عصر، حضرت علامہ مفتی آلِ مصطفے مصباحی علیہ الرحمہ بہت ساری خوبیوں کے حامل تھے؛ درسیات پر کامل عبور تھا، تحقیقی مزاج تھا، اردو ادب پر ملکہ تھا، خوف الٰہی سے سینہ معمور تھا، اکابر کا احترام اور اصاغر نوازی ان کا طرہ امتیاز تھا۔

جامعہ امجدیہ سے فراغت کے بعد سے ان کی علالت تک ان سے کبھی کبھی باتیں کرتا اور اپنے علم میں اضافہ کرتا، لیکن افسوس کہ جب سے ان کے علالت کی خبر ملی ہزار کوششوں کے باوجود ان سے رابطہ نہ ہو سکا۔

کچھ عرصے قبل محدث اعظم کانفرنس بورسد آنند گجرات میں حضرت سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا اور بہت دیر تک خدمت کا موقع بھی ملا حضرت نے بہت ساری دعائیں دی اور نصیحتیں بھی فرمایا۔

بلاشبہ علم وفن کے مہر تاباں، حسن اخلاق کے ماہ واختر علماے ربانیین میں سے ایک عالم ربانی، خوش اخلاقی وملنساری، تواضع انکساری حد درجہ تھی، شہرت کی خواہش نہ شیوہ فتنہ پردازی، بس کام سے کام رکھتے۔ مصیبتوں میں بھی مسکرانے کا ہنر جانتے تھے، یہی وجہ تھی کہ مخالفین کی جھرمٹ میں بھی سربلند رہتے۔

امجدیہ میں میں نے دیکھا کہ حضور محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفےٰ قادری حفظہ اللہ تعالی جب ہم لوگوں کو بخاری شریف پڑھا لیتے اور جامعہ کے معائنہ کے لیے گشت فرماتے تو کسی درسگاہ یا روم کے پاس نہ ٹھہرتے لیکن مفتی آلِ مصطفے علیہ الرحمہ کی درس گاہ کے پاس ضرور ٹھہر جاتے، فوراً مفتی صاحب باہر نکلتے اور علامہ صاحب ایک دو منٹ ان سے گفتگو کرتے اور چلے جاتے۔

آپ کی علمی جلالت کے سبب حضور محدث کبیر آپ پر بہت اعتماد فرماتے، اسی لئے تو آپ کو جامعہ امجدیہ کا مفتی بنایا، جامعہ کے ہر مدرس کے آپ مرکز رہے، ہر طالب علم کے محبوب رہے، باہر سے کوئی جید عالم دین امجدیہ میں آتے اور علامہ صاحب قبلہ نہ ہوتے تو ناظم صاحب یعنی علامہ علاء المصطفےٰ قادری مدظلہ العالی ان سے بات چیت کرنے کے لئے مفتی صاحب قبلہ کو ہی پیش کرتے۔

مجھے یاد ہے کہ جب علامہ اسید الحق قادری بدایونی علیہ الرحمہ اور مولانا خوشتر نورانی امجدیہ حاضر ہوئے اور ماہنامہ جام نور کے "شرعی عدالت" کالم کے لئے ایک مفتی کی مانگ کی، تو ناظم صاحب قبلہ نے حضور استاذ گرامی قبلہ کی جانب اشارہ کیا، لہذا ان لوگوں کے افکار ونظریات جب تک مسلک اعلی حضرت کے بارے میں رہے اس وقت تک حضور مفتی صاحب علیہ الرحمہ جام نور کے شرعی عدالت کے مفتی وقاضی رہے۔

آپ ہر طرح کے اختلاف سے دور رہے ہمیشہ چاہتے کہ تمام اہل سنت و جماعت ایک رہیں۔

مسلم الثبوت اور مختصر المعانی ہم نے حضرت سے ہی پڑھی ہے درس وتدریس کے بے تاج بادشاہ تھے، افہام وتفہیم لاجواب تھا، نصاب پورا کرانا ان کا مقصد نہیں ہوتا تھا، جتنا پڑھاتے یاد ہو جاتا، آپ کا ہر مضمون علم وفن کا عطر مجموعہ ہوتا، بہترین ادیب اور کہنہ مشق مفتی، عمدہ محقق اور کئی کتابوں کے مصنف تھے، حضور سرکار کلاں علیہ الرحمہ سے آپ کو شرف بیعت حاصل تھا اور حضور شیخ الاسلام سید مدنی میاں سے اجازت وخلافت۔

حضور صدر الشریعہ بدر الطریقہ خلیفہ اعلی حضرت علامہ مفتی الشاہ امجد علی علیہ الرحمہ

کی سوانح عمری کو پہلی بار غالبا حضور مفتی صاحب قبلہ نے ہی ترتیب دیا ہے، شرعی مسائل کی تحقیق لاجواب کی اللہ نے کمال کی ذہانت عطا کی تھی، سرکار اعلحضرت کے فتاوی اور تحقیق کے آگے کسی کو فوقیت نھیں دیتے، توضیح وتلویح، پر آپ نے جو عربی حاشیہ لگایا اسے اب بیروت ولبنان والے بھی شائع کررہے ہیں، ہزاروں علمی مقالے، فتاوی، سیمینار کے علمی مباحث انہیں ہمیشہ زندہ رکھے گا، آپ نے ہزاروں شاگرد چھوڑے ہیں جو آپ کے لئے صدقہ جاریہ ہیں۔

اپنے شاگردوں کی طرح مجھ پر بھی بہت شفقت فرماتے جب تک امجدیہ میں تھا مجھے ''اجمیری'' (عرفی نام) سے ہی پکارتے اور اس کے بعد جب بھی فون کرتا تو علیک سلیک کے بعد فرماتے بولو ''مولانا اجمیری'' اللہ تعالی کروٹ کروٹ جنت کی بہاریں عطا کرے۔

ان کی قبر کو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بنائے۔ ان کے شاگردوں محبین اور جملہ اہل خانہ کو صبر جمیل اور اہل سنت کو ان کا بدل عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین

یکے از غلامان مفتی صاحب:

محمد انور رضا اجمیری امجدی باتھوی۔۔۔آنند گجرات

❑❑❑

آہ مفتی آل مصطفے

(اناللہ وانا الیہ رجعون)

موت العالم موت العالم. اہل سنت والجماعت کو ایسی داغ مفارقت (جدائی) دے گئے جس کی بھرپائی ناممکن محسوس ہورہی ہے، امت مسلمہ کا ایک چمکتا دمکتا ستارہ ہماری نظروں سے اوجھل ہوگیا، مجھے اس موقع پر پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ یاد آرہی ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کی نشانیاں گنارہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

''علم اٹھالیا جائے گا'' صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا
یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علم کیسے اٹھایا جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ''فرمایا! علماء اٹھالئے جائیں گے''

ایک طرف عوام کی علم دین سے بے رغبتی، تو دوسری طرف علم کے کوہ ہمالیہ کہے جانے والے علماء دین کا اس قدر جلدی جلدی رفیق اعلی کی طرف قدم بڑھانا ایسا لگ رہا ہے کہ آنے والے وقت میں امت مسلمہ کا!!! ایک عظیم خسارہ ہونے والا ہے اس سے رب تبارک وتعالی عوام اہل سنت کو علم دین حاصل کرنے کی توفیق اور مفتی آل مصطفی صاحب کے گھر والوں کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہم سب کو صراط مستقیم پر!!! گامزن فرمائے۔

سوگوار

تاج الدین صاحب

❑❑❑

شہزادۂ قائد ملت علامہ ارشد القادری کی تعزیت

آہ ، آہ ، آہ پھر ایک دردناک خبر میرے محسن و مربی حضرت مفتی آل مصطفی مصباحی اس دار فانی سے کوچ کر گئے **اناللہ وانا الیہ راجعون**

وہ ایک محقق ، مفتی ،قلم کار ، اور اچھے استادوں میں گنے جاتے تھے ، ہمارے صاحبزادے ڈاکٹر خوشتر نورانی میاں کے بھی استاد تھے خوشتر میاں کو بہت مانتے تھے انکی رحلت سے خوشتر میاں کو بہت صدمہ پہنچا ہے۔

وہ بہت ساری خوبیوں کے مالک تھے اللہ تعالی سے دعا گو ہوں اللہ تعالی اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں انکی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلی مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین

سوگوار؛

حضرت علامہ مولانا غلام ربانی قادری صاحب

❑❑❑

مفتی آل مصطفےٰ مصباحی کی مقبولیت

میرے خیال سے حضرت مفتی آل مصطفی مصباحی علیہ الرحمہ ہندوستان کے وہ واحد مفتی تھے جو ہر خانقاہ اور علما کی ہر جماعت میں یکساں مقبول تھے۔ سچ ہی ہے کہ اگر انسان رضائے الہی کو سب پر مقدم رکھے تو وہ نفرت سے بھری اس دنیا میں بھی محبت کے پھول کھلا سکتا ہے۔

علامہ فاروق مہائمی

دارالعلوم محبوب سبحانی ممبئی

❑❑❑

اللہ اکبر ''حیف صد حیف''

مایہ ناز عالم دین، فقیہ عصر، محقق مسائل شرعیہ حضرت علامہ مفتی آل مصطفےٰ مصباحی اشرفی علیہ الرحمہ استاذ جامعہ رضویہ گھوسی آج رات بروز پیر 12 /بجکر 30 منٹ پر اظہار عالم (کشن گنج) کے یہاں وصال فرما گئے، اناللہ وانا الیہ راجعون۔

اب جسد خاکی شہجنہ کٹیہار پہونچائی جا رہی ہے، اللہ تعالیٰ حضرت کے درجات کو بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے، حضرت کی رحلت یقیناً اہل سنت کے لئے عظیم خسارہ ہے، اللہ ہمیں ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین

مولانا عبید اللہ خان الاعظمی

(سابق ممبر آف پارلیامنٹ)

❑❑❑

علم وفضل کا ایک اور درخشندہ ستارہ جلد

مفتی آل مصطفی مصباحی علیہ الرحمہ میرے انتہائی عزیز، پھوپھی زاد برادر کی نسبت رکھتے تھے۔ یکا یک بچپن کی ساری یادیں، درسی مباحث و مکالمات، ذہن وفکر پر چھا گئے اور آنکھوں کو اشکبار کر گئے۔ قضا وقدر کے فیصلے پر صبر واجر کی عطا مطلوب ہے۔ حصول ثواب کی امید بھی۔ مفتی موصوف نور اللہ مرقدہ نے ابتدائی ومتوسطات کی تعلیم مختلف مدارس مدرسہ اشرفیہ اظہار العلوم حورا حجرہ سونا پور ضلع کٹیہار بہار، فیض العلوم محمد آباد گوہنہ ضلع مؤ یوپی، دار العلوم حنفیہ کشن گنج بہار میں حاصل کی۔ پھر مشہور میخانہ علم وعرفان الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ سے علم کا جام طہور نوش کیا۔ جبال العلم اساتذہ عظام سے خوب اکتساب فیض کیا۔ ان کی تعلیمات کو اپنی زندگی کا ایسا لازمہ بنایا کہ ''مشک آن است کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید'' کی تصویر مجسم بن کر 1409ھ مطابق 1990ء میں فراغت حاصل کی۔

فراغت کے تقریبا چھ ماہ بعد جامعہ امجدیہ رضویہ مؤ میں حضور محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری مصباحی کی ایما اور راقم کے مشورہ پر مسند تدریس کو زینت بخشی۔ اس میکدہ علم وفضل کے ساقی سرمست ہو گئے۔ متلاشیان حق کو راہ مستقیم اور ان کے قلب کو سلیم بنانے کی صنعت گری میں خود کو مصروف کر لیا۔ اس درمیان خط وکتابت کے ذریعے ایک دوسرے کی علمی سرگذشت سے باہم واقف ہوتے اور طمانیت کا احساس کرتے رہے۔ پھر دار العلوم حنفیہ کشن گنج کی دو سالہ تدریسی خدمات انجام دینے کے بعد حضور فقیہ النفس مفتی مطیع الرحمن مضطر رضوی کی تدریسی خدمات دینے کے حکم پر میں دار العلوم اہل سنت قادریہ سراج العلوم برگدہی بیالیس گاؤں پہونچا تو متعدد بار امجدیہ آمد ورفت رہی۔ علمی مذاق سے باہم شاد کام ہوتے رہے۔ اس وقت سے لے کر اب سے کچھ دنوں پہلے تک جامعہ میں علم کے شیدائی آپ کے فدائی بنے رہے۔

آپ کا درس جہان درس وتدریس کا ایک بہتا سمندر تھا۔ جوسب کو اپنے جلو میں لئے بہتا جارہا تھا۔ ایک ٹھاٹھے مارتا ہوا بحر تھا۔ جس کی لہروں سے ہر ذہین وفطین، غبی وکند ذہن طالب علم لطف اندوز رہا کرتا تھا۔ جہاں مطالعہ کی کثرت خوب نمایاں تھی۔ علمی جواہر پاروں کا انبار تھا۔ ہر طالب علم درس کی لذتوں سے قلب وذہن کو مسرور کرنے کے لئے بیتاب نظر آتا تھا۔ زبان سے نکلی ہوئی بات دل کی گہرائیوں میں اترتی چلی جاتی۔ ہر کوئی درس میں حاضری کا خواستگار تھا۔ بہر حال وہ جامعہ کا گوہر نایاب تھا جو تدریس کا خوگر اور منبع تھا۔ جو آج خفا کا لبادہ زیب کر گیا۔

حضرت علامہ مولانا مفتی قاضی فضل رسول صاحب
استاذ دارالعلوم اہل سنت قادریہ سراج العلوم برگدہی
(کسی اخبار کے تراشا)

❑❑❑

یوں تو آئے ہیں دنیا میں سبھی مرنے کے لئے

آج کی صدمہ غم والم کی جانکاہ اور زلزلہ انگیز صبح جس نے علمی دنیا کو ہلا کر رکھ دیا، اور ہر کسی کی زبان پر یہی زبان زد تھا کہ موت اس کی ہے جس کا زمانہ کرے افسوس۔

آہ آہ آہ آج کی المناک خبر جسے برداشت کی قوت نہیں ہے، سید الفقہا سراج الشریعہ حضرت مفتی شاہ آل مصطفی مصباحی اشرفی اچانک داغ مفارقت دیکر عالم فنا کی جانب کوچ کر گئے، اناللہ وانا الیہ راجعون۔

ہزاروں لوگ شب وروز مرتے ہیں لیکن ان ہزاروں لوگوں کے مرنے سے کسی طرح کا کوئی خلا پیدا نہیں ہوتا، لیکن کچھ اموات ایسی ہوتی ہیں کہ جس کے متعلق اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

''ایک عالم کی موت سارے عالم کی موت ہے''

حضرت شاہ آل مصطفے اشرفی مصباحی علیہ الرحمہ کی موت ایک ایسا عالمی اور علمی خلا ہے جس کا کوئی بدل نہیں۔ آپ کی ذاتی سیرت وفکر ایک چلتی پھرتی علمی، فقہی اور شرعی لیباریٹری کے مانند تھی۔ آپ کسی بھی شرعی اور فقہی مسائل پر اپنی رائے دینے کے معاملے میں کسی طرح کی قرابتی یا بیرونی مصلحت کو کبھی خاطر میں نہ لاتے تھے، ہمیشہ حق کی پاسداری کا ثبوت فراہم کیا۔ خواہ وہ حق کی زد میں اپنا ہو یا بیگانہ اس کی کبھی کوئی پرواہ نہیں کیا۔

موصوف کے ساتھ میری چند ملاقاتیں رہی ہیں۔ مختلف مسائل پر بیباکی کے ساتھ تبادلہ خیال بھی ہوا۔ نہایت کم گو اور کم سخن ہونے کے باوجود آپ کی گفتگو ہمشہ بے باک اور غیر متنازع ہوتی تھی۔ موصوف کی رحلت سے صرف دنیائے علم وادب یا شارع مذہب ومسلک اہل سنت یا ان کے وارثین ولواحقین کا ہی نقصان نہیں ہوا بلکہ علمی اور عالمی

مذہبی حلقوں کے ساتھ ساتھ میرا ذاتی نقصان بھی ہوا ہے۔اب ہم جیسے لوگ ایک مثالی فیض رساں شخصیت کے مستفید سائے سے محروم ہوگئے۔

اللہ تعالی موصوف کو جوار رحمت اور قرب خاص سے نوازے۔ حضرت کے خاندانی سوگواروں کو صبر واجر عطا کرے آمین۔

موت اس کی ہے جس کا زمانہ کرے افسوس
یوں تو آئے ہیں دنیا میں سبھی مرنے کے لئے

اسیر غم والم
اشتیاق ایوبی

□□□

آنکھ حیراں ہے کہ کیا شخص زمانے سے اٹھا

آہ! میرے حد درجہ شفقت فرمانے والے استاذ فقیہ اہل سنت مفتی آل مصطفی مصباحی نے داعی اجل کو لبیک کہا۔دل یقین کرنے کو تیار نہیں، ابھی وہ جوان تھے، ابھی کیوں جانے لگے، ابھی تو ان کے درجنوں دینی وعلمی کام ادھورے ہیں وہ پورے کرنے تھے۔مگر مرضی مولا از ہمہ اولی۔

آج ان کے وصال سے پوری جماعت اہل سنت غم گین ہے، ہزاروں امجدیوں کے سر سے ایک مشفق استاذ کا سایہ اٹھ گیا، وابستگان جامعہ امجدیہ کے لیے بالخصوص صبر کی گھڑی ہے۔ان کی شفقتیں آج رہ رہ کے یاد آرہی ہیں، جامعہ امجدیہ میں متعدد کتب حضرت قبلہ کے پاس پڑھی، بالخصوص جماعت رابعہ کی پہلی گھنٹی میں فقہ کے مشہور متن کنز الدقائق کا درس جو شاید ہماری جماعت کبھی نہ بھول پائے، حضرت پان کے عادی تو نہیں تھے مگر شوقین ضرور تھے، ہم روزانہ صبح صبح پان کا انتظام کر دیتے، پھر حضرت پان کھا کر مکمل فقیہانہ انداز میں کنز الدقائق کے کتاب الصید اور ذبائح وغیرہ کا درس دیتے، تو فقہی نکتہ سنجیوں سے درسگاہ معطر ہو جاتی، کبھی کبھار ایسی فقیہانہ اور محققانہ گفتگو کرتے کہ کتاب کی دو تین سطر ہی کا درس ہو پاتا اور وقت ختم ہو جاتا۔اس درس کی خصوصیت یہ رہی کہ کتاب تو مالہ وعلیہ کے ساتھ سمجھ میں آہی جاتی ساتھ ہی حضرت کی تقریر سے متاثر ہو کر بہت سے طلبہ کے اندر فقہی شغف بیدار ہوا اور فقہ میں یک گونہ دلچسپی پیدا ہوئی۔

استاذ مکرم کا اخلاق اتنا اعلی تھا کہ امجدیہ کے طلبہ ان کے انداز تکلم کی نقل کر کے لطف اٹھاتے ہیں، مثلا انہیں کسی کام کا حکم بھی دینا ہوتا تو یوں کہتے: یہ کام کیا جا سکتا ہے۔ حضرت کے مزاج سے آشنا طلبہ سمجھ جاتے ہیں کہ یہ کام کرنا ہے اور یہ دبے لفظوں میں

میرے لیے حکم ہے ۔علمی مدد اور رہنمائی بھی خوب تھی، ماہنامہ پیغام شریعت کے 2016 کے انعامی مقابلے میں شرکت کی خواہش تھی، تفسیر آیات میں شان نزول کی حیثیت ایک عنوان تھا جو میں نے منتخب کیا، اپنی کوشش سے کچھ مواد بھی اخذ کرلیا مگر وہ ایک مضمون کے لیے ناکافی تھے۔ پھر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، بہت خوش ہوئے اور کئی عربی اور ایکادار دو کتابوں کی طرف راہ نمائی کی، اور ایک اچھا مضمون تیار ہوا، جو انعام کا حقدار بھی قرار پایا۔ جزاہم اللہ کیا کیا بیان کروں، کہاں تک بیان کروں۔ آج ان سے وابستہ یادیں نظر کے سامنے گھوم رہی ہیں اور آنکھیں حیراں ہے کہ کیا شخص زمانے سے اٹھا۔ بہت لگتا تھا جی صحبت میں ان کی وہ اپنے آپ میں اک انجمن تھے۔

شاداب امجدی برکاتی

جامعہ احسن البرکات مارہرہ مطہرہ

/6 جمادی ال آخر 1443ھ /10 جنوری

❑❑❑

مرد حق آگاہ فقیہ عصر تھے مفتی آل مصطفی

مفتی آل مصطفی مصباحی علیہ الرحمہ کی ذات صفات ستودہ ہمہ جہت، ہمہ وصف اور گونا گوں خوبیوں کی حامل تھی۔ آپ اپنی ذات میں ایک انجمن تھے، ایک تحریک تھے، ایک تنظیم تھے، پوری بزم تھے، آپ کا چلا جانا بزم کا سونی ہوجانا ہے۔ آپ کی رحلت لاکھوں لوگوں کو تڑپا گئی، رہتے تھے یوپی و بہار میں لیکن دنیائے سنیت کے دلوں میں دھڑکتے تھے، رب تبارک وتعالی نے آپ کے فیضان سے قرب و بعد کو سیراب فرمایا، بہ یک وقت آپ مفسر، محدث، مفتی کے ساتھ ساتھ منکسر المزاج، روح شناس اور اسوہ حسنہ کے جامع تھے۔

آپ علیہ الرحمہ عرصہ دراز سے جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی مئو یوپی میں بحیثیت مفتی، و مدرس ہزاروں تشنگان علوم نبویہ کو اپنے فیضان علم سے فیضیاب کرتے رہے، حضرت علیہ الرحمہ کی رحلت سے ملک وملت کا عظیم خسارہ تو ہوا ہی بالخصوص جامعہ امجدیہ رضویہ کا بھی بہت بڑا نقصان ہوا ہے جو ناقابل تلافی ہے۔

مرکزی ادارشرعیہ پٹنہ بہار کے جشن دستار افتا وفضیلت میں آپ کی شرکت ہوئی تھی تربیت افتا و دورہ حدیث کے فارغین علما کرام کو آخری سبق بھی آپ نے پڑھایا تھا۔ اس موقع پر راقم الحروف کو شرف تلمذ بھی حاصل ہوا تھا آپ نے فن حدیث کے متعلق نایاب گفتگو فرمائی اور کہا کہ حدیث پاک کے معانی مطالب و مفاہیم سمجھنے کیلئے متعدد علوم کا جاننا ضروری ہے ساتھ یہ بھی فرمایا کہ علم حدیث بغیر کسی حاذق استاد کے حاصل نہیں کیا جاسکتا، اللہ تعالی حضرت علیہ الرحمہ کے وصال سے جو ملک وملت، بالخصوص جامعہ امجدیہ میں خلا واقع ہوئی ہے اس کو پورا فرمائے۔۔ اور حضرت علیہ الرحمہ کا نعم البدل ملک وملت کو

عطافرمائے۔۔

اخیر میں پروردگار کی بارگاہ میں دست بدعاہوں کہ اللہ تعالی حضرت علیہ الرحمہ کی بے حساب مغفرت فرمائے اور حضرت علیہ الرحمہ نے جواپنی زندگی کے اکثر لمحات خدمت دین متین میں صرف کیاہےتمام تر خدمتوں کوان کے لئے ذریعہ نجات،اور بلندی درجات کا سبب بنائے۔اورآپ کے پسماندگان کوصبرجمیل عطافرمائے۔

آمین بجاہ سیدالمرسلین صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم

غلام رسول اسماعیلی

شعبہ دارالافتامرکزی ادارشرعیہ پٹنہ بہار

□□□

اہل سنت کے لئے عظیم خسارہ

حیف صدحیف،وقت بیدارسوشل میڈیا کے ذریعے یہ دردناک خبرموصول ہوئی یقین نہ آیا آخرکارتحقیق کرنے پرخبرسچ ثابت ہوئی کہ فقیہ عصراستاذ گرامی وقارمفتی آل مصطفے صاحب قبلہ مصباحی استاذطیبۃ العلما جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی ضلع مئویوپی اس دار فانی میں نہ رہے۔اناللہ وانا الیہ رجعون۔

مفتی صاحب قبلہ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے،باکمال مدرس،کہنہ مشق مفتی، بے مثال ادیب،سب سے بڑھ کرایک مشفق استاذ تھےان کے پڑھانے کا انداز بہت خوبصورت تھاایسا لگتا کہ حضرت پڑھاتے جائیں اورہم پڑھتے جائیں۔

حضرت کی رحلت یقینااہل سنت کے لئےعظیم خسارہ ہےاللہ ہمیں اسکانعم البدل عطافرمائےحضرت کےدرجات کوبلندفرمائے،پسماندگان کوصبرجمیل عطافرما۔

آمین بجاہ سیدالمرسلین صلی اللہ علیہ والہ وسلم

شریک غم:

مشیراسدامجدی

خادم جامعہ امام احمدرضاباسنی

□□□

ملت اور مذہب کا عظیم خسارہ

سلام مسنون

رب کریم آپ حضرات کو صبر جمیل کی توفیق بخشے یہ کہنا اور لکھنا آسان بھی ہے اور قدیم روایت بھی لیکن یہ بھی سچائی ہے کہ جسے صبر کہتے ہیں وہ آپ حضرات کے لئے مشکل ہی نہیں بلکہ بہت مشکل ہے کیونکہ آپ حضرات نے بہت کچھ نہیں تقریباً سب کچھ کھو دیا ہے لیکن چونکہ یہ دعا کے مقدس الفاظ ہیں اسی لئے میری طرف سے قبول فرمائیں اور اس بات پر اپنے رب کا شکر بھی ادا کریں کہ اس نے آپ حضرات کو اس عظیم عبقری کا چشم و چراغ بنایا جن کی رحلت صرف ایک گاؤں، ایک خاندان یا ایک علاقہ کا نقصان نہیں ہے بلکہ ملک، ملت اور مذہب کا عظیم خسارہ ہے آپ انکی یادگار ہیں جن کے جانے سے ایک گھر آنگن کی نہیں نجانے کتنے گھر آنگن کی رت بدل جاتی ہے جن کے چلے جانے سے دور تلک ویرانی چھا جاتی ہے یہ سچ ہے کہ وہ وفات پا گئے لیکن یہ بھی سچ ہے کہ اسباب ستہ اور عموم بلوی کی توضیح و تنقیح، بیمہ زندگی کی شرعی حیثیت، کنز الایمان پر اعتراضات کا تحقیقی جائزہ، مسئلہ کفائت اور تقریباً ایک درجن یا اس سے زائد مطبوعہ تصانیف کے صفحہ صفحہ سطر سطر اور نقطہ نقطہ سے آپ کی تابندہ زندگی کی شعائیں پھوٹتی رہیں گی، قیمتی گراں بہا تعلیقات و حواشی کے آئینہ میں آپ کا سنجیدہ اور متین چہرہ صاف صاف نظر آتا رہے گا سیکڑوں باوقار اور وقیع مضامین و مقالات سے آپ کے پاکیزہ وجود کی خوشبو آتی رہے گی اور مستقبل میں کبھی بھی سیمانچل کی تاریخ رقم ہوگی تو ایک خوبصورت اور معتبر نام لکھا جائے گا، آل مصطفی مصباحی سلام اے جانے والے اور لوٹ کر نہ آنے والے۔

ابر رحمت تیرے مرقد پر گہر باری کرے
حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے

سوگوار: ضمیم احمد مصباحی رضوی
دار العلوم احمدیہ بغدادیہ شطرنجی پورہ ناگپور

آہ فقیہ اہل سنت مفتی آل مصطفےٰ صاحب مصباحی

حضرت علامہ مولانا محمد احسن محمد سلیم رضا رضوی تحسینی برکاتی بریلوی ارشدی خلیفہ سرکار حضور تحسین رضا خاں حضور صدر العلما محدث بریلوی علیہ الرحمہ وخلیفہ سرکار پیر محمد ارشد سبحانی صاحب قبلہ قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ قدسیہ (پاکستان) ورکن اعلی آل انڈیا تحریک تحفظ سنیت ٹی ٹی ایس درگاہ اعلیحضرت بریلی شریف یوپی الھند

فجر کے ایک گھنٹہ بعد جب موبائل کھولا گیا تو یہ دل سوز، جان سوز، روح فرسا خبر موصول ہوئی کہ میرے مشفق ومربی، فقیہ اہل سنت، عمدۃ المناظرین، جامع معقولات ومنقولات حضرت علامہ مفتی آل مصطفی صاحب مصباحی علیہ الرحمہ کا وصال پر ملال ہو گیا۔ اناللہ وانا الیہ رجعون۔

اس جانکاہ خبر نے فقیر کو حزن وملال کی چادر میں ڈھانپ لیا۔ بے ساختہ آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ اس سوگواری کی حالت میں ہمت نہیں ہو پارہی ہے کہ کچھ لکھ سکوں۔ صرف چند تعزیتی کلمات لکھنے کی کوشش کر رہا ہوں، ان شا اللہ چند ایام کے بعد حضرت کی دینی و فقہی خدمات کے اہم گوشے اور ان کے اعلی اخلاق وکردار کے تابندہ نقوش کو سپرد قرطاس کیا جائے گا۔

آپ نے درس وتدریس، اصلاح وموعظت، افتا وقضا، تحریر وقلم، مناظرہ وعلمی مباحثہ، تنظیم وتحریک اور دعوت وتبلیغ کے ذریعے زرین کارنامے اور لازوال خدمات انجام دیں۔ آپ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ خدمت دین اسلام اور فروغ مسلک رضا میں گزرا۔ بلاشبہ آپ کی دینی، علمی، قلمی، لسانی، فقہی، ادبی اور مسلکی خدمات آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ یقینا ایسی علمی ودینی شخصیت کا سانحہ ارتحال پوری سنیت کیلیے ایک ناقابل تلافی

نقصان ہے۔جس کی بھرپائی اس قحط الرجال کے دور میں مشکل ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالی اپنے فضل وکرم سے اہل سنت میں ان کے امثال پیدا فرمائے، ان کی دینی وعلمی خدمات کو قبول فرمائے، انھیں اپنی بے کراں رحمتوں کے سایے میں جگہ دے اوران کے متعلقین کوصبر واجر سے نوازے۔

آمین بجاہ سید المرسلین علیہ وعلیھم وعلی آلہ وصحبہ
الصلاو التسلیم۔

10 جنوری 2022

فقیر احسن محمد سلیم رضا رضوی تحسینی برکاتی بریلوی ارشدی خلیفہ سرکار حضور تحسین رضا خاں حضور صدر العلما محدث بریلوی علیہ الرحمہ وخلیفہ سرکار پیر محمد ارشد سبحانی صاحب قبلہ قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ قدسیہ (پاکستان (ورکن اعلی آل انڈیا تحریک تحفظ سنیت ٹی ٹی ایس درگاہ اعلیحضرت بریلی شریف یوپی الھند

□□□

عالم سنیت کے عظیم محقق

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اِن لِلہِ ما اخذ ولہ ما اعطی وکل شی عِندہ بِاجل مسمی فلتصبِر ولتحتسِب۔ مرکز علم ودانش جامعہ امجدیہ گھوسی کے نہایت معتمد مدرس، عالم سنیت کے عظیم محقق، فقہ وافتا کے عدیم المثال مفتی، اخلاق وکردار کے پیکر جمیل، ہزاروں طالبان علوم عقلیہ ونقلیہ کے استاذ ومربی حضرت علامہ مفتی محمد آل مصطفی قادری مصباحی صاحب قبلہ کے وصال پر ملال کی خبر سے قلبی صدمہ ہوا، **ان اللہ لا ینتزِع العلم انتزاعا من الناسِ ولن یقبِض العلم بقبضِ العلماِ،،** علم اٹھتا جارہا ہے، جانے والے کا دور تک بدل نظر نہیں آرہا ہے۔

اللہ رب العزت حضرت علیہ الرحمہ کو غریق رحمت فرمائے، جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

شریک غم:
محمد کونین نوری مصباحی
شیخ الحدیث وصدر شعبہ افتاء
دار العلوم عطائے رسول رضانگر کوٹہ راجستھان

□□□

یااللہ قیامت کیوں نہیں آجاتی !!!

بلاشبہ فرمان خداوندی ہے: ’’وماتدری نفس بای ارض تموت،، یہ ہمارا اعتقاد ہے اوراس پر سب کا اتفاق بھی اور نیز مسلمہ حقیقت ہے کہ آقائے کائنات صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا عالیشان ارشاد سے ہے، جس کا مفہوم یہ ہے:

’’علمائے ربانی کا دنیا سے اٹھالیا جانا آثار قیامت میں سے ہے،،

اب کیا کچھ رہ گیا ہے کہ چند برسوں میں وہ علمائے کرام جو دین کے اثاثہ تھے ان کی رحلت کا تانتا بندھا ہوا ہے اور خصوصا اس دوسال میں تو سب کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔

آج اور گزشتہ کل تو غضب ہی ہو گیا کہ علاقہ سیمانچل کی یتیمیت اور علم وعرفان کی محرومیت کی انتہا نہ رہی کہ جب کثیر التعداد علوم وفنون کے مالک آفاقی شخصیت حضرت علامہ مفتی حسن منظر قدیری علیہ الرحمہ کے سپرد خاک کرنے پر دنیا جہاں کے آنسو ابھی تھمنے نہ پائے تھے کہ اچانک ابھی نماز صبح کے فورا بعد واٹس ایپ پر یہ دل سوز خبر گردش کرنے لگی کہ لمبے عرصے سے علیل گوناگوں خوبیوں کے شاہ وار فقیہ عصر حضرت علامہ مفتی آل مصطفے مصباحی کٹیہاری (استاد جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی مئو یوپی) بھی ہمیں داغ فراقت دے گئے ۔اناللہ وانا الیہ رجعون.....

دل کواس کے علاوہ کہہ کر تسلی نہیں پہنچا سکتے۔

پہونچی وہیں پہ خاک جہاں کی خمیر تھی۔

سچ ہے مصیبتیں کہہ کر نہیں آتیں!

کیا خبر تھی اچانک یہ حادثہ ہوجائے گا

آغوش زمین میں آسماں سوجائے گا

اللہ عزوجل ان کی تربت اقدس پر رحمت ونور کی خوب برسات نازل فرمائے

آمین۔

ابر رحمت ان کے مرقد پر گوہر افشانی کرے

سبزہ نورسیدہ اس گل کی نگہبانی کرے

فقط دعاجو

شریک غم:

محمد شاکر رضا قادری

جامعۃ الرضا فاطمۃ الزہرا اون سورت گجرات

بانی قادری مشن اتر دیناج پور

وشاخ سور/10 جنوری 22

نزیل وطن مالوف سملیا دالکولہ اتر دیناج پور(بنگال

❑❑❑

بے شک وہ نادر دہر تھا

آہ مفتی آل مصطفی مصباحی رفیق گرامی فقیہ عصر علامہ مفتی آل مصطفی مصباحی کے وصال کی خبر نے قلب وجگر کو پارہ پارہ کر دیا، جانے والے یکتائے روزگار شخصیت کے مالک تھے، کن کن خوبیوں کو یاد کروں بیشک وہ نادر دہر تھا، اللہ تعالی ان کی مغفرت فرمائے اور آپ کے اہل خانہ ولواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے!

سوگوار:

منظور احمد رضوی

□□□

کسی کو الوداع کہنا بہت تکلیف دیتا ہے

آج صبح جیسے ہی موبائل آن کیا تو فیسبک اور واٹس ایپ پر ایک ذمہ دار عالمِ دین کی پوسٹ پڑھا کہ فقیہِ بے مثال حضرت علامہ مفتی محمد آلِ مصطفےٰ اشرفی مصباحی صاحب قبلہ کا وصال ہوگیا۔ انا للہِ و انا الیہ راجعون یہ پڑھ کر دل و دماغ جیسے سن ہوگیا ہو، میری بے چینی نے کہا کہ ''اللہ کرے کہ یہ خبر غلط ہو، لیکن پھر مسلسل درجنوں علما اور مفتیانِ کرام کی پوسٹ دیکھ کر بیساختہ رو پڑا۔ یہ واقعی بات ہے کہ جس کا فائدہ جتنا زیادہ ہوتا ہے اس کے چلے جانے سے نقصان بھی اتنا ہی زیادہ ہوتا ہے۔ کسی کی موت بس اہل خانہ کے لے باعثِ تکلیف ہوتی ہے تو کسی کی موت پورے خاندان کے لئے۔ کسی کی موت علاقے کے تمام لوگوں کو صدمہ دے جاتی ہے تو کسی کی موت پورے ملک کو ہِلا کر رکھ دیتی ہے۔ جس کا جتنا بڑا فائدہ ہو اس کا غم بھی اتنا ہی بڑا ہوتا ہے۔

بلا شبہ حضرت مفتی صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کا رخصت ہو جانا صرف اہلِ خانہ، خاندان، علاقے، ادارے اور ملک کا ہی نقصان نہیں ہے بلکہ ملتِ اسلامیہ اور مسلکِ حق اہل سنت و جماعت کا عظیم علمی خسارہ ہے۔

ہوا ہے تجھ سے بچھڑنے کے بعد یہ معلوم
کہ تو نہیں تھا تیرے ساتھ ایک دنیا تھی

الحمدِللہ آپ کا علم آپ کی زبان وقلم کے ساتھ ساتھ آپ کے کردار سے بھی بولتا تھا۔ جامع اشرف کچھوچھہ مقدسہ اور دار العلوم علی حسن اہل سنت (ساکی ناکہ ممبی) میں کئی بار آپ کی خدمت سے مستفیض ہونے کا موقع ملا اور اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ علم وعمل، تقوی وطہارت کی مجسم تصویر، اپنے اکابرین اور پیر خانے کے بہت ہی مودب اور علمی جاہ و حشمت کے باوجود اصاغرین کے لئے نہایت ہی مشفق ومہربان، ہر لمحہ رہنمائی کرنے والے بلکہ شخصیت ساز تھے۔ ملک کے مختلف دار الافتا کے بعض ذمہ دار مفتیانِ کرام کو اب

تک میں نے خود دیکھا ہے کہ مستفتی کو فتوی کی کاپی دینے سے پہلے حضرت سے رجوع کر کے اصلاح کرواتے رہے۔

استاذ العلما والمشائخ محبوبِ بارگاہِ سادات و اولیا عطائے حضور سرکار کلاں حضرت مفتی محمد آلِ مصطفے اشرفی مصباحی صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کا وصال یقینی طور پر ہر دردمند سنی کے لئے ایک صدمہ ہے جس کے لئے آج سوشل میڈیا پر اہل سنت کے ہر سلسلے سے وابستہ اہلِ علم حضرات کی تحریریں دیکھی جاسکتی ہیں۔آپ اپنے خلوص وللّٰہیت کی وجہ سے مقبولِ عوام وخواص ہیں۔

جاتے ہوئے کہتے ہو قیامت میں ملیں گے
کیا خوب قیامت کا ہے گویا کوئی دن اور

ہم حضرت مفتی صاحب قبلہ کے اہلِ خانہ، شاگردوں، جماعتِ علما اور جامعہ امجدیہ رضویہ (گھوسی) کے اراکین و مدرسین کے غم میں شریک ہیں اور دعا گو ہیں کہ مولی تعالی سرکارانِ پنجتن پاک علیہم الصلو والسلام کے صدقے وطفیل دنیا میں حضرت مفتی صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کا علمی فیضان جاری رکھے اور آپ کی بے حساب مغفرت فرمائے اور آپ کے درجات بلند فرمائے۔

آمین ثم آمین یارب العالمین۔

محمد ارشد نظامی اشرفی
لابریرین وناظم شعبہ نشرواشاعت دارالعلوم علی حسن اہلسنت
انیس کمپانڈ لنک روڈ ساکی ناکہ ممبی

□□□

آسی فاؤنڈیشن کے اراکین بھی سوگوار ہیں

بھیگی شب کی گھنٹی عام طور پر اندوہناک خبر کی پیش خیمہ ہوتی ہے، میں اس وقت گہری نیند میں تھا، موبائل کی اسکرین پر محترم مفتی مبشر رضا ازہر مصباحی (بھیونڈی ،مہاراشٹر) کا نام دِکھا، نام دیکھ کر اور پریشانی بڑھی کہ کسی قریبی کے ساتھ کہیں کوئی حادثہ تو نہیں پیش آیا، فون ریسو کیا تو سلام کے بعد فوراً مفتی صاحب گویا ہوئے کہ آپ کو کوئی خبر ملی؟ میں نے کہا: نہیں۔کون سی خبر؟ انھوں نے مدھم آواز میں کہا: حضرت مفتی آل مصطفی مصباحی صاحب اب اس دنیا نہیں رہے، یہ سن کر اٹھ بیٹھا اور کلمہ ترجیع پڑھا۔اس کے بعد اب آنکھوں سے نیند اچاٹ ہوگئی اور حضرت مفتی آل مصطفی مصباحی علیہ الرحمہ سے بارہا ملاقاتیں، ان کی شفقتیں اور حوصلہ افزا باتیں ذہن ودماغ میں گردش کرنے لگیں۔

مفتی آل مصطفی مصباحی علیہ الرحمہ میرے استاذ تو نہ تھے لیکن جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے سالانہ امتحانات میں اکثر ممتحن ضرور رہے ہیں۔استاذ جیسے شفیق وکرم فرما تھے۔اکثر ان کا فون آتا اور میں بھی گاہے بگاہے ان کو فون کرتا۔اس طرح دورِ طالب علمی سے اب تک ان سے تعلق و رابطہ رہا۔ان سے میری آخری ملاقات 22/ جولائی 2021 میں حضرت شیخ طریقت مجمع البحرین مفتی شاہ محمد عبید الرحمن رشیدی دام ظلہ (زیب سجادہ خانقاہ رشیدیہ جون پور) کے دولت کدے موضع بینی باڑی، کروم ہاٹ، ضلع کٹیہار، بہار) میں ہوئی تھی۔ان کے ساتھ ان کے بڑے مخلص اور قدر داں محترم مکھیا محبوب عالم صاحب (موضع بھوانی پور، اعظم نگر، ضلع کٹیہار) بھی تھے۔حضرت مجمع البحرین کی بارگاہ سے رخصت ہوکر ہم لوگ حضرت مولانا ذاکر حسین لطیفی علیہ الرحمہ (سابق پرنسپل دارالعلوم سرکار آسی سکندر پور، ضلع بلیا، یوپی) کے یہاں تعزیت اور حضرت لطیفی کی قبر پر فاتحہ خوانی کے لئے حاضر ہوئے۔یہاں سے فارغ ہونے کے بعد مفتی صاحب اور مکھیا محبوب صاحب زور ڈالنے لگے کہ آپ ہمارے ساتھ چلیں۔میں نے معذرت کی کہ ابھی

موقع نہیں ہے۔ان شا اللہ پھر کبھی ضرور حاضری ہوگی۔اس کے بعد وہ اپنے گھر کے لئے روانہ ہوئے اور میں اپنے گھر کے لئے۔کسے پتا تھا کہ یہ میری ان سے آخری ملاقات اور بات چیت ہوگی۔حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ شاہ عبد العلیم آسی فاونڈیشن دہلی کے اراکین میں سے تھے۔کئی بار وہ آسی فاونڈیشن بھی تشریف لا چکے تھے۔ایک مرتبہ جب وہ غفور نگر جامعہ نگر والے آفس میں آئے تھے تو یہاں ڈاکٹر خوشتر نورانی اور ڈاکٹر ارشاد عالم نعمانی صاحبان سے ان کی ملاقات ہوئی تھی۔مجھے اس دن پتا چلا تھا کہ خوشتر صاحب اور ارشاد صاحب دونوں آپ کے تلامذہ میں سے ہیں۔ان دنوں خوشتر صاحب تذکرہ مشائخ رشیدیہ کی ترتیب جدید اور حواشی وضمیمہ جات کا کام کررہے تھے جب کہ نعمانی صاحب آسی فاونڈیشن سے باضابطہ وابستہ رہ کر مناقب العارفین جلد اول کے ترجمہ وتحقیق کے فرائض انجام دے رہے تھے۔آسی فاونڈیشن کے نئے دفتر (ثمرا پارٹمنٹ، جوگا بائی ایکسٹینشن جامعہ نگر، نئی دہلی) میں بھی مفتی صاحب کا آنا ہوا ہے۔آپ فاونڈیشن کے کاموں کو دیکھ کر بڑے خوش ہوتے اور دعاؤں سے نوازتے تھے اور کافی ہمت وحوصلہ افزائی کرتے تھے۔حضرت مجمع البحرین دام ظلہ نے مناظرہ رشیدیہ کے حوالے سے ایک بڑا علمی وتحقیقی کام ان کو سپرد کیا تھا۔مناظرہ رشیدیہ کے تمام شروح ومتون اور حواشی کو سامنے کر ایک تحقیقی و تنقیدی جائزہ وغیرہ لینا تھا۔اپنی بیماری سے قبل انھوں نے ایک بار فون کر کے کہا کہ ان شا اللہ گھوسی جا کر فورا اس کام میں لگ جاؤں گا اور حضرت کے ارشاد کی ضرور تعمیل ہوگی۔

آپ تمام مواد اور کاغذات بذریعہ ڈاک یا دستی مجھ تک پہنچوا دیجیے گا۔حضرت مفتی موصوف علیہ الرحمہ پر تفصیلی اظہارِ خیال ان شا اللہ پھر کبھی کروں گا۔ان کے انتقال سے جہاں ذاتی طور میں بہت صدمے سے دوچار ہوں وہیں آسی فاونڈیشن کے اراکین بھی سوگوار ہیں۔ہم سب ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا گو اور ان کے اہل خانہ اور جملہ پسماندگان کی خدمات میں تعزیت پیش کرتے ہوئے ان کے غم میں شریک ہیں۔

❑❑❑

گلستان علم وفضل کا ایک اور ستارہ غروب ہوگیا

افسوس صد افسوس میرے مربی، مشفق، کرم فرما استاد فقیہ عصر حضرت علامہ مفتی آل مصطفی مصباحی علیہ الرحمہ اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔انا للہ وانا الیہ رجعون۔

میں نے جب 10 جنوری بروز پیر 12 بجکر 30 منٹ پر واٹس ایپ آن کیا تو یہ اندوہناک خبر پڑھ کر میرے دل ودماغ جیسے سن سا ہوگیا پہلے تو دل ماننے کے لئے تیار ہی نہیں ہو رہا تھا لیکن جوں جوں میں واٹس ایپ کی تفصیلات دیکھتا گیا پھر یقین ہوگیا اور ہو بھی کیوں نا کہ اللہ تعالی کا اٹل اور حتمی فیصلہ ہے۔کل نفس ذائق الموت، لہذا ہر ذی روح کو موت کا مزہ چکھنا ہی ہے۔لیکن اتنی جلدی استاد گرامی فقیہ عصر حضرت علامہ مفتی آل مصطفی مصباحی علیہ الرحمہ ہم تمام شاگردوں اور اپنے ہمعصر علما کو داغ مفارقت دے جائیں گے ہمیں اسکا وہم گماں بھی نہ تھا حضرت علیہ الرحمہ کو مالک لم یزل نے بے شمار خوبیوں سے نوازا تھا آپ مفسر، محدث، مفتی کے ساتھ ساتھ منکسر المزاج، روح شناس اور اسوہ حسنہ کے جامع تھے۔آپ علیہ الرحمہ عرصہ دراز سے جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی مئو یوپی میں بحیثیت مفتی، ومدرس ہزاروں تشنگان علوم نبویہ کو اپنے فیضان علم سے فیضیاب کرتے رہے، حضرت علیہ الرحمہ کی رحلت سے ملک وملت کا عظیم خسارہ تو ہوا ہی بالخصوص جامعہ امجدیہ رضویہ کا بھی بہت بڑا نقصان ہوا ہے جو نا قابل تلافی ہے۔حضرت علیہ الرحمہ کی شخصیت عصر حاضر میں نایاب تو نہیں پر کمیاب ضرور تھی، مولی تعالی حضرت علیہ الرحمہ کے وصال سے جو ملک وملت، بالخصوص جامعہ امجدیہ میں خلاء واقع ہوئی ہے اس کو پورا فرمائے۔اور حضرت علیہ الرحمہ کا نعم البدل ملک وملت، اور جامعہ امجدیہ کو عنایت فرمائے۔اخیر میں مالک لم یزل کی بارگاہ میں دست بدعا ہوں کہ مولی تعالی حضرت علیہ الرحمہ کی بے حساب مغفرت فرمائے اور حضرت علیہ الرحمہ نے جو اپنی زندگی کے اکثر لمحات خدمت دین متین میں صرف کیا ہے تمام تر خدمتوں کو ان کے لئے ذریعہ نجات، اور بلندی درجات کا سبب بنائے، آمین۔

دارالعلوم حنفیہ گلشن بغداد کے جملہ اساتذہ، اراکین، متعلقین و معاونین کی جانب سے حضرت علیہ الرحمہ کے تمام اہل خانہ جملہ شاگردوں، اور ملک وملت کے علما اور بالخصوص تمام طلبا جامعہ امجدیہ رضویہ۔ اور حضرت کے بچوں کو تعزیت پیش کرتے ہیں، مولی تعالی تمام لوگوں کو حضرت کے وصال پر ملال پر صبر جمیل اور ان پر اجر جزیل عنایت فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

یک از سوگوار

محمد ظہور عالم امجدی رضوی

خادم التدریس والافتا۔

دارالعلوم حنفیہ گلشن بغداد اوشکرہ بالا بارہمولہ کشمیر۔ الہند

❑❑❑

فقیہ اہلسنت محقق عصر

فقیہ اہل سنت محقق عصر استاذ عظیم حضرت مولانا مفتی آل مصطفے اشرفی مصباحی رحمہ اللہ الرحمن الرحیم و رضی عنہ متقی دین دار صابر و شاکر حلیم عالم دین تھے پوری حیات خدمت دین اسلام و اشاعت مذہب اہل سنت و جماعت میں گذاری تعلیم و تدریس اور تصنیف و تحقیق ان کا محبوب مشغلہ تھا۔

اللہ کریم و عظیم سبحنہ وتعالی ان کی جملہ خدمات دینیہ کو قبول فرمائے اجر کریم بخشے صالحین کا جوار عطا فرمائے اہل و متعلقین کو ان کے فراق پر صبر وسکون سے نوازے۔

وصلی اللہ تبارک وتعالی وبارک وسلم وعلی آلہ وعلینا

معھم وعلی کل من ھو محبوب و مرضی لدیھا

اشرف رضا قادری

ادارشرعیہ مہاراشٹر ممبئی

❑❑❑

سیمانچل ایک بار پھر سوگوار

موت العالم موت العالم ۔۔۔۔۔۔سیمانچل ایک بار پھر سوگوار ،بعد فجر جب دارالعلوم پہونچا تو حضرت خواجہ مسعود رضا صاحب نے یہ جانکاہ خبر سنائی کہ فقیہ عصر منبع علم وحکمت حضرت علامہ مفتی آل مصطفی صاحب قبلہ طویل علالت کے بعد ہم سب کو چھوڑ کر داعی اجل کو لبیک کہاانا للہ وانا الیہ راجعون ۔

سیمانچل کے علمی میدان کا یہ انخلا کبھی پر نہیں ہو پائے گا حضرت جہاں ایک محقق تھے وہیں اصاغر نواز بھی تھے علمی جلال کے ساتھ ساتھ منکسر المز اج تھے مزاج سے کبھی محسوس نہیں ہوا کہ اس پایہ کے عالم اوراس قدر انکساری ... آپ علم کے ایک کوہ ہمالیہ تھے فقیر کو اچھی طرح یاد ہے جب مفتی آل مصطفی صاحب قبلہ علیہ الرحمہ اور حضرت اور مفتی حسن منظر صاحب قدیری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مفتی ایوب مظہر صاحب قبلہ اور فقیہ النفس حضرت مفتی مطیع الرحمن صاحب قبلہ کے بیچ کسی مسئلے پر بحث ہو رہی تھی سر شام سے لے کر تقریبا رات بارہ بجے تک بحث ہوتی رہی دلائل پر دلائل پیش کرتے رہے دیگر علما عش عش کرنے لگے۔

علما وفقہا کا اس دار فانی سے کوچ کرنا بھی قرب قیامت کی علامت ہے کیونکہ حدیث گواہ ہے۔

> حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک علم اٹھا نہ لیا جائے (بخاری)

اور علم عالم کے اٹھائے جانے پر اٹھے گا بہر حال قضائے الہی کو کون ٹال سکتا ہے مولی کریم حضرت پر کرم فرمائے اور دنیاوی خدمات کا بہترین صلہ عطا فرمائے مگر مقام افسوس یہ ہے کہ یکے بعد دیگرے سیمانچل سے جید جید علما کا انخلا جسکی کوئی بھرپائی نہیں

،سیمانچل علمی میدان میں غربت کی طرف جا رہا ہے۔

مولی کریم رحم فرمائے اور حضرت کی قبر پر ابر رحمت فرمائے۔

آمین ثم آمین

شریک غم

فقیر محمد شہروز عالم اکرمی عفی عنہ کلکتہ

❑❑❑

ایک ایسا سورج جو آدھی رات کو غروب ہوا

آج فجر کی نماز کے بعد جیسے موبائل آن کیا اور واٹس ایپ کھولا تو سب سے پہلے محب گرامی حضرت مولانا ثاقب رضا عبیدی صاحب کا میسیج نظر آیا بہت دنوں کے بعد ان کا میسیج تھا فورا پڑھنا شروع کیا ابھی پہلی سطر ہی پڑھ پایا تھا کہ سکتہ طاری ہو گیا، تھوڑی دیر کے لئے دھڑکنیں تھم گئیں اور بے ساختہ آنکھیں اشک بار ہو گئیں کیوں کہ اس میں لکھا تھا کہ ’’فقیہ عصر حضرت مفتی آل مصطفی مصباحی صاحب رات 12/ بجکر 30 / منٹ پر وصال فرما گئے،، اناللہ وانا الیہ راجعون،،

رہنے کو سدا دہر میں آتا نہیں کوئی تم جیسے گئے ویسے بھی جاتا نہیں کوئی

حضرت مفتی آل مصطفی مصباحی رحمۃ اللہ علیہ اپنے ہم عصر مفتیوں میں نہ صرف صف اول کے مفتی تھے، بلکہ ایک بہترین مدرس، محقق، مدقق، مصنف، متقی، خطیب اور ماہر فقہ واصول بھی تھے ان سب پر مستزاد ان کی سادگی اور منکسر المزاجی تھی اپنے چھوٹوں سے بھی مسکرا کر ملتے، حوصلہ افزائی فرماتے اور دعاؤں سے نوازتے تھے، ابھی تو آپ کو دین کے اور بہت سے کام کرنے تھے، یہ بھی کیا کوئی جانے کی عمر تھی ابھی تو ٹھیک سے جوانی بھی نہیں ڈھلی تھی۔۔۔لیکن مرضی مولی از ہمہ اولی۔۔آخر کار اہلسنت کا یہ چمکتا، دمکتا آفتاب اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ علم وحکمت کی روشنی سے دنیا کو روشن ومنور کرتے ہوئے 12 / جنوری 12/30 کو آدھی رات میں غروب ہو گیا اور اپنے محبین ومتعلقین کو روتا بلکتا چھوڑ کر خالق حقیقی سے جا ملے،، انا للہ و انا الیہ راجعون،، اللہ تعالی حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ کو غریق رحمت کرے اور ان کے لواحقین وپس ماندگان اور محبین ومتعلقین کو صبر جمیل اور اس پر اجر جزیل عطا فرمائے۔ آمین یارب العلمین بجاہ سید الانبیا والمرسلین عزوجل وصلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم

شریک غم

محمد ارمان علی قادری خاکی جامعہ اشرفیہ اظہار العلوم برہان پور ایم-پی

عالم ربانی مفتی آل مصطفے مصباحی نہ رہے

آج بتاریخ 10 ،جنوری 2022 پیر کی صبح 9 بجے واٹس ایپ کے ذریعے معلوم ہوا کہ فقیہ ہندوستان، عالم ربانی حضرت علامہ مفتی آل مصطفی مصباحی علیہ الرحمہ استاذ وصدر مفتی جامعہ رضویہ امجدیہ گھوسی، اللہ کے پیارے ہو گئے، پل بھر کے لئے مجھے یقین نہیں ہوا مگر قدرت الہی کے آگے کس کی چلی ہے:

لکل ام اجل اذا جا اجلھم فلا یستخرون ساع و لا یستقدمون

،،

ہر گروہ کے لئے وعدہ ہے، جب ان کا وعدہ آئیگا تو ایک گھڑی پیچھے ہٹیں گے نہ آگے بڑھیں گے۔

یقینا یہ خبر دنیائے سنیت کے لئے اندوہ ناک ہے۔حضرت کا وجود مسعود پوری جماعت اہل سنت کے لئے باعثِ برکت وافتخار تھا، آپ کی خوش اخلاقی اور ملنساری کے سبھی اکابر واصاغر معترف ومداح ہیں، آپ کی فقہی بصیرت کو دیکھ کر ارباب علم ودانش نے آپ کو فقیہ عصر اور فقیہ النفس کے لقب سے یاد کیا۔ اللہ تعالی آپ کے مرقد پر رحمت و غفران کی بارش برسائے۔

ابر رحمت ان کے مرقد پر گوہر باری کرے

حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے

-----شریک غم-----

محمد صابر عالم مصباحی

خادم درس وافتا دار العلوم فدائیہ نوریہ پا چھورسیا، اسلام پور، اتر دیناج پور۔

❑❑❑

The great Indian World Sheikh Mufti Al Mustafa Musbahi

انااللہ وانا الیہ راجعون۔ البقاءللہ تعالی وحدہ

The great Indian World Sheikh Mufti Al Mustafa Musbahi May Allah Have mercy on him_

The !DaralMalik Institution is deeply grieved and sorrowfu and more contentment with the will of Allah Almighty and the appreciation of the world, the Al-Mustafa Al-Masbahi (Member of the "Legal Council" of the Ashraf University, Mubarak For, India), who passed away today (Monday), 7 Jamad Al Another one, dated January 1, 2018, May Allah Almighty have mercy on him, and forgive him and the highest Grades in Paradise, and honor his land with friends and relative And the Foundation offers sincere condolences to the family of the deceased, his lovers and his disciples, the message of the Almighty to rest him with his mercy, and to dwell him in his vast Paradise, to accept him among the righteous, and to inspire his family and relatives patience and solace.

الموسس دارالملک فاؤنڈیشن

بیرونی علماء ومشائخ کے سوگوار تعزیت نامے

ایسے متواضع علماء بہت کم ہیں

آج بعد از فجر یہ خبر پڑھ کے کچھ دیر کے لیے ایک طرح کا سکتہ طاری ہوگیا کہ یہ کیا ہوگیا۔ میرے پیارے اور مشفق استاد مفتی آل مصطفی دنیائے فانی سے کوچ کر کے رسول اللہ علیہ السلام کی زیارت کرنے قبر پہنچ گیے۔ حضرت نے ہمیں حسامی کا درس دیا۔ جب ہم حضرت کے گھر جاتے تو باوجود لاغری کے، خود ہی مہمان نوازی فرماتے۔ ان کی عاجزی کے کیا کہنے۔ اتحاد اہل سنت کے بہت دردمند تھے۔

میں جب گھوسی سے سری لنکا کے لیے روانہ ہوا، تو حضرت کی دست بوسی کی، کیا پتہ کہ یہ میری آخری دست بوسی تھی۔ پھر جب میں اپنے ملک پہنچا تو حضرت نے مجھے کال کر کے حال دریافت کیا۔

آج بڑا دل کر رہا ہے ان کے جنازے میں شرکت کرنے کا، مگر دوری تمام طلبہ و اساتذہ سے گزارش ہے کہ کم از کم ایک بار سورہ فاتحہ پڑھیے اور کچھ صدقات وخیرات کر کے روح حضرت کو ایصال کرے۔

مولانا غلام محمد مصباحی صاحب

سری لنکا

❑❑❑

تعزیت مفتی آل مصطفےٰ مصباحی

امیر اہل سنت حضرت مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی امیر سنی

دعوت اسلامی پاکستان

نحمدہ و نصلی و نسلم علی خاتم النبیین

آنکھیں وہ دیکھیں گی جو پہلے نہ دیکھا ہوگا، تابعی بزرگ حضرت یونس بن عبید رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دن اپنے آپ سے فرمایا؛

عنقریب تیری انکھیں وہ دیکھیں گی، جو انھوں نے کبھی نہیں دیکھا، تیرے کان وہ سنیں گے جو انہوں نے کبھی نہیں سنا، پھر تم ایک مرحلے، رشتے سے نکلو گے تو اس سے سخت مرحلے میں داخل ہوجاؤ گے، یعنی زندگی کے مرحلے سے نکلو گے تو برزخ کے مرحلے میں داخل ہو جاؤ گے، یہاں تک کہ پل صراط سے گزرنے کا مرحلہ آجائے گا۔

[حوالہ حلیۃ الاولیا جلد 3 ص 25]

بے وفا دنیا پہ مت کر اعتبار
تو اچانک موت کا ہوگا شکار

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

سگ مدینہ محمد الیاس عطار قادری رضوی عفی عنہ کی جانب سے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ افسوس ناک خبر ملی کہ ریحان المصطفی قادری، اتقان مصطفے قادری، اور لمعان مصطفے قادری کے ابوجان اور محمد حبیب الرحمن رضوی صاحب، ضیاء المصطفے قادری

صاحب کے بھائی جان ،استاذ جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی ،حضرت علامہ مولانا آل مصطفی قادری مصباحی طویل علالت کے بعد 6 جمادی الآخرہ 1443ھ مطابق 10 جنوری 2022ء کو 51 سال کی عمر میں کشن گنج بہار ہند میں انتقال فرما گئے۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔

میں تمام سوگواروں سے تعزیت کرتا ہوں،اورصبر وہمت سے کام لینے کی تلقین۔

الحمدللہ رب العالمین، والصلوٰۃ والسلام علی خاتم
المنبیین۔یارب المصطفی جل جلالہ۔وصلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وسلم۔

حضرت مفتی آل مصطفی قادری مصباحی کوغریق رحمت فرما،اے اللہ پاک انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ نصیب فرما،رب کریم ان کی قبر جنت کا باغ بنے ،رحمت کے پھولوں سے ڈھکے، یااللہ پاک ان کی قبر کا اندھیرا دور ہوجائے۔قبر کی گھبراہٹ اور وحشت وتنگی دور ہو،مولا کریم نور مصطفے کا صدقہ ان کی قبر تاحشر جگمگاتی رہے،اے اللہ پاک مرحوم کو بے حساب بخش کر جنت الفردوس میں اپنے پیارے پیارے آخری نبی مکی مدنی محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلیہ وسلم کا پڑوسی بنا،رب کریم تمام سوگواروں کوصبر جمیل اورصبر پراجر جزیل مرحمت فرما،رب کریم میرے پاس جوکوئی ٹوٹے پھوٹے اعمال ہے،اپنے کرم کے شایان شان ان پراجر عطا فرما، یااللہ پاک یہ سارا ثواب جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلیہ وسلم کوعطا فرما،رب کریم پیارے پیارے آخری نبی مکی مدنی محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلیہ وسلم کا صدقہ یہ سارا ثواب مرحوم حضرت مفتی آل مصطفے قادری مصباحی سمیت ساری امت کوعنایت فرما۔

آمین بجاہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلیہ وسلم

صلو علی الحبیب صلی اللہ علیہ وآلیہ وسلم

تمام سوگوار صبر وہمت سے کام لے،اللہ رب العزت کی رحمت سے مایوس نہ ہوں،اللہ پاک کی رضا پر راضی رہے،سبھی نے دنیا سے جانا ہے،جی ہاں اپنی بھی باری لگی ہوئی ہے،عنقریب موت آنی ہی آنی ہے، جان جانی ہی جانی ہے،کوئی بھی یہاں ہمیشہ رہنے

کے لئے نہیں آیا،جانے والے کے لئے خوب دعائے مغفرت کی جائے،ایصال ثواب کیا جائے،ہوسکے تو صدقہ جاریہ کے کام کرلئے جائیں،مگر بے صبری ہرگز نہ کی جائے،کہ بے صبری کرنے سے جانے والے نے پلٹ کر کہاں آنا ہوتا ہے،الٹا صبر کے ذریعے ہاتھ آنے والا جنت کا خزانہ ہاتھوں سے جاتا رہتا ہے،جوکہ بہت بڑا نقصان ہے۔

ہے صبر تو خزانہ فردوس عاشقوں
عاشق کے لب پہ شکوہ کبھی نہ آسکے

بہرحال ؛ہمیں دنیا سے جانے سے اپنی موت کی یاد کا سامان کرنا چاہئے ،اپنی آخرت کی تیاری بڑھانی چاہئے ،روز تو لوگوں کی موت ہورہی ہے،ڈیلی نہ جانے کتنے لوگ دنیا سے چلے جاتے ہیں،آپ کے یہاں جو میت ہوئی ،اگرچہ صدمے کی بات ہے ،مگر ظاہر ہے کہ دنیا میں ہونے والی یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے،ایک دن اس لیسٹ میں اپنا نام بھی تو آہی جائے گا،آج لوگ جناب کہتے ہیں توکل مرحوم کہا کریں گے،آج کسی خاتون کو محترمہ کہا جارہا ہے،توکل مرحومہ کے لقب سے ملقب کریں گے،ہاں ہاں

مرتے جاتے ہیں ہزاروں آدمی عاقل ونادان آخر موت ہے

یعنی عقلمند مر رہے ہیں، نادان ناسمجھ بھی موت کے گھاٹ اتر رہے ہیں۔

بارہا علمی تجھے سمجھا چکے مان یا مت مان آخر موت ہے

صلو علی الحبیب صلی اللہ علی محمد

(بے حساب دعا کا ملتجی 12 جمادی الآخری1443ھ مطابق
15 جنوری2022ء یہ پیغام رکارڈ کیا۔)

❑❑❑

ماریشش افریقہ میں مفتی آل مصطفی مصباحی کے لیے مجلس تعزیت

ماریشش : 12 جنوری بروز بدھ صبح دس بجے موشوازی ماریشش میں فقیہ عصر حضرت علامہ مفتی آل مصطفے مصباحی علیہ الرحمہ کے لئے تعزیتی نشست اور ایصال ثواب کی محفل کا انعقاد کیا گیا، استاذ العلما حضرت مفتی آل مصطفی مصباحی نور اللہ مرقدہ کا طویل علالت کے بعد دوشنبہ کی رات تقریباً ایک بجے انتقال پر ملال ہو گیا۔ اچانک وصال کی خبر نے بھی دنیا کو سوگوار کر دیا۔ ان کے لئے علما وائمہ ماریشش نے ایک تعزیتی نشست اور ایصال ثواب کی محفل کا انعقاد کیا۔ علمائے کرام نے ایک دوسرے کو تعزیت پیش کی اور اس عظیم سانحہ پر غم کا اظہار کیا۔ حضرت کے علمی کارناموں پر روشنی ڈالی گئی۔ قل شریف کے بعد حضرت مفتی حسن رضا مصباحی صاحب (استاذ مدرسہ خدمت المؤمنین ، ماریشش) اور مفتی قاسم مصباحی صاحب (مسجد نور محمدی ماریشش) کی رقت آمیز دعاؤں پر محفل کا اختتام ہوا۔

اس تعزیتی پروگرام میں کثیر تعداد میں علمائے کرام اور ائمہ عظام نے شرکت کی، خصوصیت کے ساتھ مولانا سرفراز عالم مفتی ریاض الحسن حامی منظری (خطیب و امام مسجد خدمت اسلام) مولانا مختار عالم مصباحی (مسجد منور) مولانا شمشاد عالم (باغ محمدی مسجد)، قاری مسلم رضا (المدینہ مسجد، پورٹ لوئس) مولانا عبدالقدیر (اکبری مسجد) مفتی ذیشان منظری، مولانا اکرم نعیمی، مولانا فیض عالم، مولانا ندیم اختر الهندی (مسجد شاہ احمد نورانی) مولانا غلام یزدانی اور راقم (محمد شمیم ریاض مصباحی، مسجد اہل بیت) کے علاوہ دیگر حضرات نے بھی شرکت کی۔

❑❑❑

آہ! فکر رضا کا امین تھا، نہ رہا

(علامہ مفتی آل مصطفیٰ مصباحی رحمۃ اللہ علیہ کی جدائی پر چند آنسو)

بسم اللہ الرحمن الرحیم،

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ النبی الامین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ اجمعین

موت العالم موت العالم، ایک عالم کی موت ایک جہان کی موت ہے۔

اہل علم کے اٹھنے سے علم اٹھتا جا رہا ہے، دنیا بھر میں نہایت ہی تیزی سے علم و فضل کے آفتاب و ماہتاب غروب ہوتے جا رہے ہیں۔ اہل سنت کی شہرہ آفاق درس گاہ الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور (اعظم گڑھ یوپی انڈیا) سے فیض یافتہ مصباحی علماء و مشائخ کی ایک بڑی تعداد مسافرانِ آخرت میں شامل ہو کر داعی اجل کو لبیک کہہ گئی ہے۔ ان میں ایک اہم نام علامہ مفتی آل مصطفیٰ مصباحی کا ہے، جنہیں فقیہ اہل سنت کے لقب سے شہرت حاصل ہے۔ آپ بھی 6 / جمادی الاخری 1443ھ/ 10 / جنوری 2022ء بروز پیر کو رخت سفر باندھ کر مسافرانِ آخرت میں شامل ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

فقیہ اہل سنت علامہ مفتی آل مصطفیٰ مصباحی رحمۃ اللہ علیہ کسی تعارف کے محتاج نہیں، دنیائے علم وفن آپ کو زین الفقہاء اور شمس المحققین کے نام سے یاد کرتی ہے۔

آپ کی ولادت باسعادت 6 / رمضان المبارک 1391ھ/ 27 / اکتوبر 1971ء کو ہند کے صوبہ بہار کے ضلع کٹیہار کے مردم خیز خطہ شہجنہ، بارسوئی میں ہوئی۔ آپ کے والد گرامی علامہ مولانا شہاب الدین اشرفی لطیفی رحمۃ اللہ علیہ اپنے عہد کے معروف عالم دین اور مفتی تھے، خلیفہ اعلیٰ حضرت ملک العلماء علامہ ظفر الدین بہاری کے ممتاز تلامذہ میں سے ایک تھے، فخر السادات سرکار کلاں علامہ مولانا مفتی سید مختار اشرف الاشرفی الجیلانی

کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید وخلیفہ تھے۔آپ کے دادا جان علامہ منشی نجابت حسین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ بھی نامور عالم دین تھے۔آپ کے نانا جان علامہ قاضی ثمیر الدین رشیدی رحمۃ اللہ علیہ بھی نہایت ثقہ ومعتبر عالم تھے اور شہرہ آفاق عالم دین علامہ ہدایت اللہ رامپوری ثم جون پوری رحمۃ اللہ علیہ کے ارشد تلامذہ میں سے ایک تھے۔

این خانہ ہمہ آفتاب است

علم وقلم سے شغف آپ کو ورثے میں ملا تھا، ابتدائی تعلیم وتربیت گھر میں ہوئی، گاؤں کے مکتب میں بھی پڑھا، مدرسہ اشرفیہ اظہار العلوم، حوراحجرا، سونا پور کٹیہار میں ابتدائی عربی اور فارسی کی تعلیم حاصل کی۔ مدرسہ فیض العلوم محمد آباد گوہنہ ضلع مئو میں درجہ ثانیہ تک پڑھا، الادارۃ الاسلامیہ دار العلوم حنفیہ کھگڑا ضلع کشن گنج بہار میں ثالثہ و رابعہ کی تکمیل فرمائی، بعد ازاں الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور میں داخلہ لیا، یہاں چار سال میں درجہ خامسہ سے درجہ ثامنہ تک پڑھا، درس نظامی کی تکمیل کی، دورہ حدیث کیا اور افتاء میں کمال مہارت حاصل کی۔ 1410ھ/ 1990ء میں یہاں سے سند فراغت حاصل کی اور دستار فضیلت سے سرفراز ہوئے۔

آپ کے اساتذہ کرام میں آپ کے والد گرامی علامہ مفتی شہاب الدین اشرفی، محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری، صدر العلماء علامہ محمد احمد مصباحی، علامہ مفتی مطیع الرحمن مضطر رضوی، علامہ نصر اللہ خان رضوی مصباحی، علامہ عارف اللہ اشرفی مصباحی فیضی، علامہ مفتی شمس الہدیٰ مصباحی، سراج الفقہاء مفتی نظام الدین برکاتی رضوی مصباحی، محدث جلیل علامہ عبد الشکور مصباحی، شارح بخاری علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی، مولانا اسرار احمد مصباحی، محقق زماں علامہ عبد الحق رضوی دامت فیوضہم جیسے اکابرین شامل ہیں۔

آپ کو بھی سرکار کلاں علامہ مفتی سید مختار اشرف الاشرفی الجیلانی کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت وارادت کی سعادت حاصل ہے۔ شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی میاں اشرفی جیلانی دامت برکاتہم العالیہ سے سلسلہ عالیہ قادریہ اور چشتیہ اشرفیہ میں خلافت و اجازت حاصل ہے۔ان کے علاوہ دیگر اکابرین سے بھی آپ کو اجازت وخلافت کا شرف

حاصل ہے۔

آپ اپنے استاذی المکرم حضرت محدث کبیر کے حکم پر جامعہ امجدیہ گھوسی میں تدریس وافتاء کے لئے تشریف لائے اور 1411ھ/ 1990ء تا 1443ھ/ 2022ء دم آخریں تک یہاں درس وتدریس اور افتاء کے فرائض نہایت احسن انداز میں سرانجام دیتے رہے۔

دنیا نے اپنے مسائل کی تسلی وتشفی کے لئے آپ کی خدمت میں بھرپور استفتاء بھیجے اور یوں آپ کے نوک قلم سے ہزاروں فتاویٰ صادر ہوئے، اسی طرح مجلہ ''جام نور'' میں مستقل کالم ''شرعی عدالت'' کے زیر عنوان بھی آپ کے گراں قدر فتاویٰ منظر عام پر آئے ہیں۔فتاویٰ نویسی میں آپ اپنی مثال آپ تھے۔اور آپ ان فتاویٰ کی نقول بھی اپنے پاس محفوظ رکھتے تھے۔اشرفیہ اسلامک فاونڈیشن حیدر آباد دکن کے روح رواں مولانا بشارت علی صدیقی صاحب فرماتے ہیں:

> ''میں نے فقیہ اہل سنت مولانا مفتی آل مصطفیٰ مصباحی صاحب کی خدمت میں حاضری دی تو میں ان کے مجموعہ فتاویٰ کی کئی نہایت ضخیم فائلیں دیکھی ہیں اور ان کے فتاویٰ فقیہ اعظم علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اکابرین کی تصدیقات سے بھی مزین ہیں۔

درس وتدریس، خطابت اور فتاویٰ کے علاوہ بھی مختلف موضوعات پر آپ کا راہوار قلم خوب چلا ہے۔ دوسو سے زائد مضامین ومقالات آپ کے نوک قلم سے نکل چکے ہیں، بقول مولانا بشارت علی صدیقی:

> ''میں نے حضرت کے ہاں ان کے گراں قدر مقالات ومضامین کا مجموعہ بالکل تیار دیکھا ہے، یہ مجموعہ آپ نے تین جلدوں میں تقسیم بھی کر رکھا تھا۔ پہلی جلد فقہیات، دوسری علمی مقالات اور تیسری شخصیات پر مشتمل تھی۔

آپ کی مستقل تصانیف میں سے اسباب ستہ اور عموم بلوی کی توضیح و تنقیح، مختصر سوانح صدر الشریعہ، بیمہ زندگی کی شرعی حیثیت، کنزالایمان پر اعتراضات کا تحقیقی جائزہ، منصب رسالت کا ادب واحترام، مسئلہ کفائت، عقل وشرع کی روشنی میں وغیرہ کافی مشہور ومعروف ہیں ان میں چند ایک راقم کے فردوس نظر ہوئی ہیں۔ ماشاء اللہ، انداز تحریر نہایت عمدہ اور اعلیٰ ہے۔ اسی طرح آپ نے کئی اہم کتابوں کے آسان اور عام فہم تراجم، خوب صورت حواشی، تحقیقی وتنقیدی تعلیقات اور گراں قدر تقدیمات بھی لکھی ہیں۔

آپ نے مقالہ نگار کی حیثیت سے بھی اپنا لوہا منوایا ہوا تھا، جس پر کئی کانفرنسوں، سیمیناروں اور فقہی مجلسوں میں آپ کے پیش کئے گئے نہایت تحقیقی وتنقیدی مقالات شاھد وناطق ہیں۔

آپ کی ساری زندگی احقاق حق اور ابطال باطل سے عبارت ہے۔ میدان مناظرہ میں آپ ہمیشہ مناظر اہل سنت علامہ مفتی مطیع الرحمن مضطر نوری دامت برکاتہم العالیہ کے معاون رہے۔ اہل سنت کے مخالفین کے لئے آپ کی للکار ردیدنی ہوتی تھی۔

آپ ساری زندگی فکر رضا کے امین رہے۔ جب بھی کسی مخالف نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری برکاتی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں ہرزہ سرائی کی تو آپ کا راہوار قلم فوراً حرکت میں آیا اور مخالف کا ایسا تعاقب فرمایا کہ اسے راہ فرار ہی میں چین آیا۔

یہ رضا کے نیزے کی مار ہے کہ عدو کے سینے میں غار ہے

فقیہ اہل سنت علامہ مفتی آل مصطفیٰ صدیقی اشرفی مصباحی رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت سے ہم غربائے اہل سنت کا ناقابلِ تلافی نقصان ہوا ہے، آہ! افتاء کا ایک باب بند ہو گیا ہے، گلستانِ خطابت میں چہکنے والا ایک خوش نوا بلبل ہمیشہ کے لئے خاموش ہو گیا ہے، میدان مناظرہ میں دھاڑنے والا رضوی شیر چلا گیا ہے۔ آہ! مسند درس وتدریس کا ایک کشور تاجور ہمیں داغ مفارقت دے گیا ہے۔ آہ! آپ کی روح پرفتوح ہمیں بار بار پکار کر کہہ رہی ہے:

ہم مہمان نہیں رونق محفل تھے
مدتوں یاد رکھو گے کہ کوئی آیا تھا

جانے والا تو چلا گیا، اب اس نے واپس نہیں آنا لیکن اس کی ہمیشہ یاد آتی رہے گی۔ آپ کی اولاد امجاد اور تلامذہ کی خدمت میں ناچیز ہیچمدان کی نہایت دردمندانہ گزارش ہے کہ آگے بڑھیں اور آپ کی تمام نگارشات، مقالات اور فتاویٰ کو از سر نو جدید انداز میں ترتیب وتدوین کر کے منصۂ شہود پر لائیں۔ یقیناً اس سے میرے ممدوح علامہ مفتی آل مصطفیٰ مصباحی رحمۃ اللہ علیہ کی روح پرفتوح خوش ہو گی، پھر یہ جہاد بالقلم کے حوالے سے بھی آپ کا نہایت اہم کارنامہ ثابت ہو گا اور دنیائے اہل سنت پر ایک احسان عظیم ہو گا۔

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل آپ کی بخشش فرما کر درجات بلند سے بلند تر فرمائے اور تمام پسماندگان اور ہم سب کو صبر جمیل اور صبر جمیل پر اجر جزیل عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین یا رب العالمین بجاہ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریتہ واولیاء امتہ وعلماملتہ اجمعین۔

شریک غم اور پرنم

دعا گو ودعا جو

گدائے کوئے مدینہ شریف

احقر سید صابر حسین شاہ بخاری قادری غفرلہ خلیفہ مجاز بریلی شریف "سرپرست اعلیٰ ماہنامہ مجلہ الخاتم انٹرنیشنل و۔ ہماری آواز "مدیر اعلیٰ الحقیقہ۔۔ ادارہ فروغ افکار رضا وختم نبوت اکیڈمی برہان شریف ضلع اٹک پنجاب پاکستان پوسٹ کوڈ نمبر 43710 (23/ جمادی الاخری 1443ھ/ 27/ جنوری 2022ء، بروز جمعرات بوقت 03:7 قریب العشائ)

مفتی آل مصطفےٰ میرے مشفق استاذ

کچھ دیر قبل میرے دوست مولانا منظرالاسلام ازہری کا فون آیا اور انہوں نے یہ انتہائی دردناک خبر سنائی کہ حضرت مفتی آل مصطفےٰ مصباحی صاحب کا وصال ہوگیا، مجھے یقین نہیں آیا کہ ابھی ان کی عمر ہی کیا تھی، مفتی صاحب جلیل القدر عالم دین، صاحب نظر فقیہ ،تجربہ کار مدرس اور اہل قلم ہونے کے ساتھ ساتھ میرے مشفق استاذ بھی تھے، میں نے ان سے متعدد کتابیں ،مثلاً اصول الشاشی ،موطاامام محمد ،شرح وقایہ ،وغیرہ پڑھی تھی ، بے حد شفقت فرماتے تھے اور حد سے زیادہ عزیز رکھتے تھے، اتنی جلدی اس دنیا سے ان کا چلا جانا میرے لئے انتہائی تکلیف اور صدمے کا باعث ہے۔

اللہ کریم ان کے درجات بلند فرمائے اور انکے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائیں۔آمین

ڈاکٹر خوشتر نورانی
مقیم حال امریکہ
نبیرہ حضرت علامہ ارشد القادری (فیسبک وال سے)

❑❑❑

فقہ وافتاء کا ایک اور ستارہ غروب ہوگیا

آج مورخہ 6/ جمادی الثانی 1443ھ/ 10 جنوری 2022ء بروز پیر فجر کے بعد میرے مشق وکرم فرما حضرت علامہ حافظ وقاری عطاء المعین اشرفی صاحب قبلہ کے واٹس ایپ کے حوالے سے یہ جانکاہ خبر ملی کہ یادگار سلف وصالحین محقق مسائل شرعیہ فقیہ عصر استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی آل مصطفیٰ مصباحی اشرفی صاحب قبلہ استاذ جامعہ امجدیہ گھوسی طویل علالت کے بعد رات کے تقریباً 12بجکر 30 منٹ پر ہم اہل سنت والجماعت کو داغ مفارقت دے گئے۔

یقیناً یہ مضحل اطلاع پاکر قلب وجگر نہایت ہی افسردہ اور نڈھال ہوگیا اور آنکھیں نمناک ہوگئیں الغرض پورا جسم تھوڑی دیر کے لئے سکتے میں پڑ گیا، زبان پر کلمہ ترجیع انا للہ و انا الیہ راجعون جاری ہوا اور بے ساختہ دل سے دعائیں نکلیں کہ مولی تعالیٰ حضرت مفتی صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کے جملہ سیئاتِ صغیرہ وکبیرہ کو درگزر فرما کر ان کے درجات کو خوب سے خوب تر بلند فرمائے اور انھیں غریق رحمت فرمائے۔اور اہل سنت والجماعت کو حضرت مفتی صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کا نعم البدل عطا فرمائے۔

بلا مبالغہ مفتی صاحب قبلہ علیہ الرحمہ اہل سنت والجماعت کی ایک عظیم ترین علمی شخصیت تھے جن کی نظیر ہمیں دور دور تک نظر نہیں آتی ،مفتی صاحب قبلہ کی ذات ایسی معتمد و مستند تھی کہ اُن پر خانوادہ اشرفیہ کو بالعموم اور حضور قطب المشائخ علیہ الرحمہ کو بالخصوص کافی اعتماد اور فخر تھا میں نے حضرت مفتی صاحب قبلہ علیہ الرحمہ سے زندگی میں بالمشافہ دو بار جامع اشرف میں سالانہ امتحان کے موقعہ پر ملاقات کا شرف حاصل کیا ہے، یقینا حضرت مفتی صاحب قبلہ علیہ الرحمہ بڑے خلیق ،ملنسار، منکسر المزاج ،صوفی النفس، کُہنہ مشق مفتی ،نکتہ

داں فقیہ، بالغ النظر مفسر، عمدہ مصنف ومولف، بہترین ادیب وقلمکار تھے۔

الغرض یہ کہ حضرت مفتی صاحب قبلہ علیہ الرحمہ مروجہ علوم وفنون جیسے فقہ واصول فقہ، نحو وصرف، منطق وفلسفہ، حدیث وتفسیر وغیرہ علوم وفنون پر کافی دسترس اور عبور رکھتے تھے۔

یقینا حضرت کے جانے سے اہل سنت و جماعت کے علمی میدان میں جو خلا پیدا ہوا ہے اُس کی بھرپائی اس دورِ قحط الرِجال میں مشکل ہی نہیں بلکہ مشکل ترین ہے۔

مگر کیا کریں:

مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ پر اعتماد رکھتے ہوئے دعا گو ہیں اللہ رب العزت اپنے فضل وکرم سے حضرت کا ہمیں نعم البدل عطا کرے اور ان کے جملہ خدمات دینیہ کو قبول ومقبول فرما کر اُنھیں اُس کا صلہ نصیب فرمائے۔

اور ساتھ ہی مفتی صاحب قبلہ کے جملہ پسماندگان ومتعلقین اور بالخصوص اُن کی اولادوں کو تعزیت پیش کرتے ہوئے اُنھیں تلقین کرتے ہیں کہ وہ صبر وشکیب سے کام لیں اس لئے کہ حضرت کے جانے سے فقط اُن کے گھر کا ہی خسارہ نہیں بلکہ پورے اہل سنت و الجماعت کا عظیم علمی نقصان ہوا ہے۔

اِس غم کی گھڑی میں پوری جماعتِ اہل سنت بالخصوص دارالعلوم اشرفیہ اظہار العلوم رانی براٹنگر مورنگ نیپال کے جملہ اساتذہ کرام اُن کے ساتھ شریک غم ہیں۔

ابر رحمت انکی مرقد پر گہر باری کرے
حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے

سوگوار

ابوالانس محمد افروز القادری جامعی غفرلہ

خادم دارالعلوم اشرفیہ اظہار العلوم رانی 17 براٹنگر مورنگ نیپال

□□□

حضرات آہ افسوس صد افسوس

السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ وبرکاتہ

حضرات آہ: افسوس صد افسوس مایہ ناز عالم دین فقیہ عصر محقق مسائل شرعیہ استاذ الاساتذہ، حضرت علامہ مفتی آل مصطفیٰ صاحب قبلہ مصباحی استاذ جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی، آج رات 12 / بجکر 30 / منٹ پر وصال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اللہ عزوجل اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے صدقہ وطفیل انکے درجات کو بلند فرمائے، تمام عالم اسلام کو صبر جمیل عطا فرمائے خصوصاً ان کے عزیز واقارب کو اور جامعہ امجدیہ گھوسی کے طلبہ واساتذہ کو اور مجلس شرعی جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے تمام اراکین و ممبران کو۔

آمین بجاہ النبی سید المرسلین صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم

شریک غم وتعزیت پیش کردہ:

سلطان احمد مصباحی

صدر مدرس جامعہ انوار العلوم ہالینڈ۔

وخادم دارالافتاء حافظ ملت انسٹی ٹیوٹ ہالینڈ

□□□

مسلک اعلی حضرت کا ایک عظیم محقق

موت العالم موت العالم

آج بروز پیر بوقت صبح یہ جانکاہ خبر موصول ہوئی کہ جماعت اہل سنت مسلک اعلی حضرت کا ایک عظیم محقق استاذ الاساتذہ فقیہ اعظم ہندوستان حضرت علامہ مفتی محمد آل مصطفی مصباحی صاحب استاد جامعہ امجدیہ گھوسی اس دار فانی سے دار البقاء کی طرف رات ساڑھے بارہ بجے رحلت فرما چکے،، انا للہ و انا الیہ راجعون،،

بلا شبہ اللہ رب العزت نے موصوف علیہ الرحمہ کو ایک عظیم عالم باعمل اور مشفق و مہربان استاد بنایا جن سے ہزاروں تشنگان علم دین نے اپنی علمی تشنگی کو بجھا کر اور ان سے دینی وملی استفادہ کرنے کے بعد ملک کے ہر چہار جانب دین متین کی خدمات انجام دے رہے ہیں آپ علیہ الرحمہ نے اپنی خداداد صلاحیت ولیاقت سے بہت سے علمی کارنامے انجام دیئے جس کو دیکھ کر آج جماعت اہل سنت کے ہر ایک فرد کی آنکھیں ٹھنڈی ہو رہی ہیں۔

اللہ تعالی اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے طفیل حضرت آل مصطفی مصباحی علیہ الرحمہ کی مغفرت فرما کر ان کی قبر پر رحمت ونور کی بارش عطا فرمائے اور ان کی آل واولاد خویش واقارب اور تلامذہ ومعتقدین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

کوئی گل باقی رہے گا نہ چمن رہ جائے گا
پر رسول اللہ کا دین حسن رہ جائے گا

شریک غم:
تلمیذ تاج الشریعہ فقیر قادری محمد نصر الدین رضوی مرکزی
استاد: دار العلوم اہلسنت رضائے مصطفیٰ سمردھی ٹولہ مہوتری نیپال

مفتی آل مصطفے مصباحی صف اول کے مباحث

مفتی آل مصطفی مصباحی قدس سرہ کا نام برصغیر کی علمی دنیا میں محتاج تعارف نہیں۔ انہوں نے اپنے علمی سفر کا آغاز درس وتدریس سے کیا اور قدرت نے اس قدر مہربانی کی کہ دیکھتے ہی دیکھتے علم وفضل کے بام عروج پر پہونچ گئے۔ کم وقت میں انہوں نے شاگردوں کی بہت بڑی ٹیم تیار کر دی ہے، جو ملک بیرون ملک علمی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ نوجوان علماء میں خصوصیت کے ساتھ وہ بہت مقبول تھے۔ دیکھنے میں نحیف ضرور تھے مگر فقہی فہم وفراست کے اعتبار سے بہت ہی توانا اور مضبوط تھے۔ ان کا علمی قد اس قدر بلند تھا کہ ان کے معاصرین بھی ان سے اپنی محبت کا اظہار کرتے تھے۔ پڑھنے لکھنے سے انہیں بڑی دلچسپی تھی۔ تحقیق وجستجو ان کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ علم وتحقیق کے جذبہ نے انہیں جلد ہی اہل علم کی مجلس کا رونق بنا دیا تھا۔ فقہ وافتا کی شاید ہی کوئی ایسی مجلس ہوگی جہاں انہوں نے اپنا پورا حصہ نہ ڈالا ہو۔ مختلف سیمینارز میں مقالے لکھنا اور نہایت جتن کے ساتھ مقالوں کو سیمینار میں پیش کرنا اور علمی بحث ومباحثہ میں شرکت کرنا ان کی زیست کا بہترین مشغلہ تھا۔ ان کے علمی ذوق کو دیکھتے ہوئے ہندوستان کی معروف علمی مجالس نے انہیں اپنی مجلس مذاکرہ کا حصہ بنایا اور انہیں صف اول کے باحثین میں شمار کیا۔ کسی بھی علمی اور فقہی مسئلہ پر جب لکھتے تو اس کا پورا حق ادا کرتے۔ فقہ وفتاوی اور سیمینار میں شرکت کے علاوہ کبھی کبھی اردو مضمون بھی بہت شوق کے ساتھ لکھتے تھے اور بہت اچھا لکھتے تھے۔

مفتی آل مصطفی مصباحی قدس سرہ علم کے ساتھ ساتھ اخلاق کا بھی بہترین نمونہ تھے۔ ہر شخص سے حسب مراتب رسم وراہ رکھتے۔ مجھے آج بھی مفتی صاحب کے ساتھ اپنی پہلی ملاقات یاد ہے۔ یہ غالبا 1993ء کا سال تھا جب وہ بنارس استاذی الکریم علامہ مفتی قاضی فضل احمد مصباحی حفظہ اللہ تعالی سے ملنے آئے تھے جو ان کے ماموں زاد بھائی بھی ہوتے ہیں۔ میرے استاذ اکثر ان کا ذکر کیا کرتے تھے، اس لئے طلبہ میں ہر طرف ان کے

نام کا چرچا تھا اور ہر ایک ان سے ملنے کی خواہش بھی رکھتا تھا۔ ہم لوگ ان سے مل کر ان کے طرز تکلم، گفتار، اور علم سے بہت متاثر ہوئے تھے۔ قادر مطلق نے انہیں درجنوں خصوصیات کا مالک بنایا تھا۔ ابھی عمر ہی کیا تھی، وہ اپنے سینکڑوں چاہنے والوں کو غمزدہ چھوڑ کر دار بقا کو رحلت کر گئے۔ **انا للہ و انا الیہ راجعون۔**

مولی کریم ان کی قبر کو ٹھنڈا کرے اور انہیں اعلی علیین میں جگہ عطا فرمائے۔

شریک غم

منظر الاسلام الازہری

ڈائریکٹر معہد البھیج للعلوم الاسلامیہ نارتھ کیرولینا، امریکہ

29 جنوری 2022

❑❑❑

ایک اور ستارہ ٹوٹ گیا

انا للہ و انا الیہ راجعون۔

ایک اور ستارہ ٹوٹ گیا مفتی صاحب نہایت دیدور محقق اور نکتہ دان فقیہ تھے انکی رحلت سے جماعت کو بیحد خسارہ ہوا، مولی ان کا بدل عطا فرمائے مجلس شرعی کی مجلسوں میں انکی شرکت با برکت ہوتی اور بحث میں انکی گفتگو موزوں اور باوزن رہتی۔ ہم ایک باصلاحیت مدرس اور مفتی سے محروم ہو گئے اللہ کریم انکی مغفرت فرمائے اھل وعیال اور تلامذہ کو صبر جمیل دے۔ امین

شریک غم

محمد شفیق الرحمن عزیزی مصباحی

خادم منصب افتاء وقضاء نیدرلینڈ

❑❑❑

منفرد تھی آپ کی ذات

انا للہ و انا الیہ راجعون

عالم واستاذ تو نظروں نے بہت دیکھے۔۔مگر آہ مفتی آل مصطفی۔۔۔۔۔تیری نظیر شائد نہ مل سکے گی کبھی زمانے کو۔۔۔۔منفرد تھی آپ کی ذات۔۔بھیڑ میں بھی تنہا دیکھائی دینے والی ذات تھی آپکی۔۔۔۔آپ علوم وفنون کے وہ شہسوار تھے جنکی تعریف وتوصیف کرتے،تلامذہ کی جہاں زباں نہیں تھکتی وہیں آپ کے اساتذہ آپ کی مدح وسرائی میں ایک دوسرے سے سبقت لیجارہے ہیں۔۔۔۔۔آپ تھے ہی کچھ ایسے طلبا واساتذہ کے علاوہ جو آپکی زندگی میں آپ سے ایک بار ملا وہ بھی علم وفن کے خاکسار شہسوار کا گرویدہ و دیوانہ ہوگیا۔۔۔آل مصطفی بہت یاد آئین گے آپ زمانے کو۔۔زمانہ دراز تک آپکی شکل وصورت اہل زمن بھلا نہ سکین گے۔۔۔۔۔رہی بات آپکے دینی وملی خدمات کی تو تادم قیامت آپ کو سراہا اور یاد کیا جائے گا، چونکہ باغ فردوس کی آپ وہ بہار ہیں جسکی خوشبو کبھی کم نہ ہوگی۔۔۔

درویش لاہوری کے اس شعر کے ساتھ آپکی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کرنے کی کوشش کررہا ہوں۔۔۔

مت سہل ہمیں جانو پھرتا ہے فلک برسوں
تب خاک کے پردے سے انسان نکلتا ہے

سوگوار
شاہد رضا قادری مصباحی مسقط عمان

□□□

قاضی ومفتی مرکزی ادارہ شرعیہ نیپال

میدان فقہ وافتا کے دو شہسوار نہ رہے

کٹیہار اور کشن گنج ہند کے وہ مردم خیز مقامات ہیں جہاں سے علم وفن کے کثیر ماہرین اٹھے اور ہند و بیرون ہند کو اپنی علمی ضیاؤں سے روشن ومنور کیا اور کررہے ہیں۔ انھیں ماہرین علم وفن میں سے ایک حضرت مفتی منظر حسن قدیری علیہ الرحمۃ ہیں اور دوسرے حضرت مفتی آل مصطفی مصباحی علیہ الرحمہ ہیں۔ اول الذکر نے 7/ جنوری 2022ء بروز جمعہ بوقت دو پہر ڈیڑھ بجے دار بقا کے لیے رخت سفر باندھا تو آخر الذکر نے 10 جنوری 2022ء بروز پیر بوقت رات ساڑھے بارہ بجے جام اجل نوش فرمایا۔انا للہ وانا الیہ رجعون

شنیدہ ودیدہ کے مطابق دونوں حضرات انتہائی مشفق، اصاغر نواز منکسر المزاج، مایہ ناز استاذ، باکمال مفتی، دیدہ ور محقق وتجزیہ نگار اور ناقد اور معتبر مصنف تھے۔حضرت مفتی منظر حسن قدیری علیہ الرحمۃ سے میری ملاقات نہیں مگر حضرت مفتی آل مصطفے مصباحی علیہ الرحمہ سے متعدد ملاقاتیں ہیں۔کبھی مجلس شرعی کے فقہی سیمینار کے موقع پر تو کبھی عرس حضور حافظ ملت کے موقع پر۔ جب بھی ملاقات ہوئی انتہائی شفقت سے خیریت دریافت فرماتے اور دعاؤں سے نوازتے تھے۔

حضور قاضی القضاۃ امام النحو حضرت مفتی محمد عثمان رضوی علیہ الرحمہ سابق مفتی و قاضی مرکزی ادارہ شرعیہ نیپال سے آپ کے گہرے تعلقات وروابط تھے۔حضور قاضی القضاۃ علیہ الرحمۃ بڑے معزز القاب وآداب کے ساتھ آپ کا ذکر فرماتے۔اور آپ کی تحقیقی تحریر وفتاوی (جو جام نور میں شائع ہوتے تھے) کی تعریف کیا کرتے تھے۔

گزشتہ چند دنوں میں ایسی عظیم اور میدان فقہ وافتا کے شہسوار شخصیات کی رحلت

سے جہاں ہند میں عوام وخواص کی آنکھیں اشکوں میں ڈوبی ہوئی ہیں وہیں ملک نیپال میں عوام خواص اور یہاں کی علمی فضائیں بھی سوگوار ہیں۔

خصوصا مرکزی ادارہ شرعیہ نیپال، جنگ اور دھام کے جملہ اراکین وممبران اور متعلقین ان کے انتقال پر ملال پر مغموم ہیں اور ان کے پسماندگان کے لیے تعزیت پیش کرتے ہیں۔ اور دعا گو ہیں کہ مولا تبارک وتعالی اپنے حبیب مکرم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے صدقہ وطفیل ان مفتیان عظام کی مغفرت فرمائے، ان کے درجات بلند فرمائے، اہل سنت کو ان کا بدل عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل واجر جزیل سے نوازے۔

آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم

محمد اظہار النبی حسینی

قاضی ومفتی مرکزی ادارہ شرعیہ نیپال، جنگ دھام 6 / جمادی الآخرہ 1443ھ

10 جنوری 2022ء

❑❑❑

مدرسہ فیض القرآن مقام وپوسٹ مٹیھانی، ضلع مہوتری، نیپال

اہل سنت کا ایک اور چاند غروب ہوگیا

آج بتاریخ 10 جنوری 2022 بروز پیر کو عالمی شہرت یافتہ عالم دین فقیہ عصر استاذ العلما والفقہاء سیدی استاذی حضرت علامہ مولانا مفتی الشاہ آل مصطفی مصباحی اشرفی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے وصال پر ملال کی خبر پڑھ کر بڑا افسوس اور دل مغموم ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

استاذی مفتی صاحب قبلہ کی شخصیت علمی حلقوں میں محتاج تعارف نہیں، آپ علیہ الرحمہ طیبۃ العلماء جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی ضلع مؤ یوپی کے باوقار سینئر استاذ عظیم محقق تجربہ کار مدرس، باکمال فقیہ وماہر مفتی اور عمدہ قلم کار ہونے کے ساتھ ساتھ دیگر ان گنت خوبیوں کے مالک تھے، ان کا مطالعہ وسیع، علم مستحکم، تحقیق پائیدار، افہام وتفہیم بے مثال تھی، ان کی فقہی نگارشات فقہی اصول کے آئینہ دار ہوتی تھی، وہ جب کسی مسئلہ پر قلم اٹھاتے تھے تو اسے تحقیق کے عرش کمال پہونچا دیتے تھے۔ بلاشبہ ان کا وصال پر ملال عظیم دینی وملی خسارہ ہے، ان کی رحلت سے علمی فقہی دنیا میں ایک عظیم خلا پیدا ہوگیا ہے، جس کا پر ہونا مستقبل قریب میں بڑی مشکل ہے۔

میری دلی دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالی اپنے محبوبین کے صدقے استاذ گرامی کے درجات کو بلند تر بلند فرمائے، باغ فردوس میں اعلیٰ حکام عطا فرمائے پسماندگان جملہ محبین، معتقدین، تلامذہ کو صبر جمیل واجر جزیل عطا فرمائے، جماعت اہل سنت کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ سید النبی الکریم

شریک غم

ابوالضیاء غلام مصطفے اختر القادری

استاذ مدرسہ فیض القرآن میٹھانی مہوتری نیپال

مورخہ 10 جنوری 2022

دعائیہ تقریبات

فقیہ اہلسنت اور تاج السنۃ

فقیہ اہلسنت مفتی آل مصطفی اشرفی مصباحی کے وصال پر شیخ طریقت تاج السنۃ حضرت علامہ توصیف رضا خان قادری بریلی شریف نے کلمات تعزیت پیش کی اور دعا مغفرت کی۔

موسم سرما کی تعطیل کے موقع پر سلی گوڑی اور اپنے آبائی وطن اتر دیناجپور میں لاک ڈاؤن کی وجہ سے تقریبا دوسال کے بعد اپنے بچوں کے ساتھ آنا ہوا تھا رشتہ داروں کے یہاں مسلسل آمدورفت، کچھ آفیشیل ورک اور علاقائی تقریری وتحریکی پروگراموں میں مسلسل مصروفیات کے باعث کچھ دنوں تک سوشل میڈیا سے دوری رہی اور کبھی کبھی گاؤں دیہات میں رہنے کی وجہ سے نیٹ ورک پرابلم بھی کافی رہا۔اسی اثنا کل دوپہر کو جب موبائل کے ذریعے سوشل میڈیا سے جڑا تو یہ اندوہناک خبرسن کر پاؤں تلے سے زمین کھسک گئی اور تھوڑی دیر کے لئے بدن میں کپکپی سی طاری ہوگئی کہ میرے دیرینہ مشفق و کرم فرما فقیہ اہل سنت محقق عصر جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے ممتاز فرزند مسلک اہلسنت کی بے باک نقیب وترجمان مشائخ کچھوچھہ کے محبوب نظر مشائخ بریلی ومارہرہ کے مقبول ترین محقق عالم اسلام کے مستند مفتی تحریر وقلم کے نیر تاباں درس وتدریس کے مہر درخشاں تصنیف وتالیف کے عظیم شہسوار فقہ وافتا کے غواص سیکڑوں مدرسین محققین مصنفین اور مفتیان اسلام کے استاد جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی کے سینئر استاد ومفتی اپنی منفرد تحقیقات کے ذریعے سیمیناروں کی محفل کو گرمانے والے نامور ومستند محقق حضرت علامہ مفتی آل مصطفی اشرفی مصباحی اس دار فانی سے دار بقا کی طرف کوچ کر گئے۔ **اناللہ وانا الیہ راجعون**

یہ خبر ایسے وقت ملی کہ جنازہ میں شرکت میرے لئے تقریبا ناممکن تھا وصال کی کیا خبر ملی کہ تقریبا تین دہائیوں سے آپ سے وابستہ بے شمار شفقتیں اور یادیں تازہ ہوگئیں جن کا ذکر عن قریب کیا جائے گا خیر جنازہ میں شرکت تو نہ ہوسکی لیکن اپنی بستی کا قائم کردہ ادارہ

دارالعلوم غوثیہ اشرفیہ مصباح المسلمین دولالی گرام قصبہ رام گنج اسلام پور ضلع اتر دیناجپور مغربی بنگال میں فورا قرآن خوانی کا اہتمام کیا گیا اور رات کو اسی گاوں میں ایک جلسہ کا اہتمام تھا جس میں خطاب کے دوران ناچیز نے حضرت مفتی آل مصطفی اشرفی مصباحی نوراللہ مرقدہ کا اسٹیج میں عوام وخواص کے درمیان مختصر تعارف پیش کیا پھر گل گلزار رضویت شیخ طریقت تاج السنہ حضرت علامہ توصیف رضا خان قادری دام ظلہ العالی بانی وسربراہ اعلی جامعہ اعلی حضرت بریلی شریف نے کلمات تعزیت پیش کرکے حضرت مفتی صاحب کے لئے اجتماعی دعائے مغفرت کی اور سبھوں نے آمین کہہ کر ایصال ثواب میں حصہ لیا۔

شریک غم! سوگوار

محمد کمال الدین اشرفی مصباحی

استاد حدیث وفقہ وخادم افتا ادارہ شرعیہ اتر پردیش۔رائے بریلی

مشیر اعلی دارالعلوم غوثیہ اشرفیہ مصباح المسلمین دولالی گرام قصبہ رام گنج اسلام پور اتر دیناج پور مغربی بنگال۔۱۱،جنوری ۲۰۲۲ بروز سہ شنبہ بحالت سفر (وطن سے دارالعلوم واپسی) نزد سیوان ریلوے جنکشن

❑❑❑

اعلان عرس چہارم

محترم حضرات کل بروز جمعرات حضور فقیہ اہلسنت حضرت علامہ مفتی آل مصطفی صاحب مصباحی علیہ الرحمہ والرضوان کا عرس چہارم ہے،آپ تمام اہل سنت والجماعت سے پرخلوص گزارش ہے کہ زیادہ سے زیادہ تلاوت قرآن پاک کرکے حضرت کی روح کو ایصال ثواب کریں اور ان کے فیوض وبرکات سے مستفیض ہوں۔

بختیار امجدی

❑❑❑

جامعہ صمدیہ پھپھوند شریف میں مجلس تعزیت

جماعت اہل سنت کے نامور عالم و مفتی، فقیہ عصر، استاذ العلما حضرت علامہ آل مصطفی مصباحی نوراللہ مرقدہ کا شب دوشنبہ تقریبا ایک بجے انتقال پر ملال ہوگیا ہے۔ اناللہ واناالیہ راجعون۔

ان کے وصال کی خبر سے علمی دنیا سوگوار ہے۔ ان کے لئے جامعہ صمدیہ دارالخیر پھپھوند شریف میں تعزیتی نشست کا انعقاد کیا گیا، تعزیتی نشست سے پہلے قرآن خوانی کی گئی پھر نشست میں جامعہ کے شیخ الحدیث وصدر المدرسین حضرت علامہ مفتی محمد انفاس الحسن چشتی صاحب قبلہ نے گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مفتی آل مصطفی مصباحی بلند پایہ عالم دین، مفتی شرع متین اور دیدہ ور محقق وفقیہ تھے۔ علمی دنیا میں عظیم شخصیت کے مالک تھے جامعہ اشرفیہ مبارکپور کے قابل فخر فرزند اور مجلس شرعی مبارکپور کے اہم رکن تھے، جامعہ اشرفیہ مبارکپور سے فراغت کے بعد جامعہ امجدیہ رضویہ میں بحیثیت استاذ ومفتی علمی خدمات انجام دیتے رہے۔ آپ کے شاگرد اور فیض یافتگان کی بڑی تعداد ہے۔ آپ کی متعدد علمی، فقہی گراں قدر تصنیفات ہیں۔ جبکہ کئی کتب پہ حواشی وتعلیقات بھی تحریر فرمائے ہیں ادھر کچھ دنوں سے علالت کے سبب صاحب فراش اور زیر علاج تھے مگر بقضائے الٰہی دار فانی سے دار بقا کی طرف کوچ کر گئے۔۔ اناللہ واناالیہ راجعون۔

حضرت مفتی آل مصطفی مصباحی نوراللہ مرقدہ صاحب کمال، منکسر المزاج، مثبت فکر کے حامل اور گوناگوں اوصاف وکمالات کے مالک تھے۔ ان کا وصال جماعت اہل سنت کا ایک عظیم سانحہ ہے۔ اخیر میں ان کے لئے ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کی گئی۔

اس تعزیتی پروگرام میں جامعہ صمدیہ کے تقریباً سبھی اساتذہ کرام نے شرکت کی، خصوصیت کے ساتھ مولانا غلام سبحانی چشتی ازہری، مولانا خلیل اللہ نظامی مصباحی، مولانا

شمشاد احمد ازہری، مولانا عابد چشتی ثقافی، مفتی آفتاب عالم چشتی، مولانا رشید الدین ازہری، مولانا عبدالسبحان مصباحی، مولانا ابوسعید مصباحی، قاری عبدالحمید چشتی قاری محمد ایوب چشتی، قاری ہاشم چشتی، قاری رحمت اللہ چشتی، قاری سرتاج چشتی، قاری ذاکر چشتی اور مولانا غلام جیلانی مصباحی کے علاوہ دیگر اساتذہ کرام اور سبھی شعبوں کے طلبہ نے بھی شرکت کی۔

❑❑❑

فقیہ عصر کے لئے دعائے مغفرت

جامعہ نصرت صوت الرضا غریب نواز میں فقیہ عصر حضرت علامہ مفتی آل مصطفی مصباحی اشرفی علیہ الرحمہ کی یاد میں مجلس کا انعقاد ہوا، جس میں حضرت مفتی صاحب کے گراں قدر خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے یہ بتایا گیا کہ جہاں آپ مذہبی درسیات کے تمام فنون پر دسترس رکھتے تھے وہیں میدان فقہ وافتاء اور مجال تحقیق وتفحیص کے روشن قندیل بھی تھے۔ آپ اپنے ہم عصروں میں ممتاز اور بڑوں میں کمال تفقہ کی وجہ سے محبوب تھے، آپ کی وجہ سے جو خلا ہوا ہے شاید ہی پر ہوسکے۔ اخیر میں حضرت کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔ اللہ تعالیٰ حضرت کی بے حساب مغفرت فرمائے اور تمام متعلقین ولواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین یارب العالمین۔

ازسوگوار: معراج احمد مصباحی

2022./01/14

❑❑❑

جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں مجلس تعزیت

آج بتاریخ 6 جمادی الآخرہ 1443ھ مطابق 10 جنوری 2022ء بروز پیر بعد نماز فجر یہ افسوس ناک خبر ملی کہ جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے مؤقر فرزند، جماعت اہل سنت کے معتبر عالم وفقیہ حضرت مفتی آل مصطفیٰ مصباحی نور اللہ مرقدہ (استاذ ومفتی جامعہ امجدیہ رضویہ، گھوسی، مئو) یوپی کا رات 12.30 پر انتقال ہو گیا ہے، اناللہ وانا الیہ راجعون.

مفتی آل مصطفی مصباحی علیہ الرحمہ ہماری جماعت کے جید عالم دین، قابل قدر مفتی اور دیدہ ور فقیہ تھے، آپ نے جامعہ اشرفیہ، مبارک پور میں تعلیم حاصل کی، اور فراغت کے بعد سے اخیر وقت تک جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی میں تدریس اور فتوی نویسی کے فرائض انجام دیئے، آپ کے شاگرد اور فیض یافتگان کی ایک بڑی تعداد ہے، آپ مجلس شرعی، جامعہ اشرفیہ کے رکن بھی رہے اور درجنوں فقہی اور تحقیقی مقالات رقم کئے، ملک و بیرون ملک سے مختلف ماہناموں میں آپ کی علمی تحریریں شائع ہوتی رہیں۔

مفتی صاحب کی وفات سے جماعت اہل سنت کا نا قابل تلافی نقصان ہوا ہے، آپ کی وفات پر جانشین حافظ ملت، عزیز ملت علامہ شاہ عبدالحفیظ عزیزی دام ظلہ العالی (سربراہ اعلی جامعہ اشرفیہ مبارک پور) نے گہرے رنج وغم کا اظہار کیا، اور فرمایا کہ مفتی آل مصطفی صاحب علمی دنیا میں ایک عظیم شخصیت کے مالک تھے، آپ کی وفات سے پوری علمی دنیا سوگوار ہے۔

مفتی صاحب کے ایصال ثواب کے لئے جامعہ میں صبح ساڑھے آٹھ بجے ایک مختصر تعزیتی نشست رکھی گئی، تلاوت قرآن کے بعد آپ کے لئے مغفرت اور بلندی درجات کی دعائیں کی گئیں، ساتھ ہی اہل خانہ اور دیگر پسماندگان کے صبر وتسلی کی دعا کی گئی۔

اس تعزیتی پروگرام میں جامعہ کے اشرفیہ کے تقریباً سبھی اساتذہ کرام نے شرکت کی، خصوصیت کے ساتھ حضرت مفتی بدر عالم مصباحی (صدر المدرسین جامعہ اشرفیہ، مبارک پور)، مولانا عبدالحق رضوی، مولانا محمد نعیم الدین عزیزی، مفتی محمد نسیم مصباحی، مفتی زاہد علی سلامی، مولانا مبارک حسین مصباحی، مولانا مسعود احمد برکاتی، مولانا محمد نفیس احمد مصباحی، مولانا ناظم علی رضوی، مولانا اختر کمال مصباحی، مولانا محمد اختر حسین فیضی، مولانا غلام نبی مصباحی، مولانا ساجد علی مصباحی، مولانا عرفان عالم مصباحی، مولانا دستگیر عالم مصباحی، مولانا محمود علی مشاہدی، مولانا رفیع القدر مصباحی، مولانا ناصر حسین مصباحی، مولانا توفیق احسن برکاتی، مولانا محمد ہارون مصباحی، مولانا محمد اشرف خان، مولانا ازہر الاسلام ازہری، مولانا عبد اللہ ازہری، مولانا محمد حبیب اللہ بیگ، مولانا ارشاد احمد مصباحی، مولانا جنید احمد مصباحی، مولانا قاری محمد رضا قادری، قادری عبدالرحمن مصباحی، قاری نورالحق قادری، قاری محمد ابوذر مصباحی، حافظ عبدالقیوم برکاتی، حافظ محمد امین الدین کے علاوہ دیگر اساتذہ کرام نے بھی شرکت کی۔

❑❑❑

جامعہ حضرت بلال بنگلور میں دعائیہ تقریب

آہ! موت العالم موت العالم: آج صبح صبح متعدد احباب اور مختلف واٹس ایپ گروپ کے ذریعے یہ اندوہناک خبر ملی کہ گزشتہ رات 30 /12 میں فقیہ اہل سنت حضرت مفتی آل مصطفی اشرفی مصباحی کٹیہاری صاحب سابق صدر شعبہ افتا جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی طویل علالت کے بعد شہر کشن گنج میں ہم غربائے اہل سنت کو روتے بلکتے چھوڑ کر اپنے مالک حقیقی سے جا ملے (علیہ الرحمہ والرضوان) مفتی صاحب موصوف سے اپنی جماعت کو بہت ساری امیدیں وابستہ تھیں لیکن مرضی مولی از ہمہ اولی۔

حضرت علیہ الرحمہ بہت ساری خوبیوں کے حامل عالم دین تھے، آپ اچھے قلم کار مایہ ناز مدرس اور کہنہ مشق مفتی تھے، آپ کی زندگی کا سب سے اہم کارنامہ میری نظر میں اصول فقہ کی مشہور کتاب توضیح پر بزبان عربی حاشیہ ہے، جس کے بارے میں ایک بار فقیہ النفس مفتی مطیع الرحمن مدظلہ نے فرمایا کہ مولانا آل مصطفی نے حاشیہ لکھ کر توضیح کی ہندی کی چندی کر دیا ہے، بہر حال موت کا ایک وقت مقرر ہے جس کے حساب سے سب کو جانا ہے، جس سے کسی کو چھٹکارا نہیں۔

غم ناک حالت میں جامعہ حضرت بلال کے طلبا اور اساتذہ نے قران خوانی کی اور چیف قاضی ادارہ شریعہ کرناٹک نے مفتی صاحب اور خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند مفتی حسن منظر قدیری رحمت اللہ علیہما کی روح کے لئے دعاے ایصال ثواب کیا، جملہ اساتذہ خصوصیت کے ساتھ مولانا ماہ زماں نوری مولانا فیاض مصباحی، حافظ الیاس حافظ فیاض عالم شریک محفل رہے۔

سوگوار:

فیاض احمد رضوی مصباحی پورنوی

خادم الطلبہ جامعہ بلال ٹیانری روڈ بنگلور

مرادآباد میں دعائیہ تقریب

آج بتاریخ 10 جنوری 2022 بروز پیر کو دارالعلوم اسلامیہ انصاریہ فیض القرآن اصالت پورہ مرادآباد میں فقیہ العصر محقق اعظم حضرت علامہ و مولانا مفتی محمد آل مصطفیٰ مصباحی کے وصال پُر ملال کے موقعے پر قرآن خوانی، نعت وتقریر کی محفل منعقد کی گئی اور دارالعلوم ہذا کے لائق وفائق قابل اور تجربہ کار استاد حضرت علامہ ومولانا محمد اشفاق عالم نعیمی کے والدین مرحومین کی برسی کے موقع پر ان کی روح کو ایصال ثواب کیلئے نیز دارالعلوم ھذا سے وابستہ رہے اراکین بالخصوص استاذ القراء حضرت قاری محمد عقیل احمد نوری، مرحوم حاجی امیر عرف ببّو بھائی، مرحوم حاجی یٰسین، مرحوم حاجی عبدالعزیز، مرحوم حاجی نعیم، مرحوم حاجی رئیس، اور مرحوم مجیب الرحمٰن وغیرھم اور محلہ کے جملہ مرحومین ومرحومات کے ارواح کو ایصال ثواب کیلئے ایک دعائیہ تقریب منعقد کی گئی۔ اس تقریب کا آغاز دارالعلوم ھذا کے طلبہ کی قرآن خوانی سے ہوا بعدہ نعت ومنقبت اور تقریر کا سلسلہ چلا اس موقع پر دارالعلوم ھذا کے شیخ الحدیث و پرنسپل ماہر علوم عقلیہ ونقلیہ حضرت علامہ ومولانا مفتی آل رسول نعیمی نے فرمایا فقیہ العصر حضرت علامہ ومولانا مفتی محمد آل مصطفیٰ مصباحی اپنی گوناگوں خوبیوں اور لاجواب فضائل وکمالات کی بنیاد پر جماعت اہلِ سنت میں صف اول کے مقتدر علماء ومقتدا شمار کئے جاتے تھے۔

تقریر وتدریس، دعوت وارشاد، وعظ ونصیحت زہد و پارسائی تقویٰ وطہارت، خلوص وللّٰہیت، علم وعمل، فکر ونظر کے ایک ایسے سرچشمہ ہیں جن سے نا معلوم کتنے تشنگان قوم سیراب ہوئے، آپ علوم عقلیہ ونقلیہ کے حسین سنگم تھے۔ حضرت موصوف کے وصال پُر ملال سے مجھے انتہائی رنج وغم لاحق ہوا، اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے اور ان کے وارثوں کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔۔

موت ایک اٹل حقیقت ہے اور ہر آنے والا جانے ہی کیلئے دنیا میں آیا ہے اللہ

تبارک وتعالیٰ مولانا اشفاق عالم صاحب کے والدین کی مغفرت فرمائے اوران کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور حاجی نوید بھائی کی والدہ کو صحت عاجل عطا فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین

اس موقع پر دارالعلوم ھذا کے جملہ اساتذہ اور طلبہ موجود رہے۔ ماہر درسیات حضرت علامہ ومولانا اشفاق عالم نعیمی، حضرت علامہ ومولانا مفتی امن واعظ نعیمی، حضرت علامہ ومولانا مفتی مطیع الرحمٰن نعیمی، حضرت قاری ابرار احمد نعیمی، اور حضرت حافظ ذوالفقار احمد رضوی اس تقریب کا اختتام صلوۃ وسلام اور دعاء پر ہوا۔

از قلم۔

مفتی محمد مطیع الرحمن نعیمی

خادم التدریس

دارالعلوم اسلامیہ انصاریہ فیض القران مرادآباد یوپی

❑❑❑

کولکاتا میں تعزیتی نشست

آج بتاریخ 11 جنوری جامعہ عبداللہ بن مسعود کولکاتا میں حضرت مفتی آل مصطفیٰ مصباحی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اور جامعہ کے سربراہ اعلیٰ مفتی رحمت علی مصباحی تیغی مدظلہ العالی کی والدہ مرحومہ کے ایصال ثواب کے لئے طلبہ واساتذہ کی ایک نشست ہوئی سب سے پہلے قرآن خوانی کی گئی پھر درجہ اعدادیہ کے طالب علم صبا قادری نے کلام رضا پیش کیا اس کے بعد راقم الحروف، مولانا قمرالدین مصباحی صاحب، مولانا سجاد عالم مصباحی صاحب، مفتی افضل حسین مصباحی صاحب نے بالترتیب تعزیتی کلمات پیش کئے اخیر میں فاتحہ خوانی ہوئی اور صوفی طفیل احمد تیغی صاحب کی دعا پر مجلس کا اختتام ہوا۔

تمام اساتذہ نے سربراہ اعلیٰ کے لئے اس غمناک گھڑی میں اپنے درد وغم کا اظہار کیا اور مفتی آل مصطفیٰ مصباحی صاحب کی موت کو دنیائے سنیت کے لئے عظیم خسارہ بتایا۔

محمد شہباز احمد مصباحی پوکھریروی

❑❑❑

ضلع کے سبھی مدارس ومساجد میں منعقد ہوئی دعائیہ تقریب

فقیہ العصر محقق مسائل شرعیہ صدر شعبہ فقہ وافتاء الجامعۃ الامجدیہ حضرت علامہ مفتی آل مصطفیٰ صدیقی مصباحی اشرفی کا ناگہانی انتقال ملک وملت کا عظیم خسارہ ہے مذکورہ باتیں مدرسہ اسلامیہ حیدریہ ضیاء العلوم کلیان پور کے سابق ناظم اعلیٰ وتنظیم علمائے چمپارن کے نائب صدر مولانا لطیف الرحمن مصباحی نے کہی اور مزید بتایا کہ آپ جہان درس وتدریس کے بحر بیکراں تھے آپ کی درس گاہ سے ہزاروں طلباء نے استفادہ کیا آپ کی زبان سے نکلی ہوئی بات دل کی گہرائیوں میں اترتی چلی جاتی تھی علم وہنر کا عظیم پہاڑ ہونے کے باوجود بھی آپ نہایت سنجیدہ اور منکسر المزاج تھے اور آپ علم وہنر تقویٰ وپرہیزگاری کے جبل عظیم تھے سبھی طلباء پر شفقت کی نظر رکھتے کسی بھی سبق کو بڑے آسان انداز میں سمجھاتے تھے، مدرسہ وکیلیہ شمس العلوم کیسریا میں منعقدہ تعزیتی ودعائیہ تقریب کے دوران مدرسہ قادریہ رضاء العلوم لالہ چھپرہ کے ناظم اعلی مولانا سراج الحق اشرفی نے خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ مفتی آل مصطفیٰ مصباحی معتبر ومستند مصنف ومفتی ماہر مدرس اور نکتہ سنج فقیہ اور جید عالم دین تھے ہزاروں طلباء نے آپ سے استفادہ کیا اور کسی بھی مسائل کو بڑے سلیقے سے حل کرتے تھے اور ازہر ہند الجامعۃ الاشرفیہ کے ممتاز طلباء میں آپ کا شمار ہوتا تھا ملک کے کسی بھی دینی وفقہی سیمیناروں میں آپ کی شرکت کامیابی کی ضمانت ہوتی تھی اور ملک کے سبھی مفتیان کرام آپ کے تحقیقی مقالہ جات کو بڑے ہی انہماک سے سنتے تھے مفتی صاحب کم گو اور نہایت سنجیدہ انسان تھے آپ کا انتقال ملت کا عظیم خسارہ ہے، مفتی عثمان غنی آسوی امجدی نے کہا کہ مفتی آل مصطفیٰ مصباحی اشرفی بہت بڑے عالم دین عظیم محقق فقہ وحدیث کے ماہر تھے ناچیز نے آپ سے کسب فیض کیا ہے ایسا شفیق استاذ ملنا مشکل ہے۔ بہرحال آپ اہلسنت والجماعت کے گوہر نایاب تھے اس موقع سے پیر طریقت حضرت علامہ الحاج ضیاء المجتبیٰ کامل سجادہ نشیں خانقاہ جنابیہ حسینی شریف استاذ العلماء

مولانا سید فضل اللہ رضوی، مولانا منور حسین احسن القادری، مفتی رضاء اللہ نقشبندی مفتی محمد رضا امجدی، مولانا نعمت اللہ جامعی، مولانا مطیع الرحمن رضوی، حافظ خطیب اللہ حیدری، قاری عبید رضا، مولانا مشتاق احمد برہانی، مولانا عادل حسین مصباحی، مولانا غلام غوث نظامی، مولانا محبوب عالم رضوی، مولانا سید اکرم نوری، مولانا اعظم رضا فریدی، مولانا تبریز عالم رضوی، مولانا عبدالقدوس رضوی، قاری توقیر رضا الہ آبادی، مولانا جمیل اختر قادری، مولانا منظور عالم، مولانا نعمان اختر حیدری، مولانا نبیل احمد مصباحی، مولانا علی رضا، قاری مخدوم علی احمد، مولانا سمیع اللہ مصباحی، مولانا ریاض الدین قادری، مفتی سمیع اللہ رضوی سمیت سینکڑوں علماء نے تعزیت پیش کی۔

(حضرت علامہ مولانا محمد عاقب چشتی موتی ہاری)

❑❑❑

البرکات میں مفتی آل مصطفیٰ مصباحی کی یاد میں تعزیتی نشست

البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ علی گڑھ میں فقیہ عصر حضرت مفتی آل مصطفیٰ مصباحی علیہ الرحمۃ والرضوان کی یاد میں حضرت سید محمد امان میاں قادری ڈائریکٹر البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ کی زیر صدارت ایک تعزیتی نشست کا انعقاد کیا گیا، واضح ہو کہ ایک طویل علالت کے بعد مفتی صاحب 6 جمادی الآخرہ 1443ھ، مطابق 10 جنوری 2022ء کی شب میں راہی دار بقا ہوئے، نشست کا آغاز مولانا ڈاکٹر سلمان رضا علیمی کی تلاوت کلام ربانی سے ہوا پھر صدارتی کلمات میں حضرت امان میاں صاحب نے فرمایا کہ مفتی آل مصطفیٰ مصباحی صاحب جماعت اہل سنت کے صاحب بصیرت فقیہ اور عظیم مفتی تھے، آپ جماعت کے قیمتی سرمایہ تھے، آپ کا اتنی جلدی رخصت ہو جانا پوری امت کا بہت بڑا خسارہ ہے، آپ کے چلے جانے سے جو تکلیف ہوئی ہے وہ ناقابلِ بیان ہے، بس دعا ہے کہ رب کریم جماعت کو ان کا بہترین نعم البدل عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

شیخ نعمان احمد ازہری ناظم تعلیمات البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، نے آپ کے علمی کارناموں کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ آپ علم وتحقیق میں بلند مقام رکھتے تھے، مختلف سیمینار اور کانفرنس میں شرکت فرماتے، گراں قدر مقالے تحریر فرماتے، سیمینار میں مسائل کے حل کے لئے بحث ومباحثہ میں حصہ لیتے، خانقاہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ کے سالانہ علمی مجلہ،، اہل سنت کی آواز،، میں بھی مسلسل مضامین لکھتے، اور اپنی تحریروں سے مسلمانوں کی رہنمائی کرتے، کئی علمی اور تحقیقی کام بھی انجام دیا، جس سے لوگ آج بھی استفادہ کرتے ہیں، مولانا سید نور عالم مصباحی، مفتی جنید برکاتی مصباحی اور مولانا عارف رضا نعمانی مصباحی نے بھی اپنے اپنے تاثرات کا اظہار کیا اور کہا کہ مجلس شرعی مبارک پور کے فقہی سیمینار میں آپ کی مدلل علمی اور تحقیقی گفتگو علما اور طلبہ خوب غور سے سنتے، اور ان کا

علمی رنگ ملاحظہ کرتے، علما کے درمیان آپ کا ایک مقام تھا، قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے، اور جب مبارک پور آتے تو اکثر المجمع الاسلامی میں قیام فرماتے، چھوٹوں پر شفقت فرماتے، اور آپ نے سادہ زندگی گزاری، آپ کے تلمیذ مولانا ساجد نصیری نے آپ کے طریقہ تدریس کے حوالے سے بتایا کہ آپ کے اندر افہام وتفہیم کا ملکہ بہت اعلیٰ تھا، طالب علم آپ سے مطمئن رہتے، اور آپ سے خوب استفادہ کرتے، آپ کے اس دنیا سے چلے جانے سے علما اور طلبہ میں غم کا ماحول ہے، آخر میں ادارے کے ڈائریکٹر نے مفتی صاحب کے بیٹے سے گفتگو کر کے ادارے کی جانب سے تعزیتی کلمات کہے، لواحقین کو صبر کی تلقین کی اور مفتی صاحب کی بے حساب مغفرت کی دعا کی، آپ کی دعا پر محفل کا اختتام ہوا۔

اس محفل میں مفتی عبدالمصطفی مصباحی، مولانا عاصم القادری برکاتی، مولانا آفتاب مصباحی، حافظ راشد برکاتی، سید چاہت علی، محمد مستقیم اور ادارے کے طلبہ بھی موجود رہے۔

❏❏❏

مرکزی دارالقراءت میں ایصال ثواب کی محفل

10/ جنوری، 2022ء مطابق 6 جمادی الآخرہ، 1443ھ کو بعد نمازِ عشاء، مرکزی دارالقراءت، جمشید پور کے احاطہ نور میں فقیہ عصر، محقق مسائل شرعیہ حضرت مفتی آل مصطفیٰ صاحب قبلہ مصباحی علیہ الرحمہ کے ایصال ثواب کے لئے نہایت ادب واحترام کے ساتھ قرآن خوانی اور تعزیتی پروگرام منعقد کیا گیا۔

حضرت مفتی آل مصطفیٰ صاحب قبلہ مصباحی علیہ الرحمہ جماعت اہل سنت کے مایہ ناز عالم دین، قابل قدر فقیہ، پختہ قلم کار، باکمال محقق اور کریمانہ اخلاق وعالمانہ شان کے پیکر تھے۔

آپ کا اسم گرامی: آل مصطفیٰ، لقب: فقیہ اسلام ہے

ولدیت: مولانا محمد شہاب الدین اشرفی لطیفی رحمۃ اللہ ہے۔

ولادت: آپ کی ولادت، 27/ اکتوبر، 1971ء کو صوبہ بہار کے کٹیہار ضلع کے معروف گاؤں،، شبھنہ،، میں ہوئی۔

تعلیمی میدان: آپ کی ابتدائی تعلیم گاؤں کے ہی مکتب میں ہوئی جہاں آپ نے حضرت منشی محمد طاہر حسین صاحب کٹیہاری سے قاعدہ بغدادی وعم پارہ کا درس مکمل کیا۔ ابتدائی عربی، فارسی کی تعلیم مدرسہ اشرفیہ اظہار العلوم، حوراحجرہ سونا پور، کٹیہار میں ہوئی اور درجہ ثانیہ کی تعلیم مدرسہ فیض العلوم، محمد آباد، گوہنہ، یوپی میں حاصل کی اور ثالثہ، رابعہ کی تعلیم دارالعلوم حنفیہ، کھگڑا کشن گنج بہار میں مکمل کیا، اس کے بعد اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے آپ نے ازہر ہند، جامعہ اشرفیہ مبارک پور کا رخ کیا اور یہاں اپنی علمی پیاس بجھانے لگے، آپ نے اسی دبستانِ عزیزی میں خامسہ تا ثامنہ کی تعلیم حاصل کی اور 1990ء میں دستار فضلیت سے نوازے گئے، آپ درس نظامی کی تکمیل کے ساتھ ساتھ دوسالہ مشق افتا کا بھی

کورس مکمل فرمالیا۔

فراغت کے بعد اپنے مشفق استاذ، سلطان الاساتذہ، محدث کبیر، حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب قبلہ کے مشورے پر جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی میں درس وتدریس اور فتویٰ نویسی کی خدمات پر معمور ہوئے اور تاحین حیات بحسن وخوبی اپنی دینی ذمہ داریاں انجام دیتے رہے۔

افضل العلما، عمدہ الفقہا، نازش علم وفن حضرت علامہ مفتی آل مصطفیٰ مصباحی علیہ الرحمۃ والرضوان کے ذہن ودماغ کو اللہ تعالیٰ نے گوناگوں علوم وفنون کے متحمل بنایا تھا۔

آپ ایک متبحر عالم دین، باکمال مدرس اور بالغ نظر مفتی ہونے کے ساتھ ساتھ متعدد کتب کے مصنف، کثیر دینی مقالات کے محرر، مایہ ناز خطیب اور قوم کے سچے قائد و رہنما تھے، مختلف فقہی سیمینار اور مجالس شرعیہ میں شریک ہوتے اور نہ صرف شریک ہوتے بلکہ جدید مسائل فقہیہ کی تحقیق وتدقیق، تمحیص وتفتیش، بحث وتنقیح میں نمایاں کردار ادا کیا کرتے تھے۔

جدید فقہی مسائل پر متعدد مقالے طبع ہو چکے ہیں اور بہت ساری تصانیف بھی شائع ہوکر شرف قبولیت حاصل کرچکیں ہیں۔ فتاوی امجدیہ کی تیسری وچوتھی جلد کی تحشیہ آپ کی عظیم علمی یادگار ہے۔

اصول فقہ کی مشکل ترین کتاب ''التوضیح'' پر آپ کی عربی حاشیہ نے آپ کی مقبولیت میں چار چاند لگا دیا ہے۔ تقریباً 35 سالوں سے آپ کے مختلف دینی وعلمی مقالات، مضامین ہندو پاک کے جرائد ورسائل میں شائع ہوکر قارئین سے خراج تحسین وصول کرتے نظر آرہے ہیں، ہندو بیرون ہند سے باکثرت آپ کے پاس استفتا آتے اور آپ سب کا شافی واطمینان بخش شرعی جوابات عنایت فرماتے۔ عالم اسلام کے کونے کونے سے علما، مصنفین، محررین اپنی تصانیفات ونگارشات کی اصلاح ونظرثانی، تقاریظ وتقدیمات کے لئے آپ کی طرف رجوع کرتے۔ آپ کی ہمیشہ یہی کوششیں رہتی کہ کسی امیدوار کو محروم نہ لوٹا یا جاے، آپ نے ہزاروں شاگرد تیار کئے اور آپ کی پوری زندگی بے مثال دینی و

علمی خدمات سے عبارت ہے۔

آپ رہتی دنیا تک اپنی نمایاں دینی، علمی، تصنیفی کارناموں کی وجہ سے زندہ و جاوید رہیں گے۔ ان شاء اللہ!

علم وفضل کا یہ آفتاب و ماہتاب، فقہ حنفی کا عظیم سرمایہ 6/جمادی الآخرہ، 1443ھ مطابق 10/جنوری، 2022ء بوقت 12.30 منٹ پر قضاے الٰہی سے سفر آخرت کا مسافر بن گئے۔ ع:

حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے
ابر رحمت تیری تربت پر گوہرافشانی کرے

حضرت مفتی آل مصطفیٰ علیہ الرحمہ کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی وتعزیتی مجلس میں مرکزی دارالقراءت کے تمام مدرسین وعقیدت مند حضرات نے شرکت کی۔ حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ کی مختصر حالات زندگی حضرت علامہ مفتی ضیاء المصطفیٰ صاحب قبلہ مصباحی، ناظم تعلیمات مرکزی دارالقرأت نے بیان فرمایا، آپ نے تعزیتی خطاب میں فرمایا کہ حضرت مفتی آل مصطفیٰ مصباحی علیہ الرحمہ کی ذات دنیائے اسلام میں محتاج تعارف نہیں ہے، آپ مجلس شرعی جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے رکن عظیم تھے، مجلس شرعی جامعہ اشرفیہ کے سیمینار میں ہمیشہ شرکت فرماکر نمایاں کردار ادا کیا کرتے تھے، آپ کی رحلت سے جماعت اہل سنت میں بہت بڑا خلا پیدا ہوگیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قوم کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

رپورٹ: امین الدین مصباحی

خادم تدریس وامین مکتبہ، مرکزی دارالقرأت، جمشید پور، جھارکھنڈ

□□□

ادارۂ شریعہ پٹنہ سیٹ میں تعزیتی اجلاس

مفتی آل مصطفی دینی درسگاہ کے عظیم امین تھے: مولانا غلام رسول بلیاوی

مفتی آل مصطفی علم وفن کے تابندہ ستارہ تھے: مفتی ڈاکٹر امجد رضا امجد

مفتی آل مصطفی کا تدریسی منہج کمال کا تھا: مفتی غلام حسین ثقافی

پٹنہ:10 جنوری 2022

مورخہ 10 جنوری 2022 بعد نماز فجر اس غمناک خبر نے جھنجھوڑ کر رکھ دیا کہ صوبہ بہار کے ضلع کٹیہار موضع شبھنہ میں پیدا ہونے والے عالم دین حضرت علامہ مفتی آل مصطفی استاذ جامعہ امجدیہ گھوسی یوپی رات 12 بجکر 30 منٹ پر اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔

مرکزی ادارہ شرعیہ پٹنہ کے جشن دستار افتاء وفضیلت میں حضرت کی شرکت ہوئی تھی۔تربیت افتاء کے فارغین علمائے کرام کو آخری سبق بھی انہوں نے پڑھایا تھا۔مذکورہ باتیں ادارہ شرعیہ کے صدر مولانا غلام رسول بلیاوی نے اپنے تعزیتی بیان میں کہیں۔انہوں نے مزید کہا کہ حضرت مفتی آل مصطفی کی درسگاہ میں طلباء کا درس سے مطمئن ہونا اور خواہش مند رہنا کہ یہ کتاب ان کے درس کو مل جائے مقبولیت کی علامت تھی۔

حضرت مفتی صاحب منکسر المزاج، کم گو اور نہایت سنجیدہ ومتین عالم دین کے ساتھ ملک کے ہر اس فقہی سیمینار میں اپنی تحقیق اور فقہی جزیات پر دسترس رکھنے والے مفکر کی حیثیت سے اہل علم ودانش کو اپنی صلاحیت کا لوہا منوا لیتے تھے۔حضرت مفتی

صاحب کے مقالے سیمناروں میں توجہ کے ساتھ سماعت ہی نہیں کیا جاتا تھا بلکہ بحث وتمحیص میں ان کے دلائل وجزیات وحوالہ جات کو پیش بھی کیا جاتا تھا۔حضرت کے وصال سے صوبہ بہار کا اہل علم طبقہ یقینا غمزدہ ہے۔اللہ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

مرکزی ادارہ شرعیہ کے قاضی شریعت حضرت مفتی ڈاکٹر امجد رضا امجد نے مفتی آل مصطفی کی رحلت پر غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ افسوس :علم وفن کا ایک تابندہ ستارہ غروب ہوگیا۔بزم علم وعرفان سونی ہوگئی مسند تدریس کی زینت اب ماضی کی داستان بن گئی۔حضرت مفتی آل مصطفی مصباحی واقعی ایسی خوبیوں کے مالک تھے۔فقہی سیمیناروں سے لے کر مذہبی اجلاس تک اپنی صلاحیتوں کی گہری چھاپ چھوڑنے والا آج دنیا چھوڑ گیا۔ان سے خوب ملاقاتیں رہیں مستقبل کے چند مخصوص اہداف ان سے وابستہ تھے مگر کیا خبر تھی کہ وہ اتنی جلد راہی ملک عدم ہوجائیں گے۔اللہ تعالی ان کی خدمات قبول فرمائے۔

مرکزی ادارہ شرعیہ کے نائب قاضی مفتی غلام حسین ثقافی نے تعزیت پیش کرتے ہوئے کہا کہ صوبہ بہار کی عبقری اور علمی شخصیت، محقق عصر، رمز شناس صاحب تدبیر استاذ الاساتذہ حضرت علامہ مفتی آل مصطفی علیہ الرحمہ کے سانحہ ارتحال سے تدریسی دنیا سوگوار ہوگئے۔وہ بہار اور بہار سے باہر علمی، ادبی، تحقیقی، تدریسی میدان کے درخشاں ستون تسلیم کئے جاتے تھے۔ایک طویل عرصے سے درس وتدریس کو اپنا مشغلہ خاص بنایا تھا۔کئی نسلوں کے مربی ومعلم تھے۔ان کی مقبولیت درمیان طلبا یکساں تھی اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کے پاس تدریسی وتحقیقی منہج کمال کا تھا اور تفہیمی اثر انگیزی کا عظیم ملکہ حاصل تھا۔جہاں افہام اطناب، یا ابلاغ دقیق وعقد کی ضرورت پیش ہوتی تو دوران درس وہیں تکرار فرماتے تھے تاکہ زجر مقصود حاصل ہوجائے۔بلا وجہ ضیاع اوقات سے پرہیز کرتے تھے۔

فنون درسیات کے حوالے سے تمام عناصر پر گہری واقفیت تھی، فقہ، اصول فقہ،

اصول حدیث، اسماء الرجال، کلام، مناظرہ، فلسفہ پر کافی معلومات تھی اور ان پر مضبوط ومستحکم مطالعہ تھا۔اسکے علاوہ نہایت ہی سنجیدہ، خلیق اور مشفق تھے۔ چلتے، پھرتے، بولتے محسوس ہوتا کہ علم بول رہا ہے۔کتاب کے اوراق بول رہے ہیں، مطالعات ومشاہدات کی کشش بول رہی ہے۔آپ فکر رضا کے داعی تھے۔اللہ سبحانہ تعالی حضرت کی خدمات کوقبول فرمائے۔باغ ارم کے بالا خانوں کا مکین بنائے۔ جماعت اہلسنت کونعم البدل عطا فرمائے، اوران کے تمام مصاحبین و ہم نشین کو صبر جمیل عطافرمائے۔آمین یارب العالمین۔علاوہ ادارہ شرعیہ کے تمام اساتذہ نے تعزیتی پیش کرتے ہوئے بلندی درجات کی دعائیں کی۔

ہندوستان سماچار/افضل/سلام

□□□

منجانب اہل خانہ دعائیہ تقریب چہلم

متاع زندگی جس نے لٹادی جان رحمت پر
خدا کی رحمتوں کے پھول برسے انکی تربت پر

آج تو پھولے نہ سمائیں گے کفن میں آسی
ہے شب گور بھی اس گل کی ملاقات کی رات

-فقیہ اہل سنت حضرت علامہ مفتی آل مصطفیٰ مصباحی قادری، چشتی، اشرفی علیہ رحمۃ والرضوان کے ایصال ثواب اور پروگرام-

-بتاریخ-9 / جمادی الثانی 1443ھ مطابق 13 / جنوری 2022ئ، بروز جمعرات بعد نماز فجر تا ظہر

-بمقام-شہجنہ-قاضی ٹولہ-بارسوئی، ضلع: کٹیہار، بہار، انڈیا

فقیہ اہل سنت-جس نے کئی عرصے تک قرآن وحدیث، فقہ اسلامی ودیگر علوم متداولہ کی شاندار تدریس فرمائی-

فقیہ اہل سنت-جس نے تاحیات اسلام وسنیت کی بےلوث خدمت انجام دیا-

فقیہ اہل سنت-جس کی درسگاہ علم وعمل سے فیض پانے والے ملک کے مختلف خطوں میں خدمت دین متین میں مصروف ہیں-

اسی صاحب علم وتقویٰ-کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کرنے اور انکے روحانی فیض کے اکتساب کے لئے مذکورہ تاریخ کو پروگرام کا انعقاد کیا گیا ہے- لہٰذا ملک اورصوبہ بہار کے حالات

کے پیش نظر صرف علاقے کے علمائے اہل سنت و برادران اہل سنت
سے مقررہ وقت میں شرکت کی پر خلوص گزارش ہے۔

-منجانب-

شہزادۂ حضور فقیہ اہل سنت حضرت علامہ مفتی آل مصطفیٰ مصباحی علیہ رحمۃ والرضوان، جناب
ریحان المصطفی صاحب و جملہ اہل خانہ

❑❑❑

فاتحہ چہارم شریف کی رپورٹ

فقیہ بے بدل محقق زمن استاذ الاساتذہ حضرت علامہ مولانا مفتی آل مصطفی اشرفی مصباحی
نور اللہ مرقدہ کا فاتحہ چہارم شریف

فقیہ بے بدل محقق زمن استاذ الاساتذہ حضرت علامہ مولانا مفتی آل مصطفی اشرفی مصباحی کٹیہاری، بہاری سابق استاذ وصدر مفتی جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی ضلع مئو یوپی کا فاتحہ چہارم 10/ جمادالاولیٰ 1443ھ مطابق 14/ جنوری 2022ء بروز جمعہ۔۔۔صبح 9/ سے 12/ بجے دوپہر تک ہوا۔

جس میں علاقائی سطح پر اکثر مشاہیر علماء واجلہ اعلام نے شرکت بابرکت فرمائی۔ نمایاں حضرات گرامی قدر ومنزلت میں حضرت علامہ مولانا مفتی قاضی فضل رسول مصباحی، حضرت علامہ مولانا مفتی نوشاد عالم رضوی، حضرت علامہ مولانا مفتی رضاء المصطفیٰ مصباحی ،حضرت علامہ مولانا مجیب الرحمن مصباحی ،حضرت علامہ مولانا مفتی ابوالکلام مصباحی ، حضرت شاہ تنویر القادری ،حضرت حافظ وقاری سید شاہ اظہر علی ،حضرت مولانا شمشاد عالم وغیرھم تھے۔

تلاوت کلام پاک سے محفل کا آغاز ہوا، پھر تقاریر ونعت ومنقبت خوانی کا دور چلا حضرت علامہ مولانا مفتی صاحب علیہ الرحمۃ والرضوان کی روح پرفتوح کو ایصال ثواب اور آپ کے اوصاف وخصائص نیز دینی وملی اور دعوتی وتبلیغی خدمات ومساعی جمیلہ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے موجودین نے گرانقدر وبیش بہا کلمات ارشاد فرمائے۔حضرت علامہ مولانا قاضی فضل رسول مصباحی شہجنہ نے فرمایا،، جب جب فقہ وافتاء کے تعلق سے کوئی گتھی نہ سلجھ پاتی تو میں برادر صغیر مولانا قاضی فضل احمد مصباحی سے رابطہ کرتا، وہیں معاً مولانا موصوف سے بھی ہم کلام ہوتا۔عقدہ کشائی ہوجاتی اور مسئلہ اطمنان بخش ومنقح

ہوجاتا۔آج ان کی باتیں اور صحبتیں یاد آرہی ہیں،اور دل ودماغ غم واندوہ سے دوچار ہوئے جارہے ہیں۔اللہ تعالی ان کی مغفرت فرمائے اور کروٹ کروٹ جنت نصیب ہو،،

حضرت علامہ مولانا مفتی نوشاد عالم رضوی اعظم نگر،خلوص عقیدت پیش کرتے ہوئے گویا ہوئے،،حضرت مفتی آل مصطفیٰ عالم ربانی تھے،فقیہ لاثانی تھے،اصلاح قوم وملت کے لئے دردمند دل رکھتے تھے۔

وہ کیا گئے کہ روٹھ گئے دن بہار کے،!

جبکہ خانقاہ لطیفیہ رحمن پور کے حضرت علامہ مولانا خواجہ ساجد عالم لطیفی مصباحی نے فرما،،حضرت ممدوح علم وعمل کی چلتی پھرتی تصویر تھے،اپنی کم عمری میں ہی آپ نے برصغیر پیمانے پر اپنی فقاہت کا لوہا منوالیا تھا۔2006ء کے ایک انٹریو کے مطابق آپ نے 15/ مستقل تصنیفات وتالیفات اور علاوہ ازیں 85/ رشحات فکر وقلم کا انمول سرمایہ قوم اہل سنت والجماعت کو سپرد کیا ہے،،۔

حضرت مولانا رہبر سمنانی نے نذرانہ محبت پیش کرتے ہوئے فرمایا،،حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ فخر اہل سنت تھے،وہ اپنے علمی وقلمی ودینی کارناموں کے تناظر میں اپنے اقران واماثل پر بھاری تھے، ان کی رحلت نے پوری سنیت کو سوگوار کردیا ہے،جو خلاء سامنے آیا ہے اس کا پر ہونا آسان نہیں!،،

آخری خطاب حضرت علامہ مولانا مفتی مفتی رضاء المصطفیٰ مصباحی کا تھا،انہوں نے کہا،،میرے ماموجان حضرت علامہ مولانا مفتی آل مصطفیٰ علیہ الرحمہ بڑے نرم خو، اخلاق حسنہ کے پیکر اور اصاغر پر مشفق ومہربان تھے،ان کی خدمات وکارناموں کا سلسلہ زلف یار کی طرح دراز تھا،ان کے چلے جانے سے ملت ومسلک جو عظیم نقصان ہوا ہے،اس کی تلافی جلد ممکن نہیں۔،،

محفل کو منظومات سے معمور ومنور کرنے کے لئے سیمانچل کے نمائندہ شاعر ونعت خواں اور حمد ومنقبت گو حضرت نادر جمالی وقفہ وقفہ سے حصہ لیتے اور اپنے ترنم مخصوص لب ولہجے میں کلام حاضر مجلس کر کے عجب سماں باندھ دیتے،حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ کے

حوالے سے پڑھی گئی،،منقبت،،ایک زمانہ تک یاد رہے گی۔

حضرت حافظ وقاری رمان الباری نقابت کے فرائض انجام دے رہے تھے۔

صلوٰۃ وسلام اور فاتحہ خوانی وحضرت مفتی قاضی فضل رسول کی رقت انگیز دعا پر محفل کا اختتام ہوا۔

از شعبہ نشر واشاعت تحریک فیضان لوح قلم

جگناتھ پور(موضع بیلوا) آباد پور،وایا بارسوئی ضلع کٹیہار بہار پن نمبر 855102

(پیش کش: محمد ساجد رضا قادری رضوی کٹیہاری (بہاری)

امام وخطیب جامع مسجد تہانی علی سالم کاٹے پلی،منڈل پداکڑ بگل وایا بانسواڑہ ضلع

کاماریڈی(تلنگانہ)

❑❑❑

عظیم الشان عرس چہلم شریف

الحمدللہ وماشاء اللہ تعالی مؤرخہ 17 فروری بروز جمعرات بمقام جنتاہاٹ آسجہ صدائے سیمانچل کمیٹی کے زیر اہتمام عظیم الشان عرس چہلم شریف برائے ادیب شہیر حضور کنز الدقائق مفتی حسن منظر قدیری علیہ الرحمہ ومحقق عصر فقیہ اہل سنت مفتی آل مصطفے مصباحی علیہ الرحمہ منعقد ہوا، جس میں مناظر اعظم مفتی محمد مطیع الرحمن رضوی قبلہ مدظلہ العالی وماہر علوم وفنون علامہ ڈاکٹر مفتی ارشاد ساحل سہسرامی وخطیب ھندوستان مصلح قوم مفکر اسلام حضرت علامہ شہریار رضا قادری وڈاکٹر علامہ مفتی محمد حسن رضا مصباحی وعلامہ شاکر اصغر وعلامہ الحاج محمد اسماعیل اشرفی قبلہ ومولانا مجیب الرحمن وعلامہ ومولانا ساجد عالم مصباحی لطیفی خانقاہ لطیفیہ رحمن پور تکیہ شریف ومولانا جنید عالم نوری جامعہ نوریہ بانسڈول ومولانا جنید احمد رضوی ہریپور اور مولانا احمر رضا رضوی ومولانا محمد راغب الحسن سعدیپور بتیا مولانا محمد فیروز مصباحی دریاپوری وحافظ محمد حسنین رضا ڈگرواومولانا لقمان صاحب امام چنگی جامع مسجد ومولانا جہانگیر صاحب ومولانا محمد نوشاد رضوی آسجہ جنتا ودیگر کئی مقتدر علما فضلا اور شعرائے کرام بالخصوص شاعر اسلام مولانا عسجد رضا بنارسی مصباحی وشاعر اسلام مولانا اختر پرواز نعیمی وحافظ صادق رضا صادق وغلام نبی خوشتر پورنوی مولانا زین العابدین چوپڑہ اور دیگر کئی نامور شعرائے اسلام وعظیم نقباء بالخصوص حافظ وقاری نیاز احمد تنظیم المسلمین وحافظ محمد اشتیاق عالم رضوی سیملباڑی ومولانا محمد رضا گریا کی نقابت کی زینت بخشی کے ساتھ کی تشریف آوری ہوئی۔

ماشاء اللہ تقاریر وخطابات بڑے پرمغز ہوے علامہ شہریار رضا قبلہ کی ایک گھنٹہ کی معلوماتی تقریر علامہ ڈاکٹر سہسرامی کا آدھے گھنٹے کا خطاب بعدہ سرپرست اعلی مناظر اعظم محقق زماں نازش اہل سنن فقیہ النفس حضور مفتی محمد مطیع الرحمن رضوی مضطر قبلہ

مدظلہ العالی کے پر تحقیق وتدقیق بیان سے سامعین محظوظ ہوئے اور شعرائے اسلام کی حمد ونعت خوانی اور منقبت خوانی بہت ہی اہم ہوئیں نیز بہت ہی خلوص کے ساتھ یہ عرس چہلم شریف اختتام پذیر ہوا، بالخصوص علما وحفاظ اور طلبہ نے بے شمار تعداد میں تلاوت قرآن اور کلمہ خوانی وغیرہا کی شمار پیش فرمائیں جو شامل دعا کی گئیں 2/بجکر 30/منٹ پر قل شریف ودعا خوانی ہوئی، بعدہ سامعین کے درمیان تقسیم تبرکات وعلما وائمہ وحفاظ کی پر تکلف ضیافت کرائی گئی، دوران پروگرام ہی صدائے سیمانچل کی جانب سے چندہ فراہمی کا قدرے حساب وخرچ پیش کردیا گیا، تقریبا 90351 وصول ہوے جن میں سے تقریبا 40000 خرچ ہوے۔

ان شاء اللہ مکمل حساب یعنی آمد وخرچ کی پوری تفصیل بہت جلد پیش کی جائے گی ،واضح رہے کہ صدائے سیمانچل کے اس عرس چہلم شریف کو بحسن وخوبی پائے تکمیل تک پہونچانے میں اپنے مخصوص کارکنان شاعر اسلام مولانا عسجد رضا مصباحی وشاعر بالبدیہی یادگار قبلہ مولانا تبریز افقر صاحب ومولانا جمیل نوری تحسینی قبلہ ومولانا محمد انوار احمد موبیہ مدرسہ وحافظ محمد اعظم جنتا والحاج ماسٹر واثق الیقین قبلہ وحافظ صادق رضا صادق وحافظ نیاز احمد وجناب توقیر بھائی موبیہ ان کے علاوہ کئی اہم شخصیات نے بڑی محنت وجانفشانی کے ساتھ شریک رہے رب قدیر اپنے حبیب پاک کے صدقے ہم میں سے ہرایک کو دونوں عظیم ذوات مقدسہ کے علمی وروحانی فیوض وبرکات سے مالامال فرمائے۔

ازمحمد صابر رضا مصباحی
رکن بانی صدائے سیمانچل کمیٹی

❑❑❑

علماء ومشائخ، اہلیان مدارس وخانقاہوں
کے
تعزیتی لیٹر پیڈ

تعزیت نامہ خانقاہ لطیفیہ رحمن پور بارسوئی

آئینہ کیوں نہ دوں تماشہ کہیں جسے
ایسا کہاں سے لاؤں تجھ سا کہیں جسے

ابھی ابھی اکابرین کی صف کی ایک نمائندہ وتابناک شخصیت یعنی ماہر علوم نقلیہ وعقلیہ حاوی اصول فروع عالم یگانہ فاضل یکتائے زمانہ حضرت علامہ مولانا مفتی حسن منظر قدیری نور اللہ تعالی مرقدہ کے سانحہ ارتحال کی خبر سے بوجھل دل اور فکر وخیال کی سونی سونی دنیا لئے شب وروز کی بے ذوق گھڑیاں گزار ہی رہا تھا، کہ اچانک 9/ جنوری 2022ء کی صبح تڑکے آبروئے سنیت فخر جماعت، شہیر ہند وسندھ نابغہ روزگار، نادر دہر کبریت احمر اور جہان محاسن وکمالات کا حامل انسان حضرت علامہ مولانا مفتی محدث، مفسر، مصنف محقق، مناظر، ادیب، ممتاز صاحب زبان وادب آل مصطفے اشرفی مصباحی سابق استاذ شعبہ فقہ وحدیث جامعہ امجدیہ رضویہ طیبۃ العلماء گھوسی ضلع مؤیوپی کے وصال پر ملال کی اطلاع ملی، سچ جانئے کچھ وقفہ کے لئے سکتے میں آگیا، دل ودماغ کا عالم زلزلے سے دوچار ہونے لگا، فکر ونظر کی کائنات بے نور ہوگئی، سنبھالے نہیں سنبھل پا رہا تھا۔

حضرت موصوف کی تہ دار ذات، کثیر الجہات شخصیت، گوناگوں امتیازات وخصوصیات کی مالک ہستی امید کا وہ فانوس تھی، کہ جن کے حوالے سے بہار سے لیکر بنگال تک کے انصاف پسند، غیر جانب دار، حق گو وحق شناس، باشعور صاحب نظر یہی کہا کرتے تھے، کہ عصر حاضر میں علم وفن، فکر وادب، تحقیق وتتبع، تصنیف وتالیف اور دیگر شعبہائے علوم وفنون کے رخ سے جو حضرات گراں قدر وقار سیمانچل کے باشندے ہوکر پورے ملک کے طول وعرض میں اس پسماندہ ودور افتادہ خطے کی نمائندگی کر رہے ہیں، اور یہاں کی عظمت ووقار کا سکہ جمائے ہوئے ہیں، ان بزرگوں کے بعد نمائندہ صف سامنے آئے گی، تو اس کے سالار وسرخیل حضرت مفتی آل مصطفے اشرفی مصباحی کٹیہاری کا وجود مسعود ہی ہوگا،

چونکہ حضرت ممدوح علیہ الرحمہ اپنی مختصر سی حیات مستعار میں ہی علمی وفنی اور تحریر وارشاد کے منفرد المثال کارناموں وخدمات کے تناظر میں برصغیر کے آفاق پر چھا گئے تھے، سیمانچل سے لیکر بھارت کے پورے کرہ ارض میں ان کی شہرت ومقبولیت کا پرچم بلند تھا، پڑوسی ممالک بھی ان کی ذات سے متاثر اور مرعوب تھے ''توضیح تلویح'' کی بزبان عربی تحشیہ وتعلق ،مجلس برکات جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے علاوہ دیار عرب کے مطابع میں شائع ہوئی۔ 2006ء کے ایک انٹریو کے مطابق آپ کی تصنیفات وتالیفات 14/ جبکہ دیگر رشحات فکر وقلم 82/ ہیں، یہ تو 2006ء تک کی بات ہے،اس درمیان آپ کے قلم گل بداماں نے اور کیا کیا جوہر وہنر دکھلائے ہیں۔اس اطلاع سے محروم ہوں۔

سن ولادت 1971ء سے سال وصال 2022ء تک کے تقریباً پچاس سالہ سفر حیات میں آپ نے جو علمی وفنی، تحریری وتقریری، دعوت وتبلیغ، تحریک وتنظیم وغیرہ وغیرہ کے حوالے سے نقوش واثرات جبر علم پر ثبت کئے ہیں، ان حقائق وامور نے آپ کی ذات قدسی صفات کو فرش سے عرش تک پہنچا دیا تھا، یہی وجہ ہے کہ آپ ایک قلیل مدت میں ہی اپنے اقران واماثل پر فائق وبرتر ہو گئے تھے،50/ سال کا ہو کر بھی 85 سالہ معمر بزرگ سمجھے جانے لگے تھے۔

اس ذرہ بے مقدار کی ان سے یاد اللہ پرانی تھی، لگ بھگ 26/ 27 سال سے ان کی قربت وصحبت کا منتظر کرم رہا کرتا تھا، ہر ملاقات وہر دید وشنید کی ساعتوں میں ان کی کرم نوازیوں وشفقتوں کی شبنمی چھینٹوں سے بہرور ہوا کرتا تھا، 1433ھ مطابق 2012ء میں جب پردادا حضور حضرت علامہ مولانا شاہ حفیظ الدین لطیفی برہانی قدس سرہ النورانی بانی خانقاہ ومدرسہ لطیفیہ رحمن پور بارسوئی، کٹیہار، بہار کے جشن صد سالہ کے حسین ویادگار موقع پر صاحب جشن کے تعلق سے ایک تحریر کی فرمائش کی تو حضرت ممدوح نے بسر وچشم قبول فرمایا، ہفتہ عشرہ میں ہی ایک گراں قدر ووقیع مقالہ ارسال فرمایا، یہی مقالہ آج ''عرفان حفیظ'' اور ''سہ ماہی پیغام مصطفے اتر دیناج پور'' وغیرہ میں شامل اشاعت ہو کر ان علمی وقلمی چیزوں کے اعتبار ووقار میں چار چاند لگائے ہوئے ہے۔

مجدد اعظم فقیہ اسلام امام احمد رضا محدث بریلوی (1272/ 1340ھ) کے مخلص ومعاصر اور ایثار شعار رفیق کار یعنی قدوۃ العلماء زبدۃ الفضلاء صاحب تصانیف جلیلہ حضرت علامہ مولانا صوفی شاہ حفیظ الدین لطیفی برہانی قدست اسرارھما (1245ھ / 1333ھ) کے مدرسہ وخانقاہ لطیفیہ رحمن پور سے آپ کا رشتہ وتعلق خاطر خواہ قدیمی تھا، ایک عرصہ قبل جب یہاں جماعت حفظ کے طلبہ کی دستار بندی کے جلسے موقع بموقع ہوا کرتے تھے، توان ہی مواقع میں آپ دوبار قدم رنجہ ہوئے۔اور اجلاس میں شرکت فرما کر لاجواب تقریر وبیان سے حاضرین وسامعین کے قلوب واذہان کو مسخر فرمایا۔

برسوں پہلے کے یہ واقعات آج یہاں کی داستان پارینہ کا ایک سنہرا ورق ہیں، حضرت ممدوح کی ذات کو یہاں کا ہر خرد وکلاں ٹوٹ ٹوٹ کر چاہتا تھا، اور حضرت ممدوح بھی یہاں کے آسودہ خواب مشائخ وصوفیاء سے نیازمندانہ واسطہ رکھتے تھے، جبکہ دیگر موجودین سے بھی یارانہ تھا، اب یہاں مجھے یہ کہنے کا موقع دیا جائے کہ آج جب کہ برصغیر سطح پر جملہ تعلیمی اداروں ،تحریکوں وتنظیموں اور خانقاہوں کو آپ جیسی ذات کی ضرورت جزولاینفک کے طور پر تھی، اسی طرح ہماری اس ناتواں وکہتر خانقاہ کو بھی یقیناً اسی نوعیت کی ضرورت وحاجت تھی ،حضرت ممدوح طبعی عمر کے لحاظ سے کافی پہلے ہی داعی اجل کو لبیک کہہ گئے ،جس سے پوری دنیائے سنیت کی توقعات کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں۔کتنے منصوبوں پر پانی پھر گئے، کتنے عزائم ومقاصد کے اہداف اوندھے منہ گر گئے، اتنی جلدی تو خساروں ونقصانات کا اندازہ نہیں ہوسکتا مگر وقت آئے گا کہ جو زبان حال وقال سے پوری روداد سنانے پر مجبور ہوگا۔

رب قدیر کی بارگاہ کائنات پناہ میں دست بدعا ہوں کہ ان کا نعم البدل عطا فرمائے اور ہم غمزدوں کو صبر شکیب کی توفیق رفیق نصیب ہو۔

اسیر غم: خواجہ ساجد عالم لطیفی مصباحی

خانقاہ لطیفیہ رحمن پور 10/ جنوری 2022ء

❑❑❑

الجامعۃ الاشرفیہ خدیجۃ الکبری للبنات ہبلی کرناٹک

تعزیتی نامہ

بروفات فقیہ العصر حضرت علامہ مفتی آل مصطفی مصباحی رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین ،والصلوۃ والسلام علی اشرف الانبیاوالمرسلین ،وعلی الہ واصحابہ الطیبین الطاھرین ومن تبعھم باحسان الی یوم الدین

آج مؤرخہ 6 جمادی الاخری 1443 ہجری مطابق 10 جنوری 2022ء بروز دوشنبہ معمولات فجر سے فارغ ہو کر جیسے ہی واٹس ایپ کھولا، پہلے تو رفیق ہمدم مفتی نذر الباری صاحب استاذ جامع اشرف کا یہ مسیج پڑھ کر تڑپ گیا کہ حضرت مفتی آل مصطفی مصباحی اب ہمارے درمیان نہ رہے، ابھی ان کے میسیج کا آخری جملہ بھی نہ پڑھ پایا تھا کہ مفتی اصغر علی اشرفی صدر المدرسین دار العلوم شاہ عالم احمد آباد گجرات کا واٹس ایپ آگیا کہ آہ مفتی آل مصطفی صاحب قبلہ ہم سب کو داغ مفارقت دے گئے، اس کے بعد مسلسل فون پر رابطہ ہوتے رہے کئی لوگوں نے مجھے یہ جانکاہ خبر سنائی، کئی احباب کو میں نے یہ روح فرسا خبر دی، پھر تقریبا ساڑھے گیارہ بجے میرے بہت ہی خاص دوست حضرت علامہ مفتی محمد منظر حسن خان اشرفی مصباحی ممبئی سے فون پر بات ہوئی، وہ مفتی صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کی خوبیوں اور اصاغر پر ان کی ذرہ نوازیوں کا ذکر کرتے ہوئے آبدیدہ ہوگئے اور کچھ دیر تک پھوٹ کر روتے رہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ انسان اپنی زندگی میں اپنے باپ سے ایک بار یتیم ہوتا ہے لیکن علم وفن اور تحقیق وجستجو کی دنیا میں وہ بار بار یتیم ہوتا ہے، آج مفتی صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت کتنے ہی طالبان علوم دینیہ اور جویان علم وفن کو یتیمی کا داغ دے گئی، یہ شمار سے باہر ہے لیکن اللہ ہی کے لیے ہے ہر وہ چیز جو اس نے لیا ہے، اس کے لیے ہے ہر وہ چیز جو

اس نے عطا کیا ہے اور ہر شی اپنی مقررہ مدت کے ساتھ ہے۔

حضرت مفتی صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ ان جید و پختہ کار اور راسخین فی العلم میں سے ایک تھے، جو روز روز نہیں مہینوں میں نہیں بلکہ بقول میر تقی میر برسوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ آپ ہزاروں طالبان علوم نبویہ کے استاذوں کے استاذ سیکڑوں علمی و تحقیقی مقالات اور درجنوں کتابوں کے مصنف تھے، اردو کے علاوہ عربی زبان میں بھی آپ نے کئی یادگاریں چھوڑی ہیں، آپ نے درس نظامی اور دوسرے فنون کی کچھ اہم کتابوں پر تحشیہ و تحقیق کا کام بھی کیا ہے، آپ کے نوک قلم سے جاری ہونے والے فتوے ملک و بیرون ملک اعتماد کی نگاہ سے دیکھے اور پڑھے جاتے، آپ جماعت اہل سنت کے لیے ایک قابل افتخار سرمایہ تھے۔ تقریباً ہر طبقہ میں آپ کی پذیرائی تھی، اکابر خاندان اشرفیہ میں آپ ایک باوقا مفتی کی حیثیت سے جانے جاتے، آپ کا قلم انتہائی محتاط اور اظہار حق میں آپ کبھی کسی کو خاطر میں نہ لاتے۔

ہر چند کہ آپ بڑے پایہ کے آدمی اور عظیم محقق وفقیہ تھے، اکابر علما اور نامور مفتیان کرام میں آپ کا نام اولین فہرست میں لیا جاتا، ان سب کے باوصف آپ انتہائی متواضع منکسر المزاج، سادہ مزاج اور تعلیم طبیعت کے تھے۔ تقریباً 2008 میں، اس وقت میں جامع اشرف میں تدریسی خدمات انجام دے رہا تھا، آپ سالانہ امتحان کے موقع پر بحیثیت ممتحن تشریف لائے ہوئے تھے، ایک طرف میرے کانوں میں ان کے تبحر علمی کے چرچے تھے اور دوسری جانب ان کا تواضع وانکسار تھا جس نے میرے دل کو ان سے بہت مانوس کیا اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ میں ان سے قریب ہوتا گیا، آپ مجھ پر بہت زیادہ لطف وعنایت فرماتے، جب ہم نے اپنا دوسرا کتابچہ ''کیا بارہ ربیع الاول بارہ وفات ہے؟ حضرت کی خدمت میں نظر ثانی اور تقدیم وتقریظ کے لیے پیش کیا تو آپ نے اس قدر خوشی کا اظہار فرمایا کہ میں اسے بیان نہیں کرسکتا۔

الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور کے سالانہ سمینار کے لیے مقالہ کی تیاری کرنی ہوتی اور کچھ ضروری مواد کی تلاش ہوتی تو آپ عموماً جمعرات کے دن جامع اشرف تشریف لاتے

اور مغرب کی نماز سے فارغ ہو کر مجھے خانقاہ اشرفیہ حسنیہ سرکار کلاں کچھوچھا مقدسہ میں واقع عظیم الشان مختار اشرف لائبریری اپنے ساتھ لے جاتے اور ایک جملہ مسکرا کر فرماتے کہ آپ ساتھ رہتے ہیں تو مقصد کی عبارت جلدی مل جاتی ہے، حضرت مفتی صاحب قبلہ کا یہ جملہ گھنٹوں کتابوں کی ورق گردانی کبھی کھڑے ہو کر کبھی بیٹھ کر مجھے تھکنے نہیں دیتا اور نہ بوریت کا احساس ہونے دیتا۔

مفتی صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کی کچھ خاص باتیں، آپ سفر پر بھی ہوتے تو وقت نماز آجانے پر بے چین ہو جاتے اور کوشش ہوتی کہ اشغال سفر سے جتنی جلدی ممکن ہو فراغ مل جائے تاکہ نماز اپنے وقت سے قضا نہ ہو، میں نے شاید کبھی نہیں دیکھا کہ مفتی صاحب کی نماز سفر کی حالت میں بھی اپنے وقت سے قضا ہوئی ہو۔ دوسری بات وہ اکثر فرماتے بلکہ اپنے کرب کا اظہار کرتے کہ آج کے طفلان مکتب جو ابھی ابجد خوانوں میں بھی نہیں ہے، ان کا حال یہ ہے کہ دو چند کتابیں پڑھ کر جمہور علمائے اہل سنت کے خلاف اپنا موقف قائم کر لیتے ہیں اور پھر اس کے خلاف ڈٹ جاتے ہیں کسی کی نہیں سنتے، یقیناً یہ ایسا روگ ہے جو ان کے ایمان وعقیدہ کی سلامتی کے لیے انتہائی خطرناک اور ضرر رساں ثابت ہوگا۔ ہم کہتے ہیں کہ مختلف فیہ مسائل میں جمہور کے قول کے خلاف اگرچہ قوی دلیل موجود ہو تاہم عوام میں اسی موقف کو سامنے رکھا جائے جو جمہور علمائے اہل سنت کے مطابق ہو کیوں کہ اس میں برکت ہے تنظیم ہے اور ملت کی شیرازہ بندی ہے اور پھر یہ کیا ضروری ہے کہ ہم جس دلیل کو بہت قوی اور مضبوط سمجھ رہے ہیں، فی الواقع وہ جمہور کے دلائل کے بالمقابل مضبوط بھی ہو۔

ایک اور بات مفتی صاحب بار بار دہراتے کہ ہماری جماعت میں بہت سے قابل وباصلاحیت علما جن سے دین مبین کا بڑا کام ہو سکتا تھا یا ہو سکتا ہے لیکن وہ اپنی زندگی میں مار دیے جاتے ہیں، گمنام کر دیے جاتے ہیں، ان کی خاطر خواہ حوصلہ افزائی نہیں ہوتی ہے، ان کی طرف توجہ نہیں کی جاتی ہے، اس لیے دین وملت کے حوالے سے ان کی خدمات منظر عام پر نہیں آپاتی ہیں اور جب وہ دنیا سے رخصت ہوتے ہیں تو پھر کچھ دیر یا کچھ دن ان کی قابلیت وصلاحیت اور ان کے علم وفن کا نقارہ بجایا جاتا ہے کہ وہ ایسے تھے، ان کے اندر یہ

خوبی تھی، یہ ہنر تھا، یہ فن تھا وغیرہ وغیرہ، ہماری جماعت میں کہیں کہیں یہ مرض ہے جس کا علاج نہیں کیا گیا، تو آگے چل کر یہ بیماری ہماری جماعت کے جواہر پاروں کو یوں ہی نگلتی چلی جائے گی، اس کے ساتھ ایک جملہ وہ کہتے تھے کہ ہر آدمی متعصب ہے اور ہر آدمی کہیں نہ کہیں تعصب کا شکار ہے الا ماشاء اللہ۔

اسی رمضان کی بات ہے کہ حضرت مفتی صاحب قبلہ ماہر ہفت لسان، جانشین حضور مجاہد ملت حضرت علامہ مفتی عاشق الرحمن حبیبی اور حضرت مفتی عبدالحلیم صاحب اشرفی رضوی علیہما الرحمۃ والرضوان کی وفات پر مجھ ناچیز سے فون پر تعزیت نامہ املا کروا رہے تھے، فرمایا کہ مفتی عاشق الرحمن حبیبی بڑے قابل آدمی تھے مگر جماعتی سطح پر ان سے جو کام لینا چاہیے، وہ کام نہیں لیا گیا اور یوں ان کے ساتھ ان کا علم وفن بھی مدفون ہو گیا۔

اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ مفتی صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے درجات کو بلند فرمائے، ان کے تمام مساعی جمیلہ کو قبول کرے، ان کی رحلت سے جماعت کا جو نقصان ہوا ہے، اس کی تلافی فرمائے اور ہم سب کو ان کا نعم البدل عطا کرے اور مقتدر لوگوں کی قدر کرنے، ان کی حیثیت واقعی کو متعارف کرانے اور ان کی صلاحیتوں کے مطابق ان سے دینی خدمات حاصل کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین۔

مثل ایوان سحر مرقد فروزاں ہو ترا
نور سے معمور یہ خاکی شبستاں ہو ترا
آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

از محمد قمر عالم اشرفی جامعی
ناظم تعلیمات الجامعۃ الاشرفیہ خدیجۃ الکبریٰ للبنات ہبلی کرناٹک

❑❑❑

جامعہ قادریہ کلیم العلوم

تاج نگر، گوراتھ پاڑا چنچوٹی وسئی، پال گھر مہاراشٹر

تعزیت نامہ: برانتقال پر ملال فقیہ عصر، محقق مسائل شرعیہ، استاذ العلما حضرت علامہ مفتی محمد آل مصطفی مصباحی اشرفی رحمۃ اللہ تعالی علیہ

اے فرشتہ اجل! کیا خوب تیری پسند ہے
پھول تو نے وہ چنا جو گلشن کو ویران کر گیا

,, یاایتھا النفس المطمئن ارجعِی اِلی ربکِ راضِی مرضِی فادخلِی فِی عِبدِی و ادخلِی جنتِی۔
(اے اطمینان والی جان اپنے رب کی طرف واپس ہو یوں کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو اور میری جنت میں آ)۔

نہایت ہی رنج وغم کے ساتھ یہ اطلاع ملی کہ فقیہ عصر، محقق مسائل شرعیہ، استاذ العلما حضرت علامہ مفتی محمد ال مصطفی مصباحی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اناللہِ و انااِلیہِ رجعون۔

مفتی صاحب قبلہ ایک بلند پایہ، جید عالم دین، عصر حاضر کے ممتاز فقیہ، ہزاروں علما کے استاذ، درجنوں کتابوں کے مصنف تھے، آپ کی خدمات سے خواہ وہ فقہ وافتا کی شکل میں ہوں یا تصنیفات وتالیفات کے حوالے سے یا تعلیقات وحواشی کی صورت میں ہوں یا علمی مذاکرے ومناظرے اور وعظ وخطابت کی شکل میں ہوں، علم وتعلم سے تعلق رکھنے والا ہر شخص استفادہ کررہا ہے۔

میری (سراج احمد مصباحی) پہلی ملاقات شہر کھمبات عرس شاہ میراں کے موقع

میں ہوئی تھی اور بھی علمائے کرام مدعو تھے، تقریبا دو دن ہم سب ساتھ میں تھے، ہم سبھوں نے مفتی صاحب قبلہ سے خوب استفادہ کیا، کئی موضوعات پر اپنی گراں قدر تحقیق پیش کی، مفتی صاحب سے میں نے ایک سوال کیا کہ حضرت خضر علیہ السلام نبی ہیں یا ولی؟ جواب میں حضرت نے فرمایا: اس میں علما کا اختلاف ہے، اس موضوع پر میری تفصیلی اور تحقیقی تحریر موجود ہے کوئی صورت بنے گی بھیجنے کی تو بھجوا دوں گا۔

مفتی صاحب رحم اللہ علیہ کے اس طرح چلے جانے سے چاروں طرف سناٹا سا چھا گیا ہے، ان کے فراق میں ہر محفل علم و بزم ادب حزن وملال میں ہے، ہر آنکھ اشکبار ہے، ان کے رفقائے درس گہرے صدمے مین نڈھال ہیں۔

کڑے سفر کا تھکا مسافر تھکا ہے ایسا کہ سو گیا ہے
خود اپنی آنکھیں تو بند کرلیں ہر آنکھ لیکن بھگو گیا ہے

یقینا دنیائے سنیت ایک ماہر فن سے محروم ہوگئی ہے، بلاشبہ آپ کی رحلت اہم علمی، دینی وملی خسارہ ہے اور علمی وفقہی دنیا میں ایک عظیم خلا ہے، جس کا پر ہونا مشکل نظر آتا ہے۔

اس موقع سے ہم حضرت کے اہل خانہ محبین، مخلصین، اعزہ واقربا سے اظہار تعزیت پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ رب تعالی مفتی صاحب کے درجات میں بلندیاں عطا فرمائے، خدمات دینیہ کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، اور ان کی اولاد، خاندان، محبین ومتوسلین کو صبر وشکیب سے نوازے۔ آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ

ابر رحمت ان کی مرقد پر گہر باری کرے
حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے

سوگواران:

(مفتی) محمد کلیم اللہ قادری تیغی، شیخ الحدیث دارالعلوم برکاتیہ گلشن نگر جوگیشوری ویسٹ ممبئی۔ خطیب وامام محمدیہ مسجد قدم نگر بہرام باغ جوگیشوری (مولانا) سراج احمد قادری مصباحی، استاذ ومفتی جامعہ قادریہ کلیم العلوم وسئی مہاراشٹرا/10 جنوری 2022

❑❑❑

مرکز اہل سنت منظر اسلام بریلی شریف

تعزیت نامہ

مسلمانان عالم کے لئے یہ اندوہ ناک خبر انتہائی دردناک اور المناک ثابت ہوگی، کہ ہماری جماعت اہل سنت کی عظیم وعبقری شخصیت فقیہ ملت حضرت مولانا مفتی آل مصطفےٰ اشرفی مصباحی صاحب اب ہمارے درمیان نہ رہے۔ 10 جنوری 2022ء بروز پیر ان کا انتقال پر ملال ہوگیا۔ اناللہ و انا الیہ راجعون۔

ان کا وصال عالم اسلام کے لئے خسران کا باعث ہے۔ عربی کا مشہور ومعروف مقولہ ہے۔ ''**الموت العالم الموت العالم**'' عالِم کی موت عالَم کی موت ہے، یہ بھی رب کائنات کا اٹل فیصلہ ہے کہ ''**کل نفس ذائقة الموت**''۔ ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور اس کے لئے وقت بھی متعین ہے، جیسا کہ قرآن پاک میں موجود ہے۔

لکل امة اجل ، اذا جاء اجلهم لایستاخرون ساعة ولا یستقد مون۔

اور ہر گروہ کے لئے ایک مدت مقرر ہے، تو جب ان کی وہ مدت آجائے گی تو ایک گھڑی نہ پیچھے ہوں گے اور نہیں آگے۔

اللہ تعالیٰ ان کے گھر والوں کو اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے، آمین

بہر کیف اب وہ ہمارے درمیان نہیں رہے، لیکن ان کی یادیں ہمیں برابر ستاتی رہیں گی، خواہ وہ تدریسی محفل ہو یا فقہی مجلس، فکر وفن کی انجمن آرائی ہو یا عوامی جلسے گاہ، اب ہر جگہ اور ہر مقام پر سوناپن نظر آئے گا، یوں تو موصوف قد وقامت کے اعتبار سے چھوٹے نظر آتے تھے، لیکن علم وفن اور درس تدریس میں بہت بلند قامت ارفع واعلیٰ نظر آتے تھے، سند فراغت حاصل کرنے کے بعد سے ہی ایک معیاری ادارے میں تدریس وافتاء کی ذمہ

داری بحسن وخوبی انجام دے رہے تھے، موصوف بہت ہی ملنسار اور با اخلاق تھے، جہاں کہیں بھی جاتے رونق بزم بن جاتے تھے، تدریس وافتاء کے علاوہ تصنیف وتالیف میں بھی ہمہ وقت مصروف رہتے تھے، موصوف بہت ہی کم عمری میں ہم سب کو داغ مفارقت دے گئے، آخر میں، میں ان کے شاگردوں اور ہمہ وقت ساتھ رہنے والے ساتھیوں سے اپیل کرتا ہوں کہ موصوف کے علمی کارناموں کو کتب ورسائل کی شکل میں جمع کر کے عوام الناس تک لانے کی کوشش کریں، تا کہ ان کی یادیں باقی رہیں، خدائے پاک ان کی قبر میں رحمتوں کا نزول فرمائے، اور ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

[حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر اعجاز انجم لطیفی

دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف]

❑❑❑

شیخ الاسلام سید محمد مدنی میاں مدظلہ

تعزیت نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آج صبح نہایت افسردہ خبر ملی کہ مفتی آل مصطفی مصباحی اشرفی اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مفتی آل مصطفی مصباحی ایک جید عالم دین، فقیہ عصر، مسند افتا اور درس وتدریس کی ایک معتبر ذات تھی۔ موصوف ہمارے معتبر اور معتمد مفتی تھے۔ خانوادہ اشرفیہ کے ساتھ علمی وروحانی تعلقات تھے۔ افسوس کہ بہت جلد داغ مفارقت دے گئے۔ اللہ تعالی مفتی صاحب کی بے حساب مغفرت فرمائے۔ پسماندگان اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

دعا گو

فقیر اشرفی وگدائے جیلانی

ابوالحمزہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی

جانشین محدث اعظم ہند کچھوچھا شریف یوپی

مقیم حال۔ احمد آباد

شریک غم: سید محمد حمزہ اشرف

جانشین حضور شیخ الاسلام۔ احمد آباد

6 جمادی الآخر 1443ھ۔ 10 جنوری 2022ء

□□□

دار العلوم انوار مصطفیٰ رمضان نگر تیلی باغ لکھنؤ

تعزیت نامہ

فقہ وافتا کیا یک آسمان کو پھر آج زمین نگل گئی

موسم بالکل ٹھیک تھا آسمان پر بدلیوں کا کچھ نام ونشان نہ تھا، مگر جونہی گھڑی کی سوئیوں نے ساڑھے بارہ بجائے، چاروں جہتوں سے بادلوں نے آسمان کو آ گھیرا، پھر آسمان سے بوندا بوندی شروع ہوگئی، پتہ نہیں موسم نے اپنا رنگ کیوں بدلا تھا، پھر کچھ ہی دیر کے بعد یہ خبر موصول ہوئی کہ آسمان درس وتدریس کا خورشید، فلک فقہ وافتاء کا نیر تاباں، دنیائے تصوف کا جاگیردار، اخلاق کی سراپا تصویر، ہم عصروں کا قدردان، اصاغر کے مہربان وسائبان، مسائل شرعیہ کے الجھی ہوئی زلفوں کے پیچ وخم کو سلجھانے والے فقیہ، جس نے ہزاروں ایسے لعل وگہر پیدا کئے، جن لعل وگہر کی چمک دمک صرف دیار ہند تک محدود نہیں، بلکہ عرب، افریقہ، انڈونیشیا، بحرین، آسٹریلیا، امریکہ، کوئت، مصر، بیروت، سری لنکا، بنگلہ دیش، پاکستان، روس وغیرہ، کی ظلمت کدوں کو منور کر رہی ہیں، ابھی اہل سیمانچل اپنے عظیم رہنما حضرت علامہ مفتی حسن منظر قدیری علیہ الرحمہ کے غم سے ابھرے بھی نہ تھے کہ سیمانچل کے آسمان فقہ وافتاء، درس وتدریس کا سورج اچانک ہمیشہ ہمیش کے لیے غروب ہوگیا، یعنی محقق مسائل شرعیہ، فقیہ العصر استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا مفتی آل مصطفے اشرفی علیہ الرحمہ، ہم سبھوں کو داغ مفارقت دے کر رخصت ہوگئے (اناللہ وانا الیہ راجعون) تب سمجھ میں آیا کہ موسم نے اپنا رنگ کیوں بدلا تھا، حقیقت میں آسمان بھی وصال حضرت کے غم میں اپنے آنسوں نہ روک پایا، یقینا آپ کی رحلت امت مسلمہ کا ایک عظیم خسارہ ہے، آپ کے وصال سے دار العلوم انوار مصطفے رمضان نگر تیلی باغ لکھنو کے بھی

ارکان واساتذہ وطلبائ※ بے حد مغموم ہیں اور اہل خانہ کے غم میں برابر کے شریک ہیں، اور ہم سبھی اہل خانہ کو تعزیت پیش کرتے ، اور دعا کرتے ہیں کہ مولی تعالی حضرت کی مغفرت فرما کر درجات کو بلند سے بلند تر فرمائے ، اور اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے اور امت کو آپ کا نعم البدل عطا فرمائے آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین

سوگوار:- غلام آسی مونس پورنوی

بتاریخ 10 جنوری 2022 بروز پیر

□□□

مرکزی اصلاحی رویت ہلال کمیٹی ضلع کٹیہار بہار

صدر دفتر سالماری

علم وفضل کا ایک ستارہ غروب ہوگیا

ابھی دو دن قبل موسم سرما کی تعطیل گزار کر میں سالماری پہونچا۔ خلاف توقع آج رات میں نے موبائل آف نہیں کیا۔ ایک مہمان کی آمد تھی اس لئے رات دیر گئے سو پایا۔ گہری نیند میں تھا کہ موبائل کی گھنٹی بجی۔ نیم خوابی کی کیفیت میں موبائل اٹھا کر کان سے لگایا، تو عزیزم نقی رضا المصطفی مصباحی نے یہ ناخوشگوار خبر سنائی، کہ مفتی آل مصطفٰے صاحب اب اس دار فانی میں نہ رہے۔ اناللہ

کان کو اپنی سماعت پر کچھ دیر کیلئے یقین نہیں ہو رہا تھا، مگر قضائے الہی سے کسے مفر ہے۔ یہ خبر ذاتی طور پر میرے لئے کس قدر درد و کرب آمیز ہے میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ ایام طفولیت سے لیکر زمانہ ہوش تک وہ مجھ سے بے حد قریب رہے ہیں، تکمیل وفراغت کے بعد مکانی ضرور حائل رہی اور کچھ علمی مسائل میں اختلاف رائے بھی رہا مگر یہ سب چیزیں قلبی ربط وتعلق پر اثر انداز نہ ہوئیں۔ مجھے یہ لکھنے میں ذرہ برابر بھی تامل نہیں کہ ملک وبیرون ملک کے نہ صرف عوام بلکہ معتمد خواص ہونے کا شرف ہمارے علاقہ کے جن علماء کو حاصل ہے، ان میں فقیر کے علاوہ مفتی قاضی شہید عالم صاحب، مفتی قاضی فضل رسول صاحب کے ساتھ مفتی آل مصطفی صاحب رحمہ اللہ کا نام بھی نمایاں ہے۔

ان کے انتقال سے ہماری جماعت کا ایک اہم علمی ستون متزلزل ہوگیا ہے۔ مجھے یاد آتا ہے کہ عید الضحی کے موقع پر روبصحت ہونے کے بعد وہ میرے گھر آئے تھے اور عصر تا عشاء ہمکلام وہم طعام تھے۔ یہ میری ان سے آخری ملاقات تھی، پھر جب گھوسی میں وہ دوبارہ گرفتار مرض ہوئے تو گھر روانگی سے قبل فون پر گفتگو ہوئی۔ مجھے قطعاً یہ احساس

نہ ہو سکا کہ فون پر یہ گفتگو آخری گفتگو ثابت ہوگی۔ اب وہ ہمارے درمیان نہ رہے، مگر ماضی کی یادیں غم پرازیادغم کا سامان ہی فراہم کر رہی ہیں۔

مولی عزوجل ان کی علمی خدمات کو قبول فرمائے، ان کی مغفرت فرمائے اور درجات کو بلند فرمائے اور ان کے برادر عزیز ضیاء المصطفے سلمہ اور اہل خانہ کو صبر واجر سے نوازیں۔

شریک غم

قاضی فضل احمد مصباحی

مرکزی اصلاحی رویت ہلال کمیٹی ضلع کٹیہار، بہار صدر دفتر سالماری

10 جنوری 2022

دیگر شرکائے غم

علامہ مفتی قاضی شہید عالم صاحب رضوی۔

علامہ مفتی قاضی فضل رسول صاحب مصباحی۔

علامہ مولانا ابرار عالم مصباحی۔

مفتی مجیب الرحمن مصباحی۔

مولانا معراج عالم رضوی

❑❑❑

جامع اشرف درگاہ کچھوچھہ شریف

بتاریخ 6 رجمادی الاخری 1443

2022/01/10

تعزیت نامہ

آہ! حضرت علامہ مفتی آل مصطفی اشرفی کٹیہاری مفتی جامعہ امجدیہ گھوسی ضلع مؤ (یوپی) بتاریخ 6/ جمادی الاخری 1443ھ بمطابق 10 جنوری 2022ء بروز دوشنبہ ہزاروں تلامذہ اور احباب کو داغ مفارقت دے کر خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جامع اشرف میں قرآن خوانی کا اہتمام کیا گیا۔ علامہ موصوف کے وصال سے ملت کا ناقابل تلافی خسارہ ہوا، یہ فقیر اشرفی اور تمام اساتذہ جامع اشرف ان کے اہل وعیال کو تعزیت پیش کرتے ہیں اور دعاء گو ہیں کہ مولی تعالی ان کا نعم البدل عطا فرمائے اور ان کی مغفرت فرما کر جنت الفردوس میں اعلی مقام عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

شریک غم

فقیر اشرفی وگدائے جیلانی

سید محمود اشرف اشرفی جیلانی

سجادہ نشین آستانہ اشرفیہ کچھوچھہ شریف

ومتولی خانقاہ اشرفیہ حسنیہ سرکارکلاں

وسرپرست اعلی جامع اشرف درگاہ کچھوچھہ شریف

ضلع امبیڈکر نگر (یوپی)

رضا اکیڈمی ممبئی

آفتاب علم وفن حضرت مفتی آل مصطفےٰ کا وصال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سواد اعظم اہل سنت و جماعت کے فقیہ عصر، جامعہ اشرفیہ کے ممتاز فاضل، جامعہ امجدیہ گھوسی کے مایہ ناز استاد و مفتی مجلس شرعی جامعہ اشرفیہ کے رکن اور باکمال محقق وتجزیہ نگار حضرت علامہ مفتی آل مصطفی مصباحی علیہ الرحمۃ الرضوان کی رحلت پر رضا اکیڈمی تعزیت پیش کرتی ہے حضرت مفتی صاحب کا وصال اہل سنت کے لئے بہت بڑا خسارہ ہے اللہ تبارک وتعالی مسلک اعلی حضرت اور تحفظ ناموس رسالت کی خاطر آپ کا نعم البدل ہم غربائے، اہل سنت کو عطا فرمائے اور آپ کے پسماندگان، اہل خانہ، آپ کے صاحبزادگان اور آپ کے شاگرد، متوسلین بحسبین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

رب کائنات اپنے حبیب پاک رحمت عالم، شافع امم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے صدقے حضرت قبلہ مفتی صاحب کے درجات بلند فرمائے، جنت الفردوس میں اعلی مقام عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم۔

سوگوار

اسیر مفتی اعظم الحاج محمد سعید نوری

بانی رضا اکیڈمی وجنرل سیکریٹری تحفظ ناموس رسالت بورڈ

10/01/2022

❑❑❑

دار العلوم اہلسنت شمس العلوم گھوسی

آہ تحقیق وتفقہ کا ایک عظیم اسکالر ہم سے رخصت ہوگیا۔
تصنیفی تدریسی اور تقریری میدان کا زبردست نقصان۔

اس دور قحط الرجال میں جب کہ علماء ومشائخ بڑی تیزی سے داغ مفارقت دیتے جارہے ہیں گزشتہ شب اچانک محقق مسائل شرعیہ حضرت علامہ مفتی آل مصطفی مصباحی استاذ جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی نے بھی محض اکاون برس کی عمر میں اپنے علم وفن اور فقہ وافتا کی بساط سمیٹ لی اور راہی ملک عدم ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مولانا اپنی جماعت کے ایک زبردست مصنف، بالغ نظر مفتی، مشہور قلم کار، اچھے مدرس اور بہترین خطیب وواعظ تھے۔ یوں تو آپ علم وفن کے مختلف میدانوں کے شہوار تھے لیکن فقہ وافتا ان کا خاص میدان تھا فقہی بصیرت انہیں خاصی حاصل تھی، عالمانہ وضع وقطع، اخلاص، جفاکشی، تواضع، شرافت، اور للّٰہیت کے مالک تھے۔ مولانا کے خامہ وقلم سے سیکڑوں فتوے قیمتی مقالات، تحقیقی مضامین، کتابوں پر تقریظات وتقدیمات منصۂ شہود پر آئے۔ مطبوعات میں اسباب ستہ اور عموم بلوی، بیمہ زندگی کی شرعی حیثیت، مختصر سوانح صدر الشریعہ، عربی حاشیہ منیر التوشیح وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ مولانا ملک کے طول وعرض میں منعقد مختلف دینی، علمی اور فقہی سیمیناروں میں شرکت کرتے اور اپنی تحقیق اور علم وفن سے ایک طبقے کو متاثر کرتے۔ وہ اپنے بزرگوں کے مؤدب، احباب کے بہی خواہ اور علم دوست واقع ہوئے تھے۔ مولانا کی وفات حسرت آیات سے درسگاہیں، خانقاہیں، اور مسجد ومنبر کی محرابیں اداس ہیں۔ مولی تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کے درجات کو بلند سے بلند تر فرمائے، فروگزاشت کو معاف فرمائے، پسماندگان اور احباب کو صبر وشکیب عطا فرمائے۔ اور جماعت اہل سنت کو آپ کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین۔

آج جامعہ شمس العلوم گھوسی میں مولانا کی روح کو ایصال ثواب کے لئے ایک تعزیتی نشست منعقد ہوئی جس میں خصوصیت کے ساتھ ادارہ ہذا کے مختلف شعبوں کے اساتذہ نے شرکت کی اور مولانا کی دینی وعلمی خدمات کو سراہا اور مغفرت کے لئے دعائیں کیں۔

موت اس کی ہے کرے جس کا زمانہ افسوس
یوں تو دنیا میں سبھی آئے ہیں مرنے کے لئے

سوگوار ودعاگو
محمد ممتاز عالم مصباحی
پرنسپل جامعہ شمس العلوم گھوسی
10 جنوری 2022، بروز پیر

❑❑❑

خانقاہ غوثیہ شہودیہ اسدقیہ

خواجہ مارکیٹ، شیر گنج، سہسرام-821115 (بہار)

تاریخ۔ 11-1-2022

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعزیت نامہ

عزیزم محمد ریحان رضا سلمہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مورخہ 6 جمادی الآخرہ 1443ھ بوقت فجر یہ افسوسناک خبر موصول ہوئی کہ صوبہ بہار کی عبقری شخصیت فقیہ عصر، استاذ الاساتذہ حضرت علامہ مفتی آل مصطفی مصباحی صاحب قبلہ علیہ الرحمہ (استاذ وصدر مفتی طیبۃ العلما جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی) راہی ملک عدم ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون- لاریب حضرت مفتی صاحب کا انتقال نہ صرف اہل خانہ کے لیے عظیم صدمہ ہے بلکہ اسلامیان ہند کے لیے ایک عظیم خسارہ اور باعث ورنج وغم ہے۔

ایک سورج تھا کہ تاروں کے گھرانے سے اٹھا
آنکھ حیران ہے کیا شخص زمانے سے اٹھا

حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ جماعت اہل سنت کے بافیض عالم، فقہ وافتا کے بادشاہ، درس وتدریس کے شہ سوار، دین وشریعت کے داعی، تصوف وطریقت کے مبلغ، محاسن ومکارم میں فرد فرید، تقوی وپرہیزگاری میں بے نظیر اور بے شمار خوبیوں کے حامل عالم ربانی تھے۔

تھے فقیہ عصر حاضر اور محقق بے بدل
شرح ابواب علا تھے مفتی آل مصطفی

والدین کی نیکیاں بچوں کے کام آتی ہیں یقینا ان کی نیکیاں ان کے لیے ذریعہ نجات اور آپ سب اہل خانہ کے لیے خیر کثیر کا باعث ہوں گی۔ بہار یوپی کے مختلف اجلاس

میں مجھ فقیر اصدقی گدائے غوثی کو متعدد مرتبہ آپ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ ہر بار آپ محبتوں سے پیش آئے اور نوازشات خسروانہ کا مظاہرہ فرمایا۔ مرے چھوٹے بھائی عزیزم مفتی سید شہباز اصدق غوثی کو آپ سے شرف تلمذ حاصل ہے۔ ہر دفعہ آپ عزیزم سلمہ کو کلمات خیر سے یاد کرتے اور ان کی سعادت مندی پر خوشی کا اظہار فرماتے تھے۔ آپ کے انتقال پر دل کی کیفیت بیان سے باہر ہے۔

فقیر غوثی خانوادہ غوثیہ اور خانقاہ غوثیہ اصدقیہ کے جملہ وابستگان کی طرف سے حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ کے اہل خانہ کی خدمت میں تعزیت پیش کرتا ہے۔ اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالی اپنے محبوب مکرم ﷺ کے صدقے مفتی صاحب علیہ الرحمہ کو غریق رحمت فرمائے، ان کی دینی خدمات کو ان کے لیے ذریعہ نجات بنائے اور اہل خانہ و جملہ وابستگان و تلامذہ کو صبر جمیل سے نوازے۔

سوگوار:

سید شاہ عارفین اصدق غوثی شہودی

خانقاہ غوثیہ اصدقیہ سہسرام

❑❑❑

جامعہ نعیمیہ دیوان بازار، مرادآباد، مرادآباد

-244001، (U.P.) انڈیا

تاریخ 12 / 01 / 2022

ہماری جماعت اہل سنت کے ایک جید عالم و مفتی استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی آل مصطفی صاحب مصباحی اشرفی علیہ الرحمہ کے انتقال کی خبر جیسے ہی جامعہ نعیمیہ دیوان بازار مرادآباد پہنچی تو اساتذہ جامعہ نعیمیہ وطلبہ جامعہ کو بہت افسوس ہوا اور مرضی مولی از ہمہ اولی کے تحت صبر کیا۔ آج تیجہ کی فاتحہ میں حضرت مفتی صاحب کے ایصال ثواب کیلئے قرآن خوانی کا اہتمام کیا گیا۔ اور پیکر علم عمل حضرت علامہ مفتی محمد ایوب خانصاحب دامت برکاتہم القدسیہ شیخ الحدیث و مفتی اعظم مرادآباد کی دعا محفل کا اختتام ہوا۔ حضرت قبلہ نے خصوصی اعتبار سے مفتی آل مصطفیٰ علیہ الرحمہ کے درجات میں بلندی کیلئے دعا فرمائی اور تمام عزیز واقارب کیلئے صبر جمیل کی تلقین فرمائی۔

اللہ رب العزت اپنے حبیب کریم صلی اللہ تعالی علی وسلم کے صدقہ وطفیل میں آپ کی مغفرت فرمائے اور اپنے جوار رحمت میں جگہ مرحمت فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم

شریک غم

شیخ الجامعہ محمد ایوب نعیمی

محمد سیلانی نعیمی خادم التدریس جامعہ نعیمیہ مرادآباد

محمد خلیل الرحمن، گلزار حسن، محمد نسیم اختر نعیمی، وغیرھم

اراکین اساتذہ وطلبہ جامعہ نعیمیہ دیوان بازار مرادآباد یوپی

❑❑❑

ادارہ حذیفہ یمانی شاہ پور ہوڑہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ستارہ جو ٹوٹ گیا

علم وحکمت ،تقوی طہارت، زہدو ورع ،فضل وادب کے حسین سنگم کا نام آل مصطفیٰ تھا۔جن کو عالم علم و ادب ، جہانِ فکر وفن ، اصحاب قرطاس وقلم ، مسند نشین درس و تدریس ادب و پیار کے لہجے میں محقق عصر، علامہ مفتی محمد آل مصطفیٰ رضوی مصباحی کے نام سے جانتے اور پہچانتے ہیں۔

مفتی آلِ مصطفیٰ مصباحی جن کی ذات پر مادر علمی الجامعہ اور شرفیہ کوناز ہے۔موصوف کریم کی ذات جامعہ اشرفیہ کے ان روشن ستاروں میں ایک تھی۔ جو غروب کے بعد بھی اپنے شفق سے جہان علم وادب کو تاباں کیے رہے گی۔آپ تحریکوں کے محرک اعلیٰ ،تصنیفات میں مصنف اعلی ، دنیائے تدریس میں مدرس اعلیٰ ،افکار کی انجمنوں میں مفکر اعلیٰ ،تقوی ،طہارت ، زہد وورع میں متقی ،مطہر زاہد اعلیٰ تھے،تدریس کا انداز اتنا پیارا کہ سبقت لسانی کا گزر بھی ممکن نہیں تھی ،مضامین ومقالات میں فصاحت و بلاغت، دلائل و براھین کی فراہمی آپ کی تحریرات کا خاص حصہ تھی ، خطابات وتدریس میں نکتہ آفرینی، مسائل تفہیمی وافہامی آپ کی بالغ نظری اور کہنہ مشقی آپ کا وصف خاص تھا،گو کہ موصوف جہانِ علم وادب کا بحر بیکراں ونا پیدا کنار تھے۔

آج وہی علم وادب کا ستارہ شہاب ثاقب ٹھہر گیا،ان کی یادیں ہمارے درمیان خوشبو کی طرح پھیل کر رہ گئیں،خالی پنجرہ کل شئی یرجع الی اصلہ کے تحت اپنے اصل مکان کی طرف رجوع ہو گیا۔پھران کے نام نامی اسم گرامی کے ساتھ علیہ الرحمہ، رحت اللہ علیہ کا الحاق جزو لاینفک الی یوم القیامۃ ہو گیا۔انا للہ وانا الیہ راجعون

ہم ان کے اہل خانہ کے ساتھ اس وقت پر غم میں ہمر کاب ہیں ،مولی کریم اہل خانہ کوصبر جمیل اوراس پراجر جزیل عطافرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

سوگوار

ابوحذیفہ سرفراز احمد المصباحی

10.01.2022

❑❑❑

انٹرنیشنل سنی سینٹر ناگپور

جماعت اہل سنت کے ممتاز دانشور ہم سب کو روتا بلکتا چھوڑ گئے

اناللہ وانا الیہ راجعون

یوں تو دنیا میں بہت سارے لوگ آتے ہیں اور کچھ دن بے مقصد زندگی گزار کر چلے جاتے ہیں دنیا کو نہ ایسے لوگوں کے آنے کی فکر ہے اور نہ جانے کی لیکن کچھ ایسے بھی باوقار لوگ ہیں جو اپنے اخلاق وکردار، علم وعمل اور دینی کارناموں کی وجہ سے یادگار زمانہ بن جاتے ہیں اور دنیا انہیں فراموش نہیں کر پاتی۔ انہیں باوقار شخصیات میں ایک بہت بڑا نام فقیہ عصر حضرت مفتی آل مصطفی صاحب قبلہ اشرفی علیہ الرحمہ کا بھی تھا۔

آپ الحمدللہ دور حاضر کے آفاقی سوچ کے منفرد المثال عالم دین تھے، آپ فقیہ العصر بھی تھے اور فقیہ النفس بھی، آپ صاحب لسان بھی تھے اور صاحب قلم بھی، آپ جہاں دلوں کی دنیا کو بدلنے والے بہترین مبلغ تھے تو وہیں طالبان علوم نبویہ کو سیراب کر دینے والے زبردست مدرس بھی، یقینا آپ کے چلے جانے سے آج صرف ان کے اہل خانہ اور شاگرد ہی نہیں بلکہ پوری جماعت اہل سنت غم میں برابر کی شریک ہے اللہ تبارک وتعالی ان کے درجات بلند فرمائے جماعت اہل سنت کو نعم البدل عطاء کرے اور اہل خانہ کو صبر جمیل دے۔

شریک غم

سید عالمگیر اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی

جانشین حضور محبوب العلماء علیہ الرحمہ بانی وصدر: انٹرنیشنل سنی سنٹر ناگپور

2022/01/10

□□□

(مفتی) محمد نظام الدین رضوی

شیخ الحدیث وصدر شعبہ افتا جامعہ اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

مجلس شرعی جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے بہترین رفیق مفتی آل مصطفی مصباحی رحمہ اللہ کا انتقال اہل سنت و جماعت کے لیے بڑا خلا ہے۔

تعزیت نامہ

زوجہ واولاد واقارب مفتی آل مصطفی مصباحی رحمہ اللہ

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کل صبح میں میرے ایک بہت ہی قریبی عزیز نے بعد فجر کا اپنا ایک خواب بیدار ہوتے ہی سنایا اور میں اچانک بہت غمگین اور متفکر ہو گیا کیوں کہ اس کی تعبیر کوئی بہت ہی غم ناک اور تکلیف دہ حادثہ کا وقوع تھا، میں نے فورا ''اناللہ'' پڑھا اور کچھ آیات کریمہ پڑھ کر شجرہ خوانی کی اور بارگاہ الہی میں ملتجی ہوا کہ خدائے پاک ہمارے اور ہمارے احباب کے حال پر رحم فرما اور اپنے کرم سے خواب کی بہتر تعبیر ظاہر فرما۔ صاحب خواب کو بھی تلقین کی کہ آپ یہ کہیں،، "ان شاء اللہ اس خواب کی تعبیر اچھی ہوگی'' مگر جو امر قضائے مبرم ہو وہ کبھی نہیں ٹلتا اور ہر دعا و تدبیر اس کے آگے ہیچ ہو جاتی ہے۔ مجھے جہاں جہاں کچھ اندیشہ ہو سکتا تھا ان سب جگہوں پر فون کر کے خیریت معلوم کی بعض احباب سے مغرب بعد بھی بات کی ہر جگہ سے خیریت کی اطلاع ملی مگر طبیعت میں تشویش برقرار رہی۔

آج بعد فجر جب محب محترم حضرت مولانا مفتی آل مصطفی مصباحی کے انتقال پر ملال کی خبر موصول ہوئی تو سمجھ میں آیا کہ کل کے خواب کی تعبیر یہی حادثہ فاجعہ ہے۔ اناللہ وانا الیہ رجعون۔

مولانا مرحوم کے انتقال سے ایک سکتہ طاری ہو گیا اور طبیعت مضمحل ہو گئی۔ ان کے وصال سے جماعت اہل سنت میں ایک بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے۔ اللہ رب العزت ان کے امثال زیادہ کرے۔ آمین

مفتی صاحب مرحوم جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے نمایاں اور ممتاز فارغین سے تھے۔

پھراسی ادارہ سے دوسال تک مشق افتا کی تربیت حاصل کی۔فراغت کے بعد جامعہ امجدیہ گھوسی میں تدریسی خدمت پر مامور ہوئے ،ساتھ ہی فتوی نویسی کی خدمات بھی انجام دیتے رہے۔فقہ وافتا سے خاصہ شغف رکھتے تھے۔تحقیقی مقالہ نگاری، مذاکرات میں شرکت،تصنیف وتالیف،تعلیقات وحواشی ان کے مشاغل خاص تھے۔جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں جب جدید مسائل کے حل اور بحث وتمحیص کے لیے 1992ء میں مجلس شرعی کا قیام عمل میں آیا تو اس کے رکن کی حیثیت سے مفتی صاحب بھی منتخب ہوئے۔صرف نام کی حیثیت سے ہی رکن نہیں تھے بلکہ کام اور بہترین کام انجام دیتے رہے۔مجلس شرعی کے سیمیناروں میں پابندی کے ساتھ برابر شریک ہوتے تھے،خوب غور وخوض اور تحقیق وتفتیش کے ساتھ مقالہ نگاری کرتے اور فقہی مذاکرات میں حصہ بھی لیتے تھے۔موصوف سے ابھی بہت امیدیں وابستہ تھیں مگر افسوس کہ داعی اجل کو لبیک کہ گئے۔اور مجلس شرعی نے اپنے ایک رفیق اور بہترین باحث کو کھودیا۔مجلس شرعی جامعہ اشرفیہ مبارک پور اپنے اس رفیق کے غم رحلت میں ان کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے آپ حضرات کے ساتھ برابر کی شریک ہے۔اور دعا گو ہے کہ رب قدیر ان کی تربت پر رحمت وغفران کی بارشیں برسائے اور شمیم جنت کی راحتیں نصیب فرمائے اوران کے جملہ اقارب وپس ماندگان کو صبر جمیل واجر جزیل عطا فرمائے۔للہ ما اخذ و اعطی و کل شئی عندہ الی اجل مسمی۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وسلم۔

محمد نظام الدین رضوی

ناظم مجلس شرعی وشیخ الحدیث وصدر شعبہ افتا جامعہ اشرفیہ مبارک پور

6 جمادی لاخرہ 1443ھ

10 جنوری 2022ء

❏❏❏

دار العلوم ملت اسلامیہ تیغیہ

سمرا، ڈاکخانہ بشری کانت، بلاک بندرا ضلع مظفر پور (بہار)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آج بتاریخ 6/ جمادی الآخرہ 1443ھ مطابق 10 جنوری 2022 بروز پیر بعد نماز فجر یہ اندوہناک خبر ملی کہ جامعہ اشرفیہ مبارکپو کے مایہ ناز قابل فرزند اور جماعت اہل سنت کے ایک عظیم عالم دین وفقیہ مفتی آل مصطفی کا رات 30:12 پر انتقال ہوگیا ہے۔

اناللہ وانا الیہ راجعون

مفتی آل مصطفی صاحب نور اللہ مرقدہ ایک باصلاحیت مدرس مفتی، محقق اور مختلف علوم وفنون میں کمال رکھتے تھے۔اور بالخصوص میدان فقہ وفتاوی کے ایک عظیم شہسوار تھے جن کی وفات سے ایک عظیم خلا پیدا ہوگیا۔اللہ تبارک وتعالی جلد از جلد مفتی صاحب کا بدل عطا فرمائے۔آمین

دار العلوم ملت اسلامیہ تیغیہ سرا کے جملہ منتظمین، مدرسین طلبائے کرام کی آنکھیں اشکبار ہیں۔اللہ تبارک وتعالی ان کی علمی، تحقیقی آثار کو ان کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔آمین ثم آمین

شرکائے غم

محمد احمد رضا امجدی اخلاقی

جملہ اساتذہ کرام واراکین دار العلوم اسلامیہ تیغیہ مقام سمرا پوسٹ

شری کانت ضلع مظفر پور بہار

❏❏❏

طیبۃ العلما جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی مئو

تاریخ 10.01.2022

تعزیت نامہ

آج بتاریخ 10 / جنوری 2022ء بروز دوشنبہ بذریعہ فون یہ اطلاع ملی کہ جماعت اہل سنت کے قابل قدر عالم دین طیبۃ العلما جامعہ امجدیہ رضویہ کے سینئر استاذ حضرت علامہ مولانا مفتی آل مصطفےٰ صاحب قبلہ مصباحی کا تقریبا ایک بجے رات میں انتقال ہوگیا۔ یہ خبر جماعت اہل سنت کیلئے عموماً اور جامعہ امجدیہ رضویہ کے لئے خصوصا کافی اندوہناک ہے۔ موصوف کے جانے سے جامعہ امجدیہ رضویہ کا جو علمی خسارہ ہوا ہے۔ وہ ناقابل تلافی ہے۔

جامعہ کے تمام اساتذہ طلبہ، اراکین موصوف کے انتقال پر مغموم ہیں اوران کے پس ماندگان کیلئے تعزیت پیش کرتے ہیں۔

جملہ اساتذہ کرام نے صبح 9 بجے جامعہ کی آفس میں تعزیتی میٹنگ کی اور موصوف کی روح کو ایصال ثواب کیا۔ رب قدیر کی بارگاہ میں دعا ہے کہ حضرت موصوف کی مغفرت فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل اور اس جر یر اجر جزیل عطارہائے۔

سوگوار

علاء مصطفی قادری

وجملہ اساتذہ کرام واراکین طیبۃ العلماء جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی مئو

محمد صدیق مصباحی۔ جمال مصطفیٰ قادری۔ خورشید عالم۔ شمشاد احمد مصباحی۔ محمد مبشر رضا۔ محمد طیب حسین۔ محمد عارف القادری۔ عرفان المصطفی قادری۔ وغیرھم

❑❑❑

دار العلوم بغدادیہ سندرباڑی مٹیاری

پوسٹ منیاری، وایا، بہادرگنج ضلع کشن گنج (بہار)

موت کی دنیا موت کی دنیا

آج مورخہ 10 جنوری 2022ء بعد نماز فجر جب موبائل فون کھولا تو بذریعہ فیس بک دلوں و دماغ کو جھنجھوڑ کر رکھ دینے والی تحریر سامنے آئی۔ یعنی اہل سنت وساعت کی عبقری شخصیت فقیہ العصر. استاذ العلمائ، استاذ الاساندہ، زینت درس وافتا حضرت علامہ ومفتی آل مصطفی صاحب مصباحی ہمارے درمیان نہیں رہے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت مفتی صاحب قبلہ کا ہم لوگوں کے درمیان سے چلے جانا مذہب وملت کے لیے عظیم خسارہ خصوصاً سواد اعظم کے لیے ناقابل تلافی خسارہ ہے۔ رب کریم کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ ان کے جملہ محبین معتقدین، متعلقین، علماء وحفاظ خصوصاً اہل خانہ کو صبر جمیل پر اجر جزیل عطا فرمائے۔

شریک غم

محمد مشفق القادری مصباحی

محمد شاہباز عالم نوری۔ محمد تنویر القادری مصباحی۔ محمد نبیل اختر مصباحی

۔محمد ارشاد علی نظامی۔ جملہ طلباء کرام واراکین مدرسہ

❑❑❑

جامعہ عربیہ اسلامیہ رشید نگر نعل صاحب چوک ناگپور

وصال پرملال مفتی آل مصطفیٰ صاحب مصباحی قدس سرہ

آج مورخہ 10 جنوری 2022ء بروز پیر بمطابق 6 / جمادی الآخر 1443ھ یہ افسوس ناک خبر ملی کہ قبلہ حضرت مفتی آل مصطفیٰ صاحب مصباحی قدس سرہ وصال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت موصوف نے پوری زندگی اپنے آپ کو دینی علوم کی اشاعت اور معاشرے کی اصلاح میں مصروف رکھا اور وہ حقیقی معنوں میں محقق مسائل مطہرہ و ماہر درسیات تھے۔ آپ دور حاضر کے آفاقی سوچ کے منفرد المثال عالم دین اور ایک معتبر ومستند شخصیت کے مالک تھے۔ موجودہ دور قحط الرجال کا دور ہے، جس میں اللہ کے نیک بندے اور امت کی فکر کرنے والے خاصان خدا کی قلت ہے ایسے میں حضرت موصوف کی رحلت نے حلقہ مخصوص بالخصوص دنیائے اہل سنت میں خلا پیدا کر دیا ہے جس کا پُر ہونا مشکل نظر آتا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت موصوف کے ذریعہ دین وسنیت کی راہ میں کی گئی ہر چھوٹی بڑی خدمات کو قبول فرمائے اور ان کے پسماندگان، متوسلین متعلقین تمام تلامذہ کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور اہل سنت کو بدل عطا فرمائے۔

شریک غم

ناچیز محمد عبد العزیز خان قادری غفرلہ

مہتمم جامعہ عربیہ اسلامیہ، ناگپور

بحکم قاضی ومفتی محمد عبد القدیر خانصاحب قبلہ

دفتر دار القضا مہاراشٹر جامعہ عربیہ اسلامیہ ناگپور

❑❑❑

ادارہ ملت اسلامیہ جامعہ عبداللہ بن مسعود

غریب نواز مسجد 92 ویسٹ چوہاگا (اے 15 گلشن کالونی) کولکاتا

تاریخ 11 / 1 / 22

رفیق وہم درس عظیم مایہ ناز مصباحی عالم دین قابل فخر مفتی حضرت علامہ مفتی محمد آل مصطفے اشرفی مصباحی قبلہ مدظلہ العالی کا انتقال پر ملال ہمارے لئے ہی نہیں بلکہ پوری ملت اسلامیہ کے لئے بہت بڑا سانحہ ہے مفتی صاحب کے اچانک ارتحال کی خبر سن کر جہان سنیت میں رنج وغم کا بادل چھا گیا۔ علماء ومشائخ عصر سوگوار ہو گئے۔ معنی ال مصطفے صاحب زمانہ طالب علمی میں اپنی جماعت میں انفرادی مقام رکھتے تھے۔ تقوی وطہارت میں لاجواب اور صلوۃ وشرع کے بڑے پابند تھے۔ درس میں پیش پیش رہنا اور عبارت خوانی میں پہل کرنا ان کا خاصہ تھا۔ فراغت کے بعد شارح بخاری سے اکتساب فیض نے آپ کو تفقہ اور افتا وتدریس میں اب کمال بنا دیا۔ جامعہ اشرفیہ کے فقہی سیمیناروں میں ہمیشہ شریک رہتے اور منتخب عناوین پر تحقیق وتفتیش سے بھرپور معیاری مقالہ تحریر فرماتے تھے۔

پوری زندگی آپ نے جامعہ امجدیہ گھوسی میں سینئر استاذ اور کہنہ مشق مفتی کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ بلاشبہ فرزندان انشرفیہ میں آپ کا نمایاں مقام تھا۔ آپ کو اشرفیہ کی شان اور جماعت اہل سنت کا فخر کہا جائے تو بیجا نہیں ہوگا۔ آپ ہی جیسے علما کے لئے کہا گیا ہے موت العالم موت العالم یعنی بے شک آپ ایسے عالم دین تھے کہ آپ کی موت یقینا عالم کی موت ہے۔

رب قدیر آپ کو غریق رحمت فرمائے اور آپکے مرقد پر انوار وتجلیات کی بارش برسائے پسماندگان کو صبر جمیل اور اجر جزیل عطا فرمائے۔

سوگوار

محمد رحمت علی تیغی قادری مصباحی عفی عنہ

جامعہ عبداللہ بن مسعود کولکاتا

مخدوم اشرف مشن خانقاہ جلالیہ علائیہ اشرفیہ

پنڈوہ شریف، قطب شہر، مالدہ، بنگال

تعزیت نامہ

مورخہ 10 جنوری بروز پیر کی صبح یہ دردناک خبر موصول ہوئی کہ محقق عصر حضرت مفتی آل مصطفیٰ صاحب کا وصال ہوگیا ہے، سن کر کافی افسوس ہوا اور آپ کے علمی کارنامے ذہن میں گردش کرنے لگے لیکن کیا کریں مرضی مولی از ہمہ اولی۔

مولانا موصوف اپنے کاموں میں پرخلوص اور پرجوش تھے۔ خداداد ذہانت و صلاحیت کی وجہ سے علمی طبقوں میں آپ کا مقام اعلیٰ تھا۔ منکسر المزاج تھے۔ آپ کا اخلاق وکرادار بلند اور علمی رعب چہرے پر نمایاں تھا۔ خانوادہ اشرفیہ کے ہر فرد سے یکساں الفت و عقیدت رکھتے تھے۔ فقیر سے بارہا سلام و دعا ہوتا رہا ہے۔ بڑی انکساری اور محبت کے ساتھ ہم کلام ہوتے تھے۔ مرحوم کے اہل خانہ، لواحقین اور جملہ تلانذہ کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے دعا کرتا ہوں کہ مولیٰ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے، ان کے درجات بلند فرمائے اور اہل سنت کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔

شریک غم

فقیر سید جلال الدین اشرفی عفی عنہ

❑❑❑

جامعہ سیمانچل پورنیہ بہار

تعزیت نامہ

آہ مفتی صاحب قبلہ دنیا سے رخصت ہو گئے

آج بتاریخ 6، جمادی الآخر 1443ھ مطابق 10 جنوری 2022ء بروز سوموار کو فون کے ذریعے معلوم ہوا کہ رات کے تقریباً 1 بجے جماعت اہل سنت کے معتبر عالم دین حضرت علامہ مفتی آل مصطفی مصباحی نور اللہ مرقدہ استاذ جامعہ امجدیہ گھوسی مئو (یوپی) کا انتقال پرملال ہوگیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون تو میرے بدن میں جیسے جان ہی نہ رہی ہو دل کی حالت غیر ہوگئی۔

واقعہ یہ ہے کہ ایک تسلسل کے ساتھ یکے بعد دیگرے علماء جس تیزی کے ساتھ دنیا سے رخصت ہورہے ہیں، یہ ہمارے لئے افسوس کا مقام ہے۔ خیر۔ اس میں کوئی مبالغہ نہیں کہ حضرت جامعہ کے طبقہ اساتذہ میں شان امتیازی کے حامل تھے، انداز تدریس اور مشکل مسائل کی تفہیم میں ان کا کوئی ثانی نہیں تھا وہ کامیاب مدرس ہونے کے ساتھ بہترین مصنف بھی تھے، ان کا درس مقبول عام وخاص تھا ایسا سہل المنال کی عامی شخص بھی درس میں بیٹھ کر مستفید ہوتے تھے، درس کی قبولیت کا یہ عالم تھا کہ جب قدیم فضلاء اور قرب وجوار کے مدارس کے طلبہ جامعہ آتے تو انکے درس میں شرکت کر لیتے تھے۔ مفتی صاحب قبلہ کا ہمارے درمیان سے چلا جانا ایک بہت بڑا خسارہ ہے ان کے ساتھ علم کا بڑا حصہ اس دنیا سے اٹھ گیا جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ **ان اللہ لا یقبض العلم انتزاعاً ینتزعہ من العباد ولکن یقبض العلم بقبض العلماء** (آخر زمانہ میں) اللہ تعالی دین کا علم اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ علم دین کو لوگوں کے اندر سے کھینچ لے گا، بلکہ اس دنیا سے حقیقی علماء کو اٹھا لینے کی صورت میں علم دین کو اٹھائے گا۔

مرحوم کیلئے بہترین خراج عقیدت یہ ہے کہ ہم بھی ان ہی کی طرح اپنے قیمتی اوقات کی حفاظت کریں اور کثرت مطالعہ کے ذریعے اپنے علم میں گہرائی و گیرائی پیدا کریں اور اگر مدرس ہیں تو مفتی صاحب کی طرح پوری تیاری کے ساتھ درسگاہ میں جائیں انکے منہج تدریس کو اپنا کر تسہیل و تفہیم کے اس نایاب سلسلے کو جاری رکھیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مرحوم کے ساتھ خصوصی فضل کا معاملہ فرمائے جامعہ امجدیہ گھوسی کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے، برادران صاحبزادگان اور صاحبزادیوں کو صبر و سکون نصیب فرمائے، آمین یارب العالمین

شریک غم
مولانا محمد سیف رضا صدیقی ثقافی
ڈائریکٹر جامعہ سیمانچل پورنیہ بہار
و اساتذہ کرام و مہمان رسول، جامعہ سیمانچل پورنیہ

□□□

حضرت علی ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر ٹرسٹ ممبئی

تاریخ 10/01/2022

عصر حاضر میں اکابرین کے علوم وفنون کے وارث تھے فقیہ عصر مفتی آل مصطفی مصباحی اشرفی علیہ الرحمہ

اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ اس دنیائے فانی میں جو آیا ہے اسے ایک نہ دن ضرور جانا ہے جیسا کہ قرآن مقدس میں ہے (**کل من علیها فان و یبقی وجه ربک ذو الجلال و الاکرام**) مگر کچھ ایسی شخصیتیں ہوتی ہیں کہ جن کے جانے سے صرف ان کے اہل خانہ ہی کو تکلیف اور ان کے وصال سے صرف گھر والوں ہی کا نقصان نہیں ہوتا ہے بلکہ ان کے چلے جانے سے پوری ملت کا عظیم نقصان ہوتا ہے اور ان کے جانے کے بعد ان کا نعم البدل تو دور قوم وملت کو دور دور تک بدل بھی نہیں مل پاتا ہے ان ہی چند نفوس قدسیہ میں سے ایک تھے فقیہ عصر حضرت علامہ مولانا مفتی محمد آل مصطفی مصباحی اشرفی علیہ الرحمہ ان کا اتنی جلدی ہم سے رخصت ہو جانا بہت تکلیف دہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیائے سنیت ایک باخلوص مفتی وفقیہ سے محروم ہوگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔۔

اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ وہ عدیم المثال فقیہ امام اہل سنت اعلی حضرت کے علمی وفقہی وارثین و جانشین میں سے تھے فقہ کے اصول و جزئیات ان کو ازبر تھے ان کی بارگاہ میں کیسا ہی مسئلہ پیش کیا جاتا وہ اس کا اطمنان بخش جواب عطا فرماتے ان کے اندر کبر ونخوت کا شائبہ دور تک نہیں تھا ان کی مسلک ومشرب کے تئیں خلوص و ہمدردی اور بے باک کردار کو دیکھ کر کچھ لوگ ان کو سخت سمجھتے تھے حالانکہ وہ اشداء علی الکفار اور رحماء بینهم کی تفسیر میں سے تھے وہ اپنے اصاغر پر حد درجہ شفقت فرمانے والے شیخ تھے ان سے کبھی بھی کسی بھی مسئلہ پر تبادلہ خیال کرنا ہوا کبھی عذر بتا کر ٹالا نہیں۔۔ وہ میرے تو شفیق ومہربان اور

مربی وشیخ تھے ہی مگر مجھ جیسے ہزاروں کے شیخ و مربی تھے۔اس فقیر سے خانوادۂ اشرفیہ کی نسبت اور والد مکرم کی وجہ سے بے پناہ کرم فرماتے۔آہ آج علم کا وہ کوہ گراں یادگار سلف ہم سے رخصت ہو گیا۔فقیہ عصر بالاتفاق علماء و مشائخ کے معتمد اور اپنے پیر خانہ کے محبوب و مقبول فقیہ تھے۔آپ حضور سرکار کلاں علیہ الرحمہ کے مرید تھے اللہ تعالی حضرت مفتی صاحب قبلہ کی بے حساب مغفرت فرمائے بجاہ سید المرسلین علیہ وآلہ وسلم۔اور ہم اس غم کے وقت میں مفتی صاحب علیہ الرحمہ کے اہل وعیال اور پسماندگان کے ساتھ جامعہ امجدیہ گھوسی کے ارباب حل وعقد سے بھی تعزیت کرتے ہیں اور اس غم واندوہ کے عالم میں برابر کے شریک ہیں۔مفتی صاحب کا رخصت ہو جانا صرف ان کا نقصان نہیں ہم سب کا نا قابل تلافی نقصان ہے۔

شریک غم
مفتی محمد منظر حسن خان اشرفی مصباحی
بانی دار العلوم حجازیہ چشتیہ و دار العلوم فیضان قطب المشائخ وقادری
سمنانی دار الافتاء ممبئی مہاراشٹرا۔

❑❑❑

خانقاہ عالیہ قادریہ بدایوں شریف

تاریخ:13-جنوری-2022

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فقیہ اہل سنت حضرت مفتی آل مصطفی مصباحی کا انتقال جہان علم وفقہ
کے ایک تابناک عہد کا خاتمہ

مورخہ 10 جنوری 2022ء یہ روح فرسا خبر موصول ہوئی کہ فقیہ اہل سنت، حضرت علامہ مفتی آل مصطفی مصباحی رحمہ اللہ اس دار فانی سے دار بقا کی طرف کوچ کر گئے۔اناللہ وانا الیہ راجعون-رب قادر ومقتدر مفتی صاحب رحمہ اللہ کو غریق رحمت فرمائے اور اپنے خاص بندوں میں شامل فرمائے آمین

حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ جماعت اہل سنت کے موقر عالم دین، دورس فقیہ، اصولی اور متکلم تھے۔متدین، باشرع مخلص اور منکسر المزاج تھے۔سینکڑوں باصلاحیت علما کے استاذ محسن اور مربی تھے۔انہوں نے اپنی زندگی کا سارا حصہ خدمت دین، اسلام و سنیت، فقہ وافتا، درس وتدریس، وعظ وتذکیر میں گزارا-جماعت اہل سنت میں آپ کی علمی وفقہی رائے کو اعتبار واستناد حاصل تھا۔ایک طویل عرصے سے آپ علیل تھے، بالآخر 6 جمادی الاخری۔1443ھ/ 10 جنوری 2022ء بروز پیر آپ نے اس دنیا کو ہمیشہ ہمیش کے لئے الوداع کہا اور اپنے پیچھے ہزاروں افراد کو سوگوار چھوڑ کر اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔

خانقاہ عالیہ قادریہ بدایوں شریف سے آپ کے گہرے اور مخلصانہ مراسم و

تعلقات تھے۔ خانقاہ کی دینی وعلمی سرگرمیوں سے ہمیشہ آپ اپنے کو باخبر رکھتے اور یہاں کی پیش قدمیوں پر خوشی اور مسرت کا اظہار کرتے۔ مختلف مواقع پر جب بھی آپ کو یاد کیا جاتا آپ خانقاہ شریف تشریف لاتے اور یہاں کی دینی علمی اور اشاعتی پیش رفت پر اپنے اطمینان کا اظہار کرتے اور مفید مشورے بھی دیتے۔ برادر مکرم شہید بغداد، عالم ربانی حضرت مولانا شیخ اسید الحق محمد عاصم قادری محدث بدایونی قدس سرہ اور مجھ ناچیز سے آپ کے دوستانہ مراسم تھے۔ جب کہیں اور جہاں بھی مجھ سے ملتے بڑے خلوص اور تپاک سے ملتے۔ والد گرامی تاج دار اہل سنت حضرت اقدس الشیخ عبدالحمید محمد سالم قادری قدس سرہ سے آپ کو بڑی عقیدت اور والہانہ وابستگی تھی۔

انہوں نے تیس سال سے زیادہ عرصہ تک علم وتحقیق، فقہ وافتا، درس وتدریس اور تصنیف وتالیف کا خوب کام کیا بلکہ اپنے حصے کا کام بحسن وخوبی انجام دے کر وہ ہم لوگوں سے رخصت ہو گئے۔ شرعی عدالت کے نام سے ماہ نامہ جام نور دہلی کا فقہی کالم بھی آپ کا معروف علمی کارنامہ ہے جو برسوں آپ نے اپنے تلمیذ رشید مدیر جام نور محب گرامی ڈاکٹر خوشتر نورانی کی خواہش و اصرار پر ہر ماہ مختلف مصروفیات کے باوجود پابندی سے تحریر فرمایا۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ التوضیح والتلویح پر جب عربی زبان میں حاشیہ نگاری کا کام آپ کے سپرد کیا گیا تو آپ نے برادر مکرم شہید بغداد علیہ الرحمہ سے اس تعلق سے متعدد کتابیں خانقاہ قادریہ کی علمی لائبریری کتب خانہ قادری سے اپنے نام جاری کرنے کی خواہش کا اظہار کیا اور شہید بغداد علیہ الرحمہ نے مطلوبہ کتابیں آپ کے نام جاری فرمائی، اس کے علاوہ جب بھی آپ کسی بھی موضوع پر کتابوں کی فراہمی کی خواہش کا اظہار فرماتے بروقت آپ کی خواہش کے مطابق لائبریری سے کتابیں فراہم کر دی جاتیں۔ حضرت مفتی صاحب نے اپنی تیس سالہ عملی زندگی میں اپنے پیچھے جو علمی اثاثہ چھوڑا ہے وہ ہمیشہ ان کے نام کو علمی وتحقیقی دنیا میں زندہ رکھے گا۔

خانقاہ عالیہ قادریہ بدایوں شریف اس غم کی گھڑی میں حضرت مفتی صاحب کے

اہل وعیال کے ساتھ ہے اور ان کے غم میں برابر کی شریک ہے۔ اور دعا گو ہے کہ رب قادر و مقتدر حضرت مفتی صاحب کے درجات بلند فرمائے اور آپ کی زوجہ محترمہ، اولاد، اور جملہ تلامذہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

شریک غم

عبدالغنی محمد عطیف قادری

(خادم سجادہ آستانہ عالیہ قادریہ بدایوں شریف)

❑❑❑

مخدوم اشرف مشن خانقاہ جلالیہ علامیہ اشرفیہ

پنڈوہ شریف، قطب شہر، مالدہ، بنگال

بتاریخ10-01-2022

تعزیت نامہ

اس دور قحط الرجال میں فقیہ اہل سنت محقق عصر حضرت مفتی آل مصطفے صاحب علیہ الرحمہ جیسی عدیم المثل شخصیت کا انتقال سنیت کا عظیم خسارہ ہے۔ واقعی آپ نباض قوم وملت اور بہترین مصلح تھے۔ فقہی جزئیات پر گہری نظر رکھتے تھے۔ نت نئے قدیم وجدید مسائل پر سیر حاصل بحث کرنا آپ کا طرہ امتیاز تھا۔ فقہی سیمیناروں میں آپ کی حیثیت روح رواں کی ہوتی تھی۔ غرض کہ تصنیف وتالیف، تحریر وخطابت اور تدریس ومناظرہ میں اپنی مثال آپ تھے۔

مفتی صاحب کے اس سانحہ ارتحال سے ہم جملہ اراکین، اساتذہ وطلبہ مخدوم اشرف مشن گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں مولائے کریم ان کی مغفرت فرمائے، پس ماندگان کو صبر جمیل اور قوم وملت کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔

ابر رحمت ان کی مرقد پر گہر باری کرے
شان کریمی حشر تک ناز برداری کرے

شرکائے غم

عبدالودود مصباحی

محمد سفیر الدین مصباحی

محمد چاند علی قمر جامعی

22-01-10

الجامعۃ الرضویہ مدرسہ اسلامیہ یتیم خانہ

اندرانگر، امبرناتھ روڈ، والدھونی، کلیان، تھانے مہاراشٹر

موت العالم موت العالم

آہ! آسمان فضل وکمال کا ایک اور تارا ٹوٹ گیا

ہندوپاک کی ایک عبقری شخصیت جامع معقولات ومنقولات فقیہ عصر محقق دہر حضرت علامہ مفتی آل مصطفی مصباحی اشرفی علیہ الرحمہ والرضوان (استاد جامعہ امجدیہ گھوسی مئو) جامعہ اشرفیہ کے ممتاز فاضل، فقہ وافتا کے شہسوار، باکمال عالم دین، دیدہ ور محقق، مایہ ناز استاد، تجزیہ نگار نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ جن کی رحلت سے دنیائے سنیت میں ایک عظیم خلا پیدا ہوا ہے جس کا پر ہونا ناممکن ہے، اللہ تعالیٰ جلد از جلد مفتی صاحب کا بدل عطا فرمائے۔ آمین

الجامعۃ الرضویہ کلیان ممبئی مہاراشٹرا کے اراکین، مدرسین اور طلبہ کی آنکھیں اس غم میں اشکبار ہیں۔ اور حضرت کے پسماندگان کو تعزیت پیش کرتے ہیں، اور ان کے غم میں برابر شریک ہیں اور اللہ جل جلالہ سے دعا گو ہیں کہ مولا کریم انکی قبر پر رحمت وغفران کی بارش برسائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ انکے پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی علمی وتحقیقی آثار کو ان کے لئے ذریعہ نجات بنائے۔

آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

شرکائے غم

مفتی محمد مبشر رضا ازہر مصباحی، مولانا احمد رضا احمد، مولانا محمد مسعود رضا قادری، مولانا محمد جہانگیر اشرف رضوی وجملہ اساتذہ وطلبائے جامعہ ہذا۔

دار العلوم نوریہ برکاتیہ جیش العلوم مدھوبنی بہار

تاریخ:10-1-2022

تعزیت نامہ

آج بتاریخ 10 جنوری 2022ء بروز دوشنبہ سوشل میڈیا کے ذریعے یہ خبر جان کاہ موصول ہوئی کہ فقیہ ملت محقق عصر استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی الحاج محمد آل مصطفی مصباحی علیہ الرحمہ استاذ جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون للہ ما اخذ وما اعطی حضرت بہترین قلم کار عظیم دانشور، مایہ ناز مدرس، کہنہ مشق مفتی تھے۔ موصوف علیہ الرحمہ سے جماعت اہل سنت کو بہت ساری امیدیں وابستہ تھیں۔ اللہ رب العزۃ حضرت کو غریق رحمت فرمائے اور ان کی خدمات کو قبول فرمائے۔ اہل سنت و الجماعت کو ان کا نعم البدل اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

آمین یارب العالمین بجاہ حبیبہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

دعا گو

محمد مصلح الدین صدیقی مصباحی

خادم دار الافتا وقضا

دار العلوم نوریہ برکاتیہ جیش العلوم

محمد ریحان رضا

محمد شہزاد عالم برکاتی

ادارہ شرعیہ رجسٹرڈ سلطان گنج، پٹنہ-6

تاریخ 10/01/2022

دینی درسگاہ کے امین اور فقہی جزیات پر گہری نظر رکھنے والے مفکر

تھے مفتی آل مصطفی: غلام رسول بلیاوی

10 جنوری 2022 بعد نماز فجر اس غمناک خبر نے جھنجھوڑ کر رکھ دیا کہ صوبہ بہار کے ضلع کٹیہار موضع شہجنہ میں پیدا ہونے والے عالم دین حضرت علامہ مفتی آل مصطفی استاذ جامعہ امجدیہ گھوسی یوپی رات 12 بجکر 30 منٹ پر اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔

مرکزی ادارہ شرعیہ پٹنہ کے جشن دستار افتاء وفضیلت میں حضرت کی شرکت ہوئی تھی۔ تربیت افتاء کے فارمین علمائے کرام کو آخری سبق بھی انہوں نے پڑھایا تھا۔

حضرت مفتی آل مصطفی کی درسگاہ میں طلباء کا درس سے مطمئن ہونا اور خواہش مند رہنا کہ یہ کتاب ان کے درس کو مل جائے مقبولیت کی علامت تھی۔

حضرت مفتی صاحب منکسر المزاج، کم گو اور نہایت سنجیدہ ومتین عالم دین کے ساتھ ملک کے ہر اس فقہی سیمینار میں اپنی تحقیق اور فقہی جزیات پر دسترس رکھنے والے مفکر کی حیثیت سے اہل علم و دانش کو اپنی صلاحیت کا لوہا منوا لیتے تھے۔ حضرت مفتی صاحب کے مقالے سیمناروں میں توجہ کے ساتھ سماعت ہی نہیں کیا جاتا تھا بلکہ بحث وتمحیص میں ان کے دلائل وجزیات وحوالہ جات کو پیش بھی کیا جاتا تھا۔ حضرت کے وصال سے صوبہ بہار کا اہل علم طبقہ یقینا غمزدہ ہے۔

اللہ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

غلام رسول بلیاوی

صدر ادارہ شرعیہ

ادارہ شرعیہ رجسٹرڈ سلطان گنج، پٹنہ-6

تاریخ 10/01/2022

مفتی آل مصطفے علیہ الرحمہ کی وفات ملت کا عظیم خسارہ ہے

آج بعد نماز فجر فقیہ عصر حضرت مفتی آل مصطفی صاحب علیہ الرحمہ کے وصال کی خبر جب مرکزی ادارہ شرعیہ پٹنہ میں پہنچی تو تمام اساتذہ، اراکین اور طلبہ بے حد مغموم ہو گئے۔ آپ جید عالم دین، بہترین مفتی، اچھے قلم کار، ماہر درس اور اخلاق کے اعلی منازل پر فائز تھے۔ آپ کا وصال ملت کا ایک عظیم خسارہ ہے۔ مرکزی ادارہ شرعیہ کو آپ کی ذات سے بڑی توقعات تھیں اور آپ کا ادارہ ہذا سے قلبی رشتہ قائم تھا۔

اللہ آپ کے درجات میں ترقی عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

محمد حسن رضا نوری
صدر مفتی مرکزی ادارہ شریعہ
سلطان گنج پٹنہ بہار

❑❑❑

مولانا الحاج پیر سید معین الدین اشرف اشرفی الجیلانی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ کچھوچہ شریف، یوپی

محقق عصر آبروئے اہل سنت ناشر مسلک اعلیٰ حضرت مفتی آل مصطفی اشرفی مصباحی علیہ الرحمہ والرضوان کا وصال پرملال

آبروئے اہل سنت، پاسبان مسلک اعلیٰ حضرت، عالم ربانی، مفتی دوراں، دنیائے سنیت کی عبقری شخصیت، حامل شریعت، پیکر خلوص حضرت علامہ مولانا مفتی آل مصطفے اشرفی مصباحی کے وصال پر مجھے دلی صدمہ ہوا۔ میں صمیم قلب سے تعزیت پیش کرتا ہوں ان سے میری ملاقات کچھوچھہ شریف میں ہوئی کافی ملنسار اور خلیق تھے۔ قائد اہل سنت بانی رضا اکیڈمی الحاج محمد سعید نوری صاحب کے توسط سے مجھے یہ خبر ملی انہوں نے کہا کہ آپ دینی اور سماجی کاموں میں کافی متحرک اور فعال تھے۔ دینی سیمینار میں خصوصی شرکت فرما کر اپنی گرانقدر رائے سے نوازتے، درس و تدریس کے تاجدار، عالم باعمل صوفیانہ اور درویشانہ صفت کے حامل تھے آپ نے ہمیشہ مشرب میں اعتدال کا راستہ اختیار کیا سبھی خانقاہوں اور اسلاف سے عقیدت ومحبت رکھتے آپ کے اعمال حسنہ اور خصائص حمیدہ کے نقوش کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ آپ کی تعلیمی خدمات کی روشنی ہندوستان کے گوشے گوشے میں پھیلی ہوئی ہے۔

آپ کی رحلت کے غم میں، میں اور خانوادہ اشرفیہ آپ کے عزیز واقارب اور اہل خانہ کے ساتھ برابر کے شریک ہیں اللہ آپ کو غریق رحمت کرے اور اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین

الفقیر سید معین الدین اشرف الاشرفی الجیلانی
سجادہ نشین آستانہ عالیہ کچھوچھہ مقدسہ
8 جمادی الاخرہ 1443ھ

مرکزی دارالقضاء ادارہ شرعیہ، سلطان گنج، پٹنہ

تاریخ10 جنوری2022

ایک سہارا تھا وہ بھی ٹوٹ گیا

افسوس، علم وفن کا ایک تابندہ ستارا غروب ہوگیا بزم علم وعرفان سونی ہوگئیں، مسند تدریس کی زینت اب ماضی کی داستان بن گئی۔حضرت مفتی آل مصطفے مصباحی واقعی ایسی خوبیوں کے مالک تھے۔فقہی سمیناروں سے لے کر مذہبی اجلاس تک اپنی صلاحیتوں کی گہری چھاپ چھوڑنے والا آج دنیا چھوڑ گیا۔اناللہ وانا الیہ راجعون

گذشتہ سال مرکزی ادارہ شرعیہ کی سالانہ جلاس اور افتا کے امتحان کی غرض سے آپ پٹنہ تشریف لائے-خوب ملاقاتیں رہی، مستقبل کے اہداف لئے ہوئے ادارہ شرعیہ علمی شعبوں کو کیسے مزید مستحکم کیا جائے اس پہ گفتگو ہوتی۔مگر کیا خبر تھی کہ مستقبل میں ادارہ شرعیہ سے تعلق جوڑنے والا راہی ملک عدم ہوجائے گا۔اللہ تعالی ان کی خدمات قبول فرمائے اور درجات بلند فرمائے۔

ان کی رحلت یقینا جماعت کا خسارا ہے جماعت کا ہر ذمہ دار فرد ان کی رحلت سے دکھی ہے آج ادارہ شرعیہ میں ان کے ایصال ثواب کے لئے حضرت مفتی محمد حسن رضا نوری مولانا سید احمد رضا،مفتی غلام حسین ثقافی نے اپنے علمائے تربیت افتا کے ساتھ قرآن خوانی کا اہتمام کیا خدائے پاک اسے قبول فرمائے۔ان کی خدمات پر ان شاء اللہ ادارہ شرعیہ سے ایک کتاب کی اشاعت ہوگی۔

محمد امجد رضا امجد

خادم مرکزی دارالقضا ادارہ شرعیہ بہار پٹنہ

❑❑❑

دارالعلوم علیمیہ جمدا شاہی، ضلع بستی (یوپی)

تاریخ:11/01/2022

تعزیت نامہ

مختلف ذرائع سے خبر موصول ہورہی ہے کہ جماعت اہل سنت کی عظیم علمی وتحقیقی شخصیت حضرت علامہ مفتی آل مصطفیٰ مصباحی صاحب قبلہ اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مفتی صاحب قبلہ شریف النفس، حلیم الطبع ، بلند پایہ محقق ، بے مثال مدرس ،صوم وصلوٰۃ کے پابند اور حد درجہ منکسر المزاج شخصیت کے حامل تھے،آج سے تقریباً تین سال قبل کھمبات شریف، گجرات میں منعقد ہونے والے علم حدیث کے مسابقے میں بحیثیت فیصل مدعو تھا،مفتی صاحب قبلہ بھی فیصل کی حیثیت سے تشریف لائے تھے،وہاں پر دون دن تک آپ کی رفاقت میسر رہی، عادات واطوار میں سادگی کا عنصر نمایاں تھا،مگر آپ کی سادگی میں بھی ایسی عجب دل کشی تھی جس پر ہزاروں رنگینیاں قربان۔آپ کی رحلت جماعت اہل سنت کا ایسا خسارہ ہے جس کی تلافی ماضی قریب میں ممکن نظر نہیں آتی۔

رب کریم حضرت کی خدمات کو قبول فرما کر انھیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے ، ان کے جملہ پس ماندگان کو صبر جمیل اور اس پر اجر جزیل کی توفیق بخشے، نیز جماعت اہل سنت کو آپ کا نعم البدل عطا فرمائے۔آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

انوار احمد

پرنسپل دارالعلوم علیمیہ جمدہ شاہی بستی (یوپی)

❑❑❑

شعرائے کرام کی مناقب خوانی

استاذ العلماء محقق عصر فقیہ بے بدل ادیب بے نظیر
استاذی الکریم علامہ مفتی آلِ مصطفےٰ مصباحی علیہ الرحمہ

علم کے کوہِ ہمالہ مفتی آلِ مصطفیٰ
تھے مرے استاذ وآقا مفتی آلِ مصطفیٰ

سن کے رحلت کی خبر اربابِ فن مغموم ہیں
اہل سنت میں ہے صدمہ ،مفتی آلِ مصطفیٰ

تھا انھیں تدریس اور تصنیف دونوں میں کمال
لکھتے تحقیقی مقالہ مفتی آلِ مصطفیٰ

معتمد تھے اس لیے علامہ نے امجدیہ کا
آپ کو مفتی بنایا مفتی آلِ مصطفیٰ

انکساری، صبر اور اخلاص میں کوئی نہ تھا
جامعہ میں آپ جیسا مفتی آلِ مصطفیٰ

حضرتِ صدرالشریعہ کی سوانح پر چھپا
آپ کا پہلا رسالہ مفتی آلِ مصطفیٰ

وہ حقیقت جانے کیا ہے جس کی آنکھوں پر لگا
عصبیت ،نفرت کا جالا مفتی آلِ مصطفیٰ

عشقِ سرور سے تھا روشن دل منور قبر ہو
پائیں مرقد میں اجالا مفتی آلِ مصطفیٰ

پیار سے انور" کو اجمیری کہا کرتے تھے آپ
دل بڑا مسرور ہوتا مفتی آلِ مصطفیٰ

یکے از غلامان مفتی صاحب:

محمد انور رضا اجمیری امجدی باتھوی۔ آنند گجرات

منقبت درشان حضور مفتی آل مصطفی رحمۃ اللہ علیہ

دین حق کے پاسباں تھے مفتی آل مصطفیٰ
خادم پیغمبراں تھےمفتی آل مصطفیٰ

اپنے دم سے جس نے ذروں کو بنایا آفتاب
علم کے وہ آسماں تھے مفتی آل مصطفیٰ

اس طرح کے حق بیاں تھے مفتی آل مصطفیٰ
زندگی بھر حق کو حق باطل کو باطل ہی کہا

کہتے ہیں اہل سنن کے دوستو پیروجواں
علم کے کوہ گراں تھے مفتی آل مصطفیٰ

اشک تھمتے ہی نہیں یہ سوچ کر اظہر میاں
کل ہمارے درمیاں تھے مفتی آل مصطفیٰ

ازقلم
رضاء الباری اظہر (رگھوناتھ پور بارسوئی) کٹیہار

فقیہ العصر محقق مسائل الشریعہ استاد الاساتذہ حضرت علامہ مفتی آل مصطفی مصباحی نور اللہ مرقدہ

قوت بازوے ملت تھے وہ آل مصطفی
اک امیر اہلسنت تھے وہ آل مصطفی

سنتے ہی پیغام رحلت رو پڑے اہلسنن
ہو گئے جو ہم سے رخصت تھے وہ آل مصطفی

نکہتِ باغِ علومِ حضرت عبد العزیز
جامعہ کی شان و شوکت تھے وہ آل مصطفی

طالبان علم و فن کے واسطے مثل چراغ
قوم و ملت کی ضرورت تھے وہ آل مصطفی

درد آ گیں امجدیہ کی عمارت کہہ اٹھی
ناز بردار شریعت تھے وہ آل مصطفی

اشک چشم اہلسنت کی صدائے سوز ہے
اک مثالی بحر عبرت تھے وہ آل مصطفی

داغ فرقت دے کے ہم کو کر کے ملت کو یتیم
جو گئے ہیں سوئے جنت تھے وہ آل مصطفی

کیا کہوں کیا چھوڑ دوں اے اجملی اتنا کہوں
درسگاہ علم و حکمت تھے وہ آل مصطفی

نتیجہ فکر
غلام غوث اجملی پورنوی چنکی جنتا بائسی پورنیہ بہار

فقیہ عصر محقق مسائل شرعیہ استاد الاساتذہ حضور مفتی آل مصطفےٰ نور اللہ ضریحہ بلوامع الانوار کی رحلت ایک اندوہ ناک خبر اللہ ملت کو صبر جمیل عطا فرمائے

پیر و جوان اپنا بیگانہ اداس ہے
تم کیا گئے کہ سارا زمانہ اداس ہے
ایسا ہوا ہے دل پہ ترے ہجر کا اثر
آنکھوں میں آنسو کا نگینہ اداس ہے
کر کے دوانہ خلد بریں تم تو چل دئے
لیکن تمہارا آج دوانہ اداس ہے
جو ناخدا تھا میرے سفینے کا چل دیا
طوفاں کے ڈر سے میرا سفینہ اداس ہے
گھر گھر بپا ہے آہ و فغاں ماتمی سماں
صحن و گلی ہے سونی تو زینہ اداس ہے
درد والم سے لب پہ ہیں چھالے پڑے ہوئے فانی
ہمارا آج ترانہ اداس ہے

غریق غم
مجسم فانی رشیدی

منظوم تعزیت نامہ

فقیہ العصر حضرت علامہ مفتی آل مصطفی مصباحی علیہ الرحمہ
(جلسہ چہارم میں پڑھی گئی منقبت)

نگاہیں رو رہی ہیں اور جگر آنسو بہاتا ہے
تمہاری یاد میں دل رات بھر آنسو بہاتا ہے
تمہاری یاد جب آتی ہے پلکیں بھیگ جاتی ہیں
جگر کا تار میرا اس قدر آنسو بہاتا ہے
تری تصنیف کاری پر قلم کی روح قرباں ہے
لکھاوٹ پر سیاہی کا گہر آنسو بہاتا ہے
مرے گھر میں تری آمد کی خوشبو یاد کر کر کے
دریچے اشک برساتے ہیں گھر آنسو بہاتا ہے
دیوانے پوچھتے ہیں کب حجاب اٹھے گا مرقد سے
ہر اک عاشق تمہارا تر بہ تر آنسو بہاتا ہے
تری تدریس سے تھیں فقہ کی جو شاخ تابندہ
اسی شاخِ فقاہت کا شجر آنسو بہاتا ہے
فقاہت مسکراتی تھی ترے خامہ کی خوشبو سے
مگر اب روشنائی کا جگر آنسو بہاتا ہے
بہار و جھارکھنڈ یوپی اڑیسہ کیا ہے ہر خطہ
غموں کی بدلیوں میں ڈوب کر آنسو بہاتا ہے

ترا نعم البدل کیا ہے بدل بھی غیر ممکن ہے
قلم یہ سوچ کر آٹھوں پہر آنسو بہاتا ہے

کمالِ علم، تقویٰ ، پارسائی ایسی تھی نادر
فقاہت کا محل ، افتاء کا در آنسو بہاتا ہے

نتیجہ فکر: نادر جمالی بنارسی کٹیہار بہار

منقبت

درشان حضور مفتی آل مصطفی اشرفی مصباحی نور اللہ مرقدہ

صاحب علم و فراست مفتی آل مصطفی
آپ کی بہتر نفاست مفتی آل مصطفی

لوح دل پر نقش مدت تک رہے گی آپ کی
دلنشیں عمدہ بلاغت مفتی آل مصطفی

فقہ پر تھی دسترس حاصل جہاںمیں آپکو
رنگ لائی تھی ریاضت مفتی آل مصطفی

تاویلات حق پہ کرتے تھے ہمیشہ غور وخوض
تھی مدلل بر خطابت مفتی آل مصطفی

نائب خیر البشر کے درجہ پر فائز تھے آپ
خوبصورت تھی قیادت مفتی آل مصطفی

آپکی رحلت سے صدمہ ایک عالم کو ہوا
حق کی کرتے تھے وکالت مفتی آل مصطفی

آپکی باتوں سے پروانہ کا خوش ہوتا تھا دل
گفتگو میں تھی حلاوت مفتی آل مصطفی

سید سبطین پروانہ کٹیہاری

"الوداع اے مفتی آل مصطفی"

جامعہ اشرفیہ کے ممتاز فاضل، جامعہ امجدیہ کے مایہ ناز استاذ ومفتی، مجلس شرعی جامعہ اشرفیہ کے رکن اور باکمال محقق وتجزیہ نگار حضرت علامہ مفتی آل مصطفی رضوی مصباحی کی رحلت پر اشک تعزیت وصال 6 جمادی الآخر 1443ھ مطابق 10 جنوری 2022، شب دوشنبہ بارہ بج کر تیس منٹ پر۔

افسوس سنیوں کا وہ رہبر چلا گیا — یعنی غلام شافع محشر چلا گیا
سمجھانے جس نے کتنے مسائل کے پیچ وخم — حکمتوں کا آج سمندر چلا گیا
جو پاسبان علم شریعت تھا آج شب — وہ بارہ بج کے تیس منٹ پر چلا گیا
جس نے حیات خدمت دیں میں گزار دی — وہ اوڑھ کر کے موت کی چادر چلا گیا
وہ و آسمان مسلم فقاہت کا تاج ور — اہلسن کو آج ملا کر چلا گیا
تھا پر بہار جس سے ملتان علم و فن — افسوس چھوڑ کر وہ گل تر چلا گیا
عالم کی موت اصل میں عالم کی موت ہے — خاموشی کہہ رہی ہے کہ لشکر چلا گیا
بوانین کا وہ فیض تھا انمول اک گھر — عشق نبی کا درس وہ دے کر چلا گیا
بیدار کر رہا تھا جو خوابید و قوم کو — تعمیر کر کے خلد میں وہ گھر چلا گیا
روشن کیے تھا علم سے وہ اک جہان کو — کیسے کہوں وہ قبر کے اندر چلا گیا
زہد و ورع خلوص میں اور حسن خلق میں — جس کا نہیں تھا کوئی بھی ہمسر چلا گیا
س نے کھلانے گل کئی نایاب دہر میں — کتنے دلوں کو کر کے منور چلا گیا
بدر کیا ہیں غمزدہ اہلسنن سبھی — رہے ہیں میرا وہ دلبر چلا گیا

اک رشحات قلم = بدرالدین بدر قادری

چھپ گیا آفتاب علم وفن

جامعہ اشرفیہ کے ممتاز فاضل، جامعہ امجدیہ گھوسی کے مایہ ناز استاذ ومفتی ،مجلس شرعی جامعہ اشرفیہ کے رکن اور باکمال محقق وتجزیہ نگار حضرت علامہ مفتی آل مصطفی رضوی مصباحی کی رحلت پر اشک تعزیت و صال 6 جمادی الآخرہ 1443ھ مطابق 10 جنوری 2022ء شب دوشنبہ بارہ بج کر تیس منٹ پر۔

فقیہ عصر، آل مصطفی، اے بحر علم وفن
چمکتا ہے تفقہ سے ترے کردار کا درپن
تری رحلت سے چشم سنیت میں خون کے آنسو ہیں
غموں سے پارہ پارہ ہو گیا احساس کا دامن
ہزاروں کو ترے افکار نے ذوق سخن بخش
ہزاروں تیرے دست تربیت سے بن گئے کندن
دکھائی جوہر فقہ و بصیرت کی جھلک ایسی
کہ ہم اہلسنن کی فخر سے اونچی ہوئی گردن
کشاد باب حکمت کیوں نہ ہوتی تجھ پہ اے پیارے
ملا تجھ کو عزیزی امجدی فیضان کا بندھن
ترے علم و ہنر کے پھول یوں ہی مسکرائیں گے
جہاں کے باغ میں جب تک طیور جاں ہیں نغمہ زن
دفاع عظمت اسلام میں تیرا سفر ایسا
قدم تھے مثل دریا اور ارادہ صورت آہن

قلم تھا ہاتھ میں ، یا غیرت ایماں کا خنجر تھا
کہ جس کے زخم سے تڑپے ہمیشہ دین کے دشمن

ترے جلووں کا سورج ،موت سے بھی چھپ نہیں سکتا
تجلی خیز ہے دائم ، تری حکمت کا پیراہن

ہنر مندی کبھی محتاج آرائش نہیں ہوتی
شہنشاہی سے بھی بڑھکر ہے تیری سادگی روشن

نظر تھی نکتہ رس ، باریک بیں ، عقدہ کشا تیری
گرہ کو کھول کر تونے مٹائی قوم کی الجھن

نہ بھولے گی کبھی دنیا ترے کردار کی خوشبو
رہے گا تازہ و شاداب تیری یاد کا گلشن

گل عفو و کرم تیری رفاقت میں رہیں دائم
حریم گلشن فردوس بن جائے ترا مدفن

قیامت تک رہے فضل الٰہی کی گہر باری
فریدی روتے روتے کہہ رہی ہے دل کی ہر دھڑکن

ازفریدی صدیقی مصباحی مسقط عمان

تعزیت کے آنسو

افسوس صد افسوس مصدر علوم وفنون فقیہ اہل سنت مرجع العلما والفضلا زینت مسند فقہ وافتاء روح سیمینار شخصیت ساز معلم ومربی مصنف کتب کثیرہ حضرت علامہ ومولانا مفتی محمد آل مصطفی علیہ الرحمہ ہم سب کو داغ مفارقت دے گئے تاریخ وفات 6 جمادی الثانی 1443ھ بمطابق 10 جنوری 2022ع بروز پیر رات 21:30

کہتا ہے ہم سے اشک رواں آل مصطفی
تم ہو ہمارے دل میں نہاں آل مصطفی

ماتم اٹھا ہے فرش سے اور عرش میں ہے دھوم
ایسے چلے ہیں سوئے جناں آل مصطفی

بے تاب ہیں نگاہیں تری دید کے لیے
ڈھونڈوں تجھے کہاں سے کہاں آل مصطفی

تفتیش ہوگی ذات پر اقوال کو ترے
ڈھونڈا کرے گا سارا جہاں آل مصطفی

ہائے جہان علم و ادب ہو گیا اداس
جس دم چلے یہاں سے وہاں آل مصطفی

رحلت سے تیری دیکھ چمن کا ہے حال کیا
چل دی بہار آئی خزاں آل مصطفی

فرقت میں تیری روئے گی دنیائے عشق بھی
تو تھا فدائے شاہ زماں آل مصطفی

ہم سے بچھڑ کے چل دیے باغ بہشت میں
سن کر ہوا یہ قلب تپاں آل مصطفی

سیراب جن سے ہوتے تھے سب تشنگان فن
تم ہی تو تھے وہ فیض رساں آل مصطفی

اہل زمیں نہیں ہیں فقط اشکبار دیکھ
ہے آسماں بھی محو فغاں آل مصطفی

باطل کا سرقلم ہوا جاتا تھا دیکھ کر
ایسے تھے ایک تیغ براں آل مصطفی

کہنا سلام منظر " و ایمین " سے مرا
اے مفتی دیں نور فشاں آل مصطفی

آجایئے پلٹ کے دوانوں کی بزم میں
سونا سا ہو گیا ہے جہاں آل مصطفی

عالم کی موت بندھی ہے عالم کی موت سے
کیا ہو تمہاری شان بیاں آل مصطفی

تم کو فقیہ اہل سنن یا کہے جستم
علم و ادب کا کوہ گراں آل مصطفی

شریک غم

شاعر اسلام حضرت جسیم اکرم مرکزی پورنیہ بہار

قطعہ تاریخ رحلت

گرامی خاطر مفتی آل مصطفی مصباحی

2022ء

مرد روشن دل علامہ مفتی آل مصطفی مصباحی صاحب

2022ء

ہندوستان

مفتی دینِ متیں تھے حضرت آلِ مصطفے
ان پہ تھا لطف و کرم اللہ کا بے انتہا
کیوں نہ چیخیں کیوں نہ روئیں کیوں لیں سرکاریاں
صدمہ ہے اسلامیوں کو ان کے جانے کا بڑا
ان کا علم ان کا تحمل آفریں صد آفریں
ان کا زہد ان کی خشیت مرحبا صد مرحبا
سال رحلت کا جو پوچھو تو بتاتے ہیں عروس
" قدوۂ اہل وفا و مفتی دین خدا "

1443ھ

ازقلم

صاحبزادہ محمد نجم الامین عروس فاروقی

مونیاں شریف ضلع گجرات

قطعہ تاریخ رحلت

استاذ الاساتذہ، محقق مسائل جدیدہ، فقیہ عصر حضرت علامہ مفتی آل مصطفی مصباحی صاحب قبلہ رحمہ اللہ استاذ وصدر مفتی جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی مئو، یوپی

علم وحکمت کی ضیا تھے مفتی آل مصطفی
صاحب صدق وصفا تھے مفتی آل مصطفی

نیک سیرت نیک صورت منبع علم و عمل
اک عطائے مصطفی تھے مفتی آل مصطفی

میر بزم فقہ و افتا صاحب مجد و شرف
قاضی دار القضا تھے مفتی آل مصطفپ

تاجدارِ اہل سنت رہنمائے راہِ حق
قبلہ حق آشنا تھے مفتی آل مصطفی

تھے فقیہ عصر حاضر اور محقق بے بدل
شرح ابواب علا تھے مفتی آل مصطفی

اک محدث اک مفسر اک مناظر بے بدل
ناشر علم رضا تھے مفتی آل مصطفی

گلشن امجد علی کے اک گل سرسبد تھے
انتخاب انتخار بو العلا تھے مفتی آلِ مصطفی

اپنے ہم عصروں میں حاصل تھا تفوق آپ کو
رشک بزم اصدقا تھے مفتی آل مصطفی

ملت اسلامیہ کے ایک قائد رہنما
مقتدا اور مہتدا تھے مفتی آل مصطفی

محترم محسن مکرم مہرباں تھے بالیقیں
خوبتر اور خوش ادا تھے مفتی آل مصطفی

غیب سے تاریخ رحلت آگئی شہباز یہ
پاک باز وحق نما تھے مفتی آل مصطفی

1443ھ

نتیجہ فکر
سید شہباز اصدق دار العلوم قادریہ غریب نواز (ساؤتھ افریقہ)

اخبارات کے تراشے

shanesiddharthnews.com

شان سدھارتھ　سدھارتھ نگر بروز منگل ۱۱ جنوری ۲۰۲۲ء

اضلاع کی خبریں

ایسا کہاں سے لائیں کہ تجھ سا کہیں جسے محقق عصر مفتی آل مصطفی کا انتقال

سیکڑوں علما نے اظہار تعزیت پیش کیا

مفتی آل مصطفیٰ صاحب مصباحی کا انتقال، علاقے میں غم کی لہر

سیتا مڑھی 10 جنوری (اشتیاق عالم تسلیمی) مولانا مفتی آل مصطفیٰ صاحب مصباحی کا انتقال پر ملال ہوگیا، ان کے انتقال سے پورے علاقے میں غم کی لہر دوڑ گئی، جو جہاں سنا وہ وہیں سن رہ گیا مفتی صاحب بہترین مدرس، محقق مفتی، شاندار قلم کار اور اس کے علاوہ بھی بہت سی خوبیوں کے مالک تھے، ان کی جدائی سے دل انتہائی غمزدہ اور دکھی ہے، یہ باتیں ادارہ شرعیہ پٹنہ کے ضلع قاضی مولانا مفتی نور الہدیٰ خان صاحب نے اخبار نویسوں کو ایک بیان جاری کر دی۔ انہوں نے کہا کہ وہ معاصرین میں بھی ممتاز تھے، اشرفیہ میں وہ میرے ہم سبق تھے، فراغت کے بعد بھی اچھے تعلقات رہے جب بھی جہاں ملاقات ہوئی وہی ساتھیوں والا انداز، مخلصانہ ومحبتانہ گفتگو، وہ بہت ہی سادہ طبیعت اور منکسر المزاج تھے ان کے رہن سہن اور ان کی گفتگو سے کبھی بھی نہیں لگا کہ وہ بہت بڑی درسگاہ کے استاذ اور کسی عظیم دار الافتاء کے قابل فخر مفتی ہیں، وہ اس قدر جلد داغ مفارقت دے دیں گے یہ کبھی سوچا بھی نہ تھا مگر مرضی مولا از ہمہ اولی، اللہ تعالیٰ ان کے گھر والوں اور سارے احباب و متعلقین ومعتقدین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اہلسنت و جماعت کو ان کا بدل عطا فرمائے آمین۔ آل مصطفیٰ صاحب مصباحی علیہ الرحمہ کو غریق رحمت فرمائے اور ان کی دینی خدمات کو قبول فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کی قبر کو رحمت ونور سے بھر دے، تا حد نگاہ وسیع فرما دے پسماندگان کو صبر جمیل و اجر جزیل عطا فرمائے اور ان کا بدل عطا فرمائے،

باکمال عالم دین اور دیدہ ور محقق سے دنیا محروم

مدھوبنی (نمائندہ) محقق عصر علامہ مفتی آل مصطفی مصباحی استاذ جامعہ امجدیہ رضویہ کے سانحہ ارتحال کی خبر جیسے ہی شوسل میڈیا کے ذریعہ ملی تو مدرسہ مظہر العلوم اسلام پور بستی میں غم واندوہناک کا ماحول چھا گیا۔ مدرسہ مظہر العلوم کے استاذ اور سلمان فارسی ایوارڈ یافتہ مولانا حشمت امجدی نے کہا کہ مفتی آل مصطفی مصباحی ایک باکمال مدرس، پختہ قلم کار اور ایک بالغ نظر مفتی تھے، جن کے فتاوی قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ مولانا امجدی اپنے تعزیتی پیغام میں کہا کہ آہ استاذ گرامی فقیہ اہل سنت کی رحلت پر محزون ہوں، ان کی فقاہت علمی دنیا میں مستند تھی، مفتی صاحب کو جلیل القدر عالم دین بتاتے ہوئے صاحب نظر فقیہ، تجربہ کار مدرس اور اہل قلم ہونے کے ساتھ ساتھ مولانا امجدی نے اپنا مشفق استاذ قرار دیا۔ مولانا امجدی نے مزید کہا کہ استاذ الاساتذہ محرک و متحرک اور فعال لائق تقلید کردار کے حامل بے شمار علماء و فضلا کے مربی تھے۔ مفتی صاحب کا اس دار فانی سے کوچ فرما جانا انتہائی افسوسناک اور جماعت اہل سنت کیلئے ایک ستون کا منہدم ہوجانا ہے۔ مولانا امجدی نے کہا کہ دنیا ایک مشفق استاذ، ایک باکمال عالم دین، اور ایک دیدہ ور محقق سے محروم ہوگئی۔ دوسری طرف مولانا مفتی محمد قیس رضا مصباحی نے بھی ان کے انتقال پر اظہار کا اظہار کیا ہے۔

فاروقی تنظیم پٹنہ 11جنوری 2022 منگل

مفتی آل مصطفیٰ مصباحی آپ ہم کو نہیں بھول پائیں گے

گورکھپور (خصوصی نامہ نگار) شان سدھارتھ بیورو۔ بعد نماز فجر میں ملی کونشن ادارہ شرعیہ جھارکھنڈ میں شرکت کے لیے رانچی جانے کی تیاری کر رہا تھا کہ فرزند ارجمند مولانا غلام ربانی مصباحی نے واٹس ایپ میں مفتی شاہد رضا مصباحی پرنسپل دار القرآت جمشید پور کی بھیجی ہوئی یہ جانکاہ خبر سنائی کہ عمدۃ العلماء، محقق عصر حضرت مفتی آل مصطفی مصباحی استاذ طیبۃ العلماء، جامعہ امجدیہ گھوسی انڈیا اللہ کو پیارے ہوگئے۔ میں نے اس کی تصدیق کے لیے ان کے قریبی رشتے دار مفتی فضل احمد مصباحی بنارس سے رابطہ کیا قاضی صاحب نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے مفتی آل مصطفی صاحب کے بچوں اور کے حالات سے بھی باخبر کیا۔

آسماں ان کی لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزہ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

مفتی آل مصطفی مصباحی میرے ہم سبق، ہمدم، ہم نوالہ وہم پیالہ احباب سے تھے۔ جامعہ اشرفیہ وہ جماعت خامسہ میں آئے۔ میں رابعہ سے خامسہ پہونچا تھا، ہم درسگاہوں میں عبارت خوانی میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے۔ عزیزی ہاسٹل، جو اس زمانے میں، قدیم ہاسٹل، سے معروف تھا اس کے مغربی دائرے میں ہم دونوں کا قیام تھا، ہم دونوں اپنے ہم سبق ساتھیوں کو الگ الگ کمروں میں اسباق کی تکرار کرواتے، خورد ونوش نشست وبرخاست میں ہم اکثر ساتھ ہوا کرتے۔ ہماری علمی اور ادبی مجلسیں بھی خوب جمتیں رفیق درس مفتی رحمت علی مصباحی حال مقیم کولکاتا، مولانا قمر الزماں مصباحی مظفر پور، مولانا منظور عالم رفاقتی وغیرہم ہماری مجلسوں کی رونق ہوا کرتے۔ 30 دسمبر 1990 کو ہماری فراغت ہوئی اور شعبان المعظم میں ہم نے نم آنکھوں سے ایک دوسرے کو الوداع کہا۔ 1992 میں مجلس شرعی جامعہ اشرفیہ کا قیام عمل میں آیا تو مفتی آل مصطفی مصباحی اس کے اہم رکن بنائے گئے، مجھے بھی پہلے ہی فقہی سیمینار سے بطور مقالہ نگار مجلس شرعی کے سیمیناروں میں شرکت کا شرف حاصل ہوتا رہا، اس طرح ہماری رفاقت برقرار رہی جامعہ اشرفیہ کا سیمینار ہو یا شرعی کونسل بریلی شریف کا دونوں ہی جگہوں پر ہماری علمی وتحقیقی رفاقت جاری رہی۔ علمی بحثیں ہوتیں، فکری اختلاف ہوتا مگر اس کا اثر ہماری قلبی الفت اور ذہنی فکری یگانگت پر کبھی نہیں پڑا۔ فقہی سیمیناروں میں ہم ایک دوسرے کا بے صبری سے انتظار کرتے۔ چند ماہ قبل مفتی صاحب کی علالت کی خبریں ملیں تھیں، فون پر رابطہ کی کوشش کیا تھا مگر پتہ چلا کہ کچھ قریبی رشتے داروں نے آپ کو نظر بند کردیا ہے کسی سے ملنے نہیں دیتے نہ فون پر گفتگو کرنے دیتے ہیں۔ تفصیلی حالات محب مکرم مفتی قاضی فضل احمد مصباحی سے معلوم کیا، اظہار افسوس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔۔۔ آج وہ ہمارا دیرینہ رفیق ہمیں چھوڑ کر چلا گیا۔ دل ماننے کو تیار نہ تھا

رونق محفل احباب چلی گئی۔۔۔
مجلس علم کا وقار چلا گیا۔۔۔

سیمیناروں میں علمی دریا بہانے والا آبشار خشک ہوگیا۔ قاضی فضل احمد کی بھرائی ہوئی آواز مولانا قمر الزماں مظفر پوری کا رو رو کر خبر دینا ہمارے شکوک وشبہات کو دور کرنے کے لئے کافی تھا، آنکھوں سے زیادہ دل رو رہا تھا۔ یقین کرنا پڑا مفتی آل مصطفی مصباحی موت کی آغوش میں جا کر سکون کی نیند سو چکے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مولی تعالی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے

ابر رحمت تیری مرقد پر گہر باری کرے
جب تک یہ فضا شام وسحر بار رہے گی
اے ساز شکستہ تیری جھنکار رہے گی۔ مذکورہ

خیالات کا اظہار مولانا محمد انور نظامی مصباحی قاضی ادارہ شرعیہ جھارکھنڈ نے ایک ریلیز میں کیا۔

نورالہدی مصباحی

آہ، تحقیق وتفقہ کا ایک عظیم اسکالر ہم سے رخصت ہوگیا: ممتاز عالم مصباحی

گورکھپور (خصوصی نامہ نگار) شان سدھارتھ بیورو۔ فقیہ عصر مفتی آل مصطفی مصباحی کے سانحہ ارتحال سے تصنیفی تدریسی اور تقریری میدان کا زبر دست نقصان ہوا ہے۔ اس دور قحط الرجال میں جب کہ علماء ومشائخ بڑی تیزی سے داغ مفارقت دیتے جا رہے ہیں، گزشتہ شب محقق مسائل شرعیہ علامہ مفتی آل مصطفی مصباحی نور اللہ مرقدہ، استاذ دار العلوم امجدیہ رضویہ گھوسی محض اکاون برس کی عمر میں اپنے علم وفن اور فقہ وافتا کی بساط سمیٹ لی اور راہی ملک عدم ہوگئے۔ مولانا اپنی جماعت کے ایک زبردست مصنف، بالغ نظر مفتی مشہور قلم کار اچھے مدرس اور بہترین خطیب وواعظ تھے۔ یوں تو آپ علم وفن کے مختلف میدانوں کے شہسوار تھے لیکن فقہ وافتا ان کا خاص میدان تھا، فقہی بصیرت انہیں خاصی حاصل تھی، عالمانہ وضع قطع، اخلاص، جفاکشی، تواضع، شرافت، اور للہیت کے مالک تھے، مولانا کے نامہ وقلم سے سیکڑوں فتوے قیمتی مقالات تحقیقی مضامین کتابوں پر تقریظات وتقدیمات منصۂ شہود پر آئے، مولانا ملک کے طول وعرض میں منعقد مختلف دینی علمی اور فقہی سیمیناروں میں شرکت کرتے اور اپنی تحقیق اور علم وفن سے ایک طبقے کو متاثر کرتے۔ وہ اپنے بزرگوں کے مؤدب، احباب کے بہی خواہ اور علم دوست واقع ہوئے تھے۔ مولانا کی وفات حسرت آیات سے درسگاہیں، خانقاہیں اور مسجد ومنبر کی محرابیں سونی واداس ہیں، مولی تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کے درجات کو بلند سے بلند تر فرمائے، فروگزاشت کو معاف فرمائے، پسماندگان اور احباب کو صبر وشکیب عطا فرمائے۔ اور جماعت اہل سنت کو آپ کا نعم البدل کو عطا فرمائے۔ آمین۔ انتقال کی خبر سن کر جامعہ شمس العلوم گھوسی میں مولانا کی روح کو ایصال ثواب کے لئے ایک تعزیتی نشست منعقد ہوئی جس میں خصوصیت کے ساتھ ادارہ ہذا کے مختلف شعبوں کے اساتذہ نے شرکت کی اور مولانا کی دینی وملی خدمات کو سراہا اور مغفرت کے لئے دعائیں کیں۔ موت اس کی ہے کرے جس کا زمانہ افسوس، مذکورہ خیالات کا اظہار مولانا محمد ممتاز عالم مصباحی پرنسپل جامعہ شمس العلوم گھوسی نے ادارہ ہذا میں منعقدہ تعزیتی نشست میں دوران خطاب کیا۔

نورالہدی مصباحی

آہ۔۔۔! علم وتحقیق کا ایک درخشندہ ستارہ غروب ہوگیا

محمد فیروز عالم علائی

عجب قیامت کا حادثہ ہے، کہ اشک ہے آستیں نہیں ہے
زمین کی رونق چلی گئی ہے، افق پہ مہر مبیں نہیں ہے
تری جدائی سے مرنے والے وہ کون ہے جو حزیں نہیں ہے
مگر تری مرگ ناگہاں کا مجھے ابھی تک یقیں نہیں ہے
(آغا شورش کاشمیری)

ان چند مہینوں میں آسمان علم وعمل کے کئی ستارے غروب ہوئے، کئی کبار علماء ہم سے بچھڑ گئے جن سے منبر ومحراب کی زینت تھی، مسند تدریس پہ بیٹھ کر جنہوں نے تشنگان علوم نبوت کو سیراب کیا، جن کے قلم ودماغ سے احقاق حق اور ابطال باطل کا عظیم فریضہ انجام پایا، جو جماعت اہلسنت کا قیمتی اثاثہ اور سرمایہ تھے۔ موت پر انسان کو کوئی اختیار [illegible]

30 سالہ طویل تدریسی خدمات کی وجہ سے علماء اور عوام میں [illegible]

[illegible]

آمین ثم آمین یا رب العالمین

SHAN-E-SIDDHARTH
URDU DAILY SIDDHARTH NAGAR
Monday 17 January 2022
5
مذہب وثقافت
shanesiddharthnews.com

مفتی آل مصطفی مصباحی کچھ یادیں کچھ باتیں

9580720418

آہ آہ محقق عصر حضرت علامہ مفتی آل مصطفیٰ مصباحی اشرفی نہیں رہے

الحیات نیوز سروس

علامہ مفتی محمد آل مصطفیٰ مصباحی کا انتقال پرملال

مفتی آل مصطفی مصباحی کا وصال علمی دنیا کا عظیم خسارہ: محمد آل مصطفی مرکزی مظفرپوری

آہ، تحقیق وتفقہ کا ایک عظیم اسکالر ہم سے رخصت ہوگیا: ممتاز عالم مصباحی

گورکھپور (خصوصی نامہ نگار) شان سدھارتھ بیورو۔ فقیہ عصر مفتی آل مصطفی مصباحی کے سانحہ ارتحال سے تصنیفی تدریسی اور تقریری میدان کا زبردست نقصان ہوا ہے۔ اس دور قحط الرجال میں جب کہ علماء ومشائخ بڑی تیزی سے داغ مفارقت دیتے جا رہے ہیں، گزشتہ شب محقق مسائل شرعیہ علامہ مفتی آل مصطفی مصباحی نوراللہ مرقدہ، استاذ دارالعلوم امجدیہ رضویہ گھوسی محض اکاون برس کی عمر میں اپنے علم وفن اور فقہ وافتا کی بساط سمیٹ لی اور راہی ملک عدم ہوگئے۔ مولانا اپنی جماعت کے ایک زبردست مصنف، بالغ نظر مفتی مشہور قلم کار اچھے مدرس اور بہترین خطیب وواعظ تھے۔ یوں تو آپ علم وفن کے مختلف میدانوں کے شہوار تھے لیکن فقہ وافتا ان کا خاص میدان تھا، فقہی بصیرت انہیں خاصی حاصل تھی، عالمانہ وضع قطع، اخلاص، جفاکشی، تواضع، شرافت، اور للّٰہیت کے مالک تھے، مولانا کے نامہ وقلم سے سیکڑوں فتوے قیمتی مقالات تحقیقی مضامین کتابوں پر تقریظات وتقدیمات منصۂ شہود پر آئے، مولانا ملک کے طول وعرض میں منعقد مختلف دینی علمی اور فقہی سیمیناروں میں شرکت کرتے اور اپنی تحقیق اور علم وفن سے ایک طبقے کو متاثر کرتے۔ وہ اپنے بزرگوں کے مؤدب، احباب کے بہی خواہ اور علم دوست واقع ہوئے تھے۔ مولانا کی وفات حسرت آیات سے درسگاہیں، خانقاہیں اور مسجد ومنبر کی محرابیں سونی واداس ہیں، مولی تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کے درجات کو بلند سے بلندتر فرمائے، فروگزاشت کو معاف فرمائے، پسماندگان اور احباب کو صبر وشکیب عطا فرمائے۔ اور جماعت اہل سنت کو آپ کا نعم البدل کو عطا فرمائے۔ آمین۔ انتقال کی خبر سن کر جامعہ شمس العلوم گھوسی میں مولانا کی روح کو ایصال ثواب کے لئے ایک تعزیتی نشست منعقد ہوئی جس میں خصوصیت کے ساتھ ادارہ ہذا کے مختلف شعبوں کے اساتذہ نے شرکت کی اور مولانا کی دینی وملی خدمات کو سراہا اور مغفرت کے لئے دعائیں کیں۔ موت اس کی ہے کرے جس کا زمانہ افسوس، مذکورہ خیالات کا اظہار مولانا محمد ممتاز عالم مصباحی پرنسپل جامعہ شمس العلوم گھوسی نے ادارہ ہذا میں منعقدہ تعزیتی نشست میں دوران خطاب کیا۔

نورالہدی مصباحی

ماریشش (افریقہ) میں حضرت مفتی آل مصطفیٰ مصباحی کے لیے مجلس تعزیت

ماریشش: ۱۲؍جنوری بروز بدھ صبح دس بجے موشوازی، ماریشش میں فقیہ عصر حضرت علامہ مفتی آل مصطفیٰ مصباحی علیہ الرحمہ کے لیے تعزیتی نشست اور ایصال ثواب کی محفل کا انعقاد کیا گیا۔ استاذ العلما حضرت مفتی آل مصطفیٰ مصباحی نوراللہ مرقدہ کا طویل علالت کے بعد دوشنبہ کی رات تقریبا ایک بجے انتقال پرملال ہوگیا۔ اچانک وصال کی خبر نے علمی دنیا کو سوگوار کر دیا۔ ان کے لیے علما وائمۂ ماریشش نے ایک تعزیتی نشست اور ایصال ثواب کی محفل کا انعقاد کیا۔ علمائے کرام نے ایک دوسرے کو تعزیت پیش کی اور اس عظیم سانحہ پر غم کا اظہار کیا۔ حضرت کے علمی کارناموں پر روشنی ڈالی گئی۔ قل شریف کے بعد حضرت مفتی حسن رضا مصباحی صاحب (استاذ مدرسہ خدمت المومنین، ماریشش) اور مفتی قاسم مصباحی صاحب (مسجد نور محمدی، ماریشش) کی رقت آمیز دعاؤں پر محفل کا اختتام ہوا۔ اس تعزیتی پروگرام میں کثیر تعداد میں علمائے کرام اور ائمۂ عظام نے شرکت کی۔ خصوصیت کے ساتھ مولانا سرفراز عالم، مفتی ریاض الحسن حامی منظری (خطیب وامام مسجد خدمت اسلام)، مولانا مختار عالم مصباحی (مسجد منور)، مولانا شمشاد عالم (باغ محمدی مسجد)، قاری مسلم رضا (المدینہ مسجد، پورٹ لوئس)، مولانا عبدالقدیر (اکبری مسجد)، مفتی ذیشان منظری، مولانا اکرم نعیمی، مولانا فیض عالم، مولانا ندیم اختر الہندی (مسجد شاہ احمد نورانی)، مولانا غلام یزدانی اور راقم (محمد شمیم ریاض مصباحی، مسجد اہل بیت) کے علاوہ دیگر حضرات نے بھی شرکت کی۔

SHAN-E-SIDDHARTH
URDU DAILY SIDDHARTH NAGAR
Tuesday 11 January ,2022

جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں حضرت مفتی آل مصطفی مصباحی کے لیے مجلس تعزیت

گورکھپور (نامہ نگار)۔شان سدھارتھ بیورو۔آج بتاریخ 6 جمادی الآخرہ 1443ھ مطابق 10 جنوری 2022ء بروز پیر بعد نماز فجر یہ افسوس ناک خبر ملی کہ جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے موقر فرزند، جماعت اہلسنت کے معتبر عالم و فقیہ مفتی آل مصطفیٰ مصباحی نور اللہ مرقدہ، استاذ و مفتی جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی، مئو، یوپی کا رات 12:30 پر انتقال ہو گیا ہے۔مفتی آل مصطفی مصباحی علیہ الرحمہ ہماری جماعت کے جید عالم دین، قابل قدر مفتی اور دیدہ ور فقیہ تھے،آپ نے جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں تعلیم حاصل کی، اور فراغت کے بعد سے اخیر وقت تک جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی میں تدریس اور فتوی نویسی کے فرائض انجام دیے، آپ کے شاگرد اور فیض یافتگان کی ایک بڑی تعداد ہے، آپ مجلس شرعی، جامعہ اشرفیہ کے رکن بھی رہے، اور درجنوں فقہی اور تحقیقی مقالات رقم کیے، ملک و بیرون ملک سے مختلف ماہناموں میں آپ کی علمی تحریریں شائع ہوتی رہیں۔مفتی صاحب کی وفات سے جماعت اہل سنت کا نا قابل تلافی نقصان ہوا ہے، آپ کی وفات پر جانشین حافظ ملت، عزیز ملت علامہ شاہ عبد الحفیظ صاحب قبلہ سربراہ اعلی جامعہ اشرفیہ مبارک پور نے گہرے رنج و غم کا اظہار کیا، اور فرمایا کہ مفتی آل مصطفی صاحب علمی دنیا میں ایک عظیم شخصیت کے مالک تھے، آپ کی وفات سے پوری علمی دنیا سوگوار ہے۔مفتی صاحب کے ایصال ثواب کے لیے جامعہ میں صبح ساڑھے آٹھ بجے ایک مختصر تعزیتی نشست رکھی گئی، تلاوت قرآن کے بعد آپ کے لیے مغفرت اور بلندی درجات کی دعائیں کی گئیں، ساتھ ہی اہل خانہ اور دیگر پسماندگان کے صبر و تسلی کی دعا کی گئی۔اس تعزیتی پروگرام میں جامعہ کے اشرفیہ کے تقریباً سبھی اساتذہ کرام نے شرکت کی، خصوصیت کے ساتھ مفتی بدر عالم مصباحی، صدر المدرسین جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، مولانا عبد الحق رضوی، مولانا محمد نعیم الدین عزیزی، مفتی محمد نسیم مصباحی، مفتی زاہد علی سلامی، مولانا مبارک حسین مصباحی، مولانا مسعود احمد برکاتی، مولانا محمد نفیس احمد مصباحی، مولانا ناظم علی رضوی، مولانا اختر کمال مصباحی، مولانا محمد اختر حسین فیضی، مولانا غلام نبی، مولانا ساجد علی مصباحی، مولانا عرفان عالم مصباحی، مولانا دست گیر عالم مصباحی، مولانا محمود علی مشاہدی، مولانا ناصر حسین مصباحی، مولانا توفیق احسن برکاتی، مولانا ہارون مصباحی، مولانا قاری محمد رضا، مولانا اشرف خان، مولانا ازہر الاسلام ازہری، مولانا عبد اللہ ازہری، مولانا محمد حبیب اللہ بیگ، مولانا ارشاد احمد مصباحی، مولانا جنید احمد مصباحی کے علاوہ دیگر اساتذہ کرام نے بھی شرکت کی۔علاوہ ازیں جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے نائب ناظم مولانا محمد ادریس بستوی مصباحی جو اس وقت کافی بیمار ہیں ان کی شفایابی کے لیے بھی بارگاہ رب العزت میں دعا کی گئی۔

نور الہدی مصباحی

11.01.2022

مفتی آلِ مصطفیٰ مصباحی کی رحلت سے تمام فقہ درس میں غم کی لہر: حسان رضا مصباحی

سیتامڑھی،10 جنوری (پی این ایس): آج بعد نماز فجر تسلسل کے ساتھ انتہائی المناک اور روح فرسا خبر موصول ہوئی کہ اہل سنت و جماعت کے انتہائی مستند اور مایہ ناز فقیہ حضرت علامہ مفتی آل مصطفیٰ صاحب قبلہ مصباحی علیہ الرحمہ اب اس دار فانی میں نہ رہے، خبر پڑھ کر ہمارے تمام رفقائے درس صدر درجہ رنج و الم میں پڑ گئے۔ کیوں کہ حضرت سے ہمارا تعلق یہیں تک نہیں تھا کہ آپ ہماری جماعت کے عظیم مفتی تھے بلکہ آپ کی ذات سے ہمیں گزشتہ سال شرف تلمذ بھی حاصل ہوا تھا۔ 2021 میں تربیت افتا کے سال اول کے اختتام پر مرکزی ادارہ شرعیہ کی جانب سے بحیثیت ممتحن سالانہ امتحان آپ کو مدعو کیا گیا تھا۔ آپ نے تربیت افتا کے جملہ طلبہ کا تحریری اور تقریری امتحان لیا۔ اس سے قبل ہم نے حضرت کی ژرف نگاہی، وسعت مطالعہ اور قوت استحضار کے بارے میں صرف سنا تھا لیکن جب آپ کے

پاس الاشباہ والنظائر کا امتحان دیا تو بچشم خود اس حقیقت سے محظوظ ہوئے۔ حضرت نے ۳۰ منٹ کے اس مختصر سے وقفے میں فقط امتحان ہی نہیں لیا تھا بلکہ انہوں نے فقہی جزئیات کے ان رموز و اسرار اور دقائق تک رہنمائی فرمائی تھی جن تک ہم اپنے ذاتی مطالعہ سے نہیں پہنچ تھے۔ حضرت نے فن فقہ والافتا کی عظمت و اہمیت پر اور اس کی ہمہ گیر افادیت پر ایسی جامع گفتگو فرمائی کہ آج تک وہ جملے دلوں میں موجود ہیں، حضرت نے فرمایا تھا کہ فتوی نویسی میں جرأت اندازی سے ہمیشہ گریز کریں اور خالصاً لوجہ اللہ تعالیٰ احکام شرع بیان فرمائیں۔ آج بظاہر حضرت نگاہوں سے اوجھل ہو گئے ہیں لیکن ان کی شخصیت ہمارے دلوں میں ایک عدیم المثال مفتی کی حیثیت سے ہمیشہ زندہ رہے گی۔ اللہ رب العزت آپ کے علمی اور فقہی فیوض و برکات سے ہمیں تا حیات مستفیض فرمائیں۔ آمین محمد احسان رضا ہاشمی مصباحی، محمد تفسیر القادری مصباحی، محمد معراج احمد مصباحی، غلام مصطفی مصباحی، محمد رفیع اللہ قادری، محمد بدر عالم فیضی، محمد منظر رضا مصباحی، محمد فیروز احمد مصباحی، محمد حنظلہ اشرف مصباحی، محمد عمران عالم مصباحی، محمد نوشاد عالم امجدی، محمد غلام ربانی رضوی، محمد سرفراز احمد امجدی، محمد ظہیر الدین مرکزی، محمد نور الاسلام مرکزی، محمد سرفراز اختر رضوی وغیرہ موجود تھے۔

hanesiddharthurdudaily Shan-E-Siddharth News Shan-E-Siddharth N
R.N.I.NO.UPURD/2015/64547
شان سدھارتھ
روزنامہ سدھارتھ نگر
ایڈیٹر: ابرار احمد
Web: www.shanesiddharth.com (Urdu Daily)
SHAN-E-SIDDHARTH
(۱۹۲) ■ سدھارتھ نگر ۱۴/ جنوری ۲۰۲۲ ■ ۱۰/ جمادی الآخر ۱۴۴۳ھ ■ بروز جمعہ ■ صفحات (۸) ■ قیمت: ۱/روپیہ

शब्बीर अहमद निजामी 9415085605

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں جانے والے میں!

(تعزیت شذرہ: بر انتقال پر ملال فقیہ عصر حضرت علامہ مفتی محمد آل مصطفیٰ مصباحی اشرفی قدس سرہ العزیز)

آج صبح درس گاہ جانے سے قبل جب واٹس ایپ آن کیا تو ایک دل خراش خبر موصول ہوئی کہ دنیائے فقہ و افتا کی عظیم المرتبت شخصیت، یادگار اسلاف، فقیہ اہل سنت، عمدۃ المفتین، استاذ العلما، محقق عصر حضرت علامہ مفتی آل مصطفیٰ مصباحی اشرفی قدس سرہ دار فانی سے دار بقا کی طرف رحلت کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

یقیناً حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ کا اتنی جلد کوچ کر جانا امت مسلمہ اور بالخصوص امجدی برادران کے لیے باعث تشویش و تکلیف ہے۔ موصوف ایک بہترین عالم، بالغ النظر مفتی، کہنہ مشق مدرس اور عظیم محقق تھے۔ اللہ جل وعلا نے آپ کو گوناگوں اوصاف و کمالات سے نوازا تھا۔ سادگی و عاجزی کے پیکر، اخلاق و کردار کے دھنی اور اصاغر نواز تھے۔ تلامذہ پر انتہائی مشفق و مہربان تھے۔ فقیر اگرچہ باضابطہ طور پر آپ سے ایک بار بھی ملاقات نہ کر سکا مگر آپ کی کتب و رسائل اور آپ کے تلامذہ سے آپ کا تعارف کافی حد تک پڑھ اور سن رکھا تھا۔ آپ کا ذکر جمیل بارہا آپ کے شاگرد رشید عزیزم مولانا ظہور رضا امجدی زید مجدہ سے سنتا رہتا تھا۔ عزیزم مولانا ظہور رضا بیان کرتے ہیں: استاذ گرامی حضرت مفتی آل مصطفیٰ مصباحی علیہ الرحمہ کو اللہ جل وعلا نے اپنے مقربین کی صف میں شامل کیا ہوا تھا۔ آپ کے اندر تفقہ فی الدین، مسائل جدیدہ و نادرہ میں تحقیق کا ملکہ قدرت نے ودیعت کیا تھا۔

آپ کو دیکھ کر اسلاف کی یاد تازہ ہو جاتی۔ مشربی اختلافات سے آپ دور و نفور، بڑوں کے انتہائی باادب، چھوٹوں پر انتہائی شفیق و مہربان تھے۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اگر کوئی طالب علم آپ کے گھر چلا جاتا تو آپ اپنے ہاتھوں سے چائے بنا کر ضیافت فرماتے اور کھانا کی پیش کش کرتے۔

ایک مرتبہ کی بات ہے کہ میں حضرت کے کاشانہ پر حاضر تھا، رات کافی ہو گئی تھی جب میں مدرسہ واپس ہونے لگا تو حضرت فرمانے لگے: "اتنی رات ہو گئی ہے کیسے جاؤ گے یہیں رک جاؤ میں آپ کا بستر لگا دیتا ہوں۔" اللہ اکبر! اتنی عظیم ذات اور عاجزی و انکساری کا یہ حال کہ اپنے شاگرد کے لیے خود بستر بچھانے کو فرما رہے ہیں۔

اصاغر نوازی اور غریب پروری میں بھی یکتائے روزگار تھے۔ جامعہ امجدیہ کے کتنے غریب طلبہ کا خرچ آپ کی جیب خاص سے چلتا تھا۔ اگر کسی طالب علم سے سودا سلف منگواتے تو بعد میں حساب نہ لیتے مثلاً کسی کو سو روپے دے کر کچھ منگوایا اور سامان پچاس روپے کا ملا تو اس سے حساب و کتاب بالکل نہ لیتے بلکہ اگر وہ واپس کرتا بھی تو یہ کہہ کر اس کو واپس کر دیتے کہ: "بچا ہوا رکھ لو جیب خرچ چلا لینا"

الغرض یہ کہ آپ فقط ایک مفتی اور مدرس ہی نہ تھے بلکہ آپ بزرگوں کی یادوں کے امین تھے۔ مگر افسوس کہ ہم اس عظیم شخصیت سے زیادہ فیض یاب نہ ہو سکے۔

مرضی مولا از ہمہ اولیٰ۔

دعا ہے اللہ جل وعلا حضور فقیہ اہل سنت کی بے حساب مغفرت فرمائے، اور آپ کی قبر کو تا حد نور بنائے۔

آمین! بجاہ سید المرسلین۔

شریک غم: نازش مدنی مراد آبادی
خادم التدریس: جامعۃ المدینہ ہبلی، کرناٹک

SHAN-E-SIDDHARTH
URDU DAILY SIDDHARTH NAGAR
Wednesday 12 January ,2022

مفتی آل مصطفی مصباحی جماعت اہلسنت کے مستند عالم دین اور عظیم فقیہ تھے: غیاث الدین مصباحی

گورکھپور (نمائندہ) شان سدھارتھ۔ جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے عظیم فرزند حضرت مفتی آل مصطفی مصباحی علیہ الرحمہ جماعت اہل سنت کے مستند عالم دین، عظیم مفتی اور زبردست فقیہ تھے، آپ نے جامعہ اشرفیہ، مبارک پور میں تعلیم حاصل کی، یہاں سے فراغت اور مشق افتا مکمل کرنے کے بعد، محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری مصباحی کے حکم پر تدریس اور فتوی نویسی کے لیے جامعہ امجدیہ گھوسی تشریف لائے اور 1990ء سے لے کر تادم اخیر کامل ذمہ داری کے ساتھ اپنے فرائض بحسن و خوبی انجام دیتے رہے۔ اس کے علاوہ موصوف مجلس شرعی، جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے رکن بھی رہے اور جامعہ اشرفیہ کی طرف سے منعقد ہونے والے ہر سیمینار میں اپنے قیمتی فقہی مقالات سے تازگی بخشتے رہے، انہوں نے درجنوں فقہی اور تحقیقی مقالات رقم کیے، ملک و بیرون ملک کے مختلف ماہناموں میں آپ کی علمی تحریریں شائع ہوتی رہیں۔ فتاوی نویسی کی تربیت، نائب مفتی اعظم، فقیہ اعظم ہند، شارح بخاری حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ سے حاصل کی جس کی وجہ سے آپ کے فقہی مقالات میں شارح بخاری علیہ الرحمہ کی فقاہت صاف جھلکتی نظر آتی ہے، مفتی آل مصطفی مصباحی اشرفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی تمام تر فقہی، تدریسی، مصروفیات کے باوجود تصنیف و تالیف کے میدان میں بھی نمایاں کارکردگی پیش فرمائی ہے۔ ایک اندازے کے مطابق انہوں نے مختلف عناوین و موضوعات پر مشتمل تقریباً دو سو مضامین و مقالات اور ایک درجن سے زائد علمی و تحقیقی کتابوں کی شکل میں اپنا علمی ورثہ چھوڑا ہے، مختلف کتابوں پر آپ کے حواشی و تعلیقات، تقاریظ و مقدمات اور تاثرات اس کے علاوہ ہیں، اور مزید آپ کے فاضل شاگردوں کی ایک طویل جماعت ایک قیمتی اخروی اثاثہ ہے۔ آپ کی وفات جماعت اہل سنت کے لئے بہت بڑا خسارہ ہے۔ اللہ رب العزت کی بارگاہ عالی شان میں دعا ہے کہ مولی تعالیٰ حضرت مفتی صاحب قبلہ کی تمام خدمات دینی کو اپنی بارگاہ عالی شان میں سرکار کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل قبول فرما کر بے حساب مغفرت فرمائے۔ ان کے اہل و عیال کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے، مذکورہ خیالات کا اظہار مولانا غیاث الدین احمد عارف مصباحی نظامی مدرسہ عربیہ سعید العلوم یکما ڈپو، لکشمی پور ضلع مہراج گنج نے ایک ریلیز میں کیا ہے۔

نور الہدی مصباحی

مفتی آل مصطفیٰ مصباحی کا وصال، آبائی گاؤں میں سپرد خاک

کٹیہار (محمد شہاب الدین) عالم اسلام کے مایہ ناز علمی شخصیت معروف عالم دین فقیہ عصر، محقق مسائل شرعیہ استاذ العلماء مفتی آل مصطفیٰ مصباحی، استاذ الجامعۃ الامجدیہ رضویہ گھوسی طویل علالت کے بعد وصال کر گئے۔ انہوں نے مغربی بنگال کے اتر دیناج پور پانجی پاڑہ میں آخری سانس لی۔ گزشتہ رات بارہ بج کر تیس منٹ پر ان کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ پانجی پاڑہ سے ان کی نعش آبائی گاؤں شیجھہ لائی گئی جہاں بعد نماز ظہر مقامی قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ نماز جنازہ مفتی مطیع الرحمان نے پڑھائی۔ ان کے جنازے میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ شریک ہوئے۔ جن میں علما و ائمہ کی کثرت تھی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے ہیں۔ وہ طویل عرصے سے بیمار تھے اور اتر دیناج پور میں رہ کر علاج کرا رہے تھے۔ مگر مشیت ایزدی کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ مفتی صاحب علیہ الرحمہ عظیم عالم دین، ماہر مدرس اور نکتہ سنج فقیہ تھے۔ آپ کا شمار ملک کے معروف و معتمد فقہا میں ہوتا تھا۔ الجامعۃ الاشرفیہ سے فراغت کے بعد 1990ء میں درس و تدریس اور افتا کی خدمات کے لیے ملک کی مشہور درس گاہ فیض العلماء، الجامعۃ الامجدیہ گھوسی آ گئے اور تادم حیات وہیں علمی و تدریسی خدمات انجام دیتے رہے۔ فقہی علوم میں مہارت کے سبب ملک و بیرون ملک سے لوگ آپ سے رجوع کرتے۔ فقہی سیمناروں میں آپ کی علمی جلالت قابل دید ہوتی تھی۔ آپ کے نوک قلم سے سیکڑوں فقہی، علمی و تحقیقی مقالات وجود میں آئے۔ ماہنامہ جام نور کے مستقل کالم 'شرعی عدالت' کے تحت فقہی مسائل کا تحقیقی جواب لکھتے رہے۔ درجنوں کتاب پر عربی زبان میں حاشیہ لکھا اور کئی کتابوں کے مصنف تھے جن میں سے اسباب ستہ اور عموم بلوی کی توضیح و تنقیح، مختصر سوانح صدر الشریعہ، حصہ زندگی کی شرعی حیثیت، کنز الایمان پر اعتراضات کا تحقیقی جائزہ، منصب رسالت کا ادب و احترام، روداد مناظرہ بنگال، بچوں اور بچیوں کی تعلیم و تربیت کے اصول، نقشہ دائمی اوقات برائے گھوسی، مسئلہ کفاءت عقل و شرع کی روشنی میں، تقدیم و ترجمہ عربی عبارات "فقہ شہنشاہ وان القلوب بید المحبوب بعطاء اللہ المعروف بہ شہنشاہ کون؟"، بغیۃ التوضیح (عربی حاشیہ برالتوضیح فی حل غوامض التنقیح)، تعلیق و تحشیہ فتاوی امجدیہ جلد سوم و چہارم اور حاشیہ شرح عقود رسم المفتی وغیرہ شامل ہے۔

قحط الرجال کے اس دور میں آپ کے جانے سے فقہ و افتا کے میدان میں جو خلا ہوا ہے اس کا پر ہونا ممکن نظر نہیں آتا۔ ان کے وصال پر ملک و بیرون ملک کے علما و دانشوران اظہار تعزیت کر رہے ہیں اور ان کے ایصال ثواب کے لیے مدارس و مکاتب میں قرآن خوانی کا اہتمام کیا گیا۔ مرحوم کی رہائش گاہ پر پہنچ کر اظہار تعزیت کرنے والوں میں مفتی نوشاد عالم، مولانا محمد احسن رضا امام اعظم نگر جامع مسجد، مولانا سیف الدین ※ مدرسہ ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن کے سکریٹری سیف اللہ خالد عرف ہنو، کدوا اسمبلی حلقہ کے ایم ایل اے کی نمائندہ تاباں پروین اہلیہ محمد منور عالم، محمد مرسلین احمد ※ مولانا کے علاوہ کئی فرزندان توحید موجود تھے۔

قومی تنظیم پٹنہ 12 جنوری 2022 بدھ صفحہ 5

www.roznamasahara.com
روزنامہ راشٹریہ سہارا
ROZNAMA RASHTRIYA SAHARA GORAKHPUR
Tuesday 11 January 2022

وہی چراغ بجھا جس کی لو قیامت تھی!

نور الھدی مصباحی، سراج گنج

مفتی آل مصطفی مصباحی کا وصال علمی دنیا کا عظیم خسارہ: محمد آل مصطفی مرکزی مظفر پوری

آہ، تحقیق و تفقہ کا ایک عظیم اسکالر ہم سے رخصت ہو گیا: ممتاز عالم مصباحی

گورکھپور (خصوصی نامہ نگار) شان سدھارتھ بیورو۔ فقیہ عصر مفتی آل مصطفی مصباحی کے سانحہ ارتحال سے تصنیفی تدریسی اور تقریری میدان کا زبر دست نقصان ہوا ہے۔ اس دور قحط الرجال میں جب کہ علماء و مشائخ بڑی تیزی سے داغ مفارقت دیتے جا رہے ہیں، گزشتہ شب محقق مسائل شرعیہ علامہ مفتی آل مصطفی مصباحی نور اللہ مرقدہ، استاذ دار العلوم امجدیہ رضویہ گھوسی محض اکاون برس کی عمر میں اپنے علم و فن اور فقہ و افتا کی بساط سمیٹ لی اور راہی ملک عدم ہو گئے۔ مولانا اپنی جماعت کے ایک زبردست مصنف، بالغ نظر مفتی مشہور قلم کار اچھے مدرس اور بہترین خطیب و واعظ تھے۔ یوں تو آپ علم و فن کے مختلف میدانوں کے شہوار تھے لیکن فقہ و افتا ان کا خاص میدان تھا، فقہی بصیرت انہیں خاصی حاصل تھی، عالمانہ وضع قطع، اخلاص، جفاکشی، تواضع، شرافت، اور للہیت کے مالک تھے، مولانا کے نامہ و قلم سے سیکڑوں فتوے قیمتی مقالات تحقیقی مضامین کتابوں پر تقریظات و تقدیمات منصہ شہود پر آئے، مولانا ملک کے طول و عرض میں منعقد مختلف دینی علمی اور فقہی سیمناروں میں شرکت کرتے اور اپنی تحقیق اور علم و فن سے ایک طبقے کو متاثر کرتے۔ وہ اپنے بزرگوں کے مؤدب، احباب کے بہی خواہ اور علم دوست واقع ہوئے تھے۔ مولانا کی وفات حسرت آیات سے درسگاہیں، خانقاہیں اور مسجد و منبر کی محرابیں سونی و اداس ہیں، مولی تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کے درجات کو بلند سے بلند تر فرمائے، فروگزاشت کو معاف فرمائے، پسماندگان اور احباب کو صبر و شکیب عطا فرمائے۔ اور جماعت اہل سنت کو آپ کا نعم البدل کو عطا فرمائے۔ آمین۔ انتقال کی خبر سن کر جامعہ شمس العلوم گھوسی میں مولانا کی روح کو ایصال ثواب کے لئے ایک تعزیتی نشست منعقد ہوئی جس میں خصوصیت کے ساتھ ادارہ ہذا کے مختلف شعبوں کے اساتذہ نے شرکت کی اور مولانا کی دینی و ملی خدمات کو سراہا اور مغفرت کے لئے دعائیں کیں۔ موت اس کی ہے کرے جس کا زمانہ افسوس، مذکورہ خیالات کا اظہار مولانا محمد ممتاز عالم مصباحی پرنسپل جامعہ شمس العلوم گھوسی نے ادارہ ہذا میں منعقدہ تعزیتی نشست میں دوران خطاب کیا۔

نور الہدی مصباحی

ROZNAMA RASHTRIYA SAHARA GORAKHPUR

روزنامہ راشٹریہ سہارا

Tuesday 11 January 2022

آہ، تحقیق وتفقہ کا ایک عظیم اسکالر ہم سے رخصت ہوگیا

گھوسی (مئو) (ایس این بی) فقیہ عصر مفتی آل مصطفی مصباحی کے سانحہ ارتحال سے تصنیفی تدریسی اور تقریری میدان کا زبردست نقصان ہوا ہے۔ اس دور قحط الرجال میں جب کہ علما ومشائخ بڑی تیزی سے داغ مفارقت دیتے جارہے ہیں، گزشتہ شب محقق مسائل شرعیہ علامہ مفتی آل مصطفی مصباحی نوراللہ مرقدہ، استاذ دارالعلوم امجدیہ رضویہ گھوسی محض اکاون برس کی عمر میں اپنے علم وفن اور فقہ وافتا کی بساط سمیٹ لی اور راہی ملک عدم ہوگئے۔ مولانا اپنی جماعت کے ایک زبردست مصنف، بالغ نظر مفتی مشہور قلم کار اچھے مدرس اور بہترین خطیب وواعظ تھے۔ یوں تو آپ علم وفن کے مختلف میدانوں کے شہسوار تھے لیکن فقہ وافتا ان کا خاص میدان تھا، فقہی بصیرت انہیں خاصی حاصل تھی، عالمانہ وضع قطع، اخلاص، جفاکشی، تواضع، شرافت، اور للہیت کے مالک تھے، مولانا کے نامہ قلم سے سیکڑوں فتوے، قیمتی مقالات تحقیقی مضامین کتابوں پر تقریظات وتقدیمات منصۂ شہود پر آئے، مولانا ملک کے طول وعرض میں منعقد مختلف دینی علمی اور فقہی سیمناروں میں شرکت کرتے اور اپنی تحقیق اور علم وفن سے ایک طبقے کو متاثر کرتے۔ وہ اپنے بزرگوں کے مؤدب، احباب کے بہی خواہ اور علم دوست واقع ہوئے تھے۔ مولانا کی وفات حسرت آیات سے درسگاہیں، خانقاہیں اور مسجد ومنبر کی محرا بیں اداس ہیں، مولی تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کے درجات کو بلند سے بلند تر فرمائے، فروگزاشت کو معاف فرمائے، پسماندگان اور احباب کو صبر وشکیب عطا فرمائے۔ اور جماعت اہل سنت کو آپ کا نعم البدل کو عطا فرمائے۔ آمین۔ انتقال کی خبر سن کر جامعہ شمس العلوم گھوسی میں مولانا کی روح کو ایصال ثواب کے لئے ایک تعزیتی نشست منعقد ہوئی جس میں خصوصیت کے ساتھ ادارہ ہذا کے مختلف شعبوں کے اساتذہ نے شرکت کی اور مولانا کی دینی وملی خدمات کو سراہا اور مغفرت کے لئے دعائیں کیں۔ موت اس کی ہے کرے جس کا زمانہ افسوس، مذکورہ خیالات کا اظہار مولانا محمد ممتاز عالم مصباحی پرنسپل جامعہ شمس العلوم گھوسی نے ادارہ ہذا میں منعقدہ تعزیتی نشست میں دوران خطاب کیا۔

رپورٹ: نورالہدیٰ مصباحی

ت تھی!

...فراغت کے بعد بھی جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی ...ال تک رفاقت رہی۔ پھر میرا تقرر جامعہ اشرفیہ ...ر میں ہوگیا۔ جس پر میرے رفیق نے مبارک ...تھی۔ مفتی آل مصطفی مصباحی سے فقہی سیمینار ...اگرچہ میری نوک جھونک ہوا کرتی تھی مگر یہ نوک ...خاص علمی وتحقیقی ہوتی، جسے نہ وہ دل پہ لیتے نہ ...اسی لیے مندوبین اس نوک جھونک سے محظوظ ...تے اور یہ تاثر دیتے نظر آتے کہ سیمنار میں جب ...ں کی رائے الگ الگ ہوتی ہے اس وقت سیمنار ...دار ہی ہوتا ہے کیوں کہ آپ لوگوں کی بحثیں بہت اچھا لگتا ہے۔ مجھے جب اپنی جماعت کا کچھ خاص رفقائے درس کو بیان کرنا ہوتا ہے اس ...مفتی آل مصطفی کا نام ضرور لیتا ہوں کیونکہ یہ ...یہ ناز رفیق ہی نہیں بلکہ میرے دوست بھی تھے۔ ...نت اور علمی قابلیت کا میں ہمیشہ معترف رہا۔ مفتی ...ی مصباحی ایک باکمال مدرس، پختہ قلم کار، اور ...نظر مفتی تھے، جن کے فتاوی قدر کی نگاہ سے ...تے تھے اور ان کی علمی ودینی خدمات ان ...ن کے باقیات صالحات میں شمار ہوں گی۔ دعا ...الی مفتی موصوف کی مغفرت فرمائے ان کی دینی قبول فرمائے، درجات بلند فرمائے اور ...ن کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

نورالہدیٰ مصباحی۔ مہراج گنج

وہی چراغ بجھا جس کی لو قیامت تھی۔ محقق عصر مفتی آل مصطفی مصباحی کا انتقال۔ سیکڑوں علما نے اظہار تعزیت پیش کیا

گورکھپور، 10 جنوری (نمائندہ) استاذ العلماء والمحققین محقق مسائل حاضرہ مفتی آل مصطفی مصباحی قضائے الٰہی سے دار بقا کی طرف کوچ کر گئے۔ مفتی صاحب علیہ الرحمہ بڑے قلم کار مضمون نگار مصنف ومفتی اور جامعہ امجدیہ گھوسی کے عمدہ مدرس نیز جامعہ اشرفیہ مبارک پور کی مجلس شرعی و مشاورت کے اہم رکن تھے، ان کی تحریر وتدریس اور تبلیغ وافتا سے ہزاروں لوگ مستفیض ومستفید ہوئے ہیں۔ مفتی صاحب ایک طویل عرصے سے علیل تھے۔ سنجیدگی ان کی پہچان تھی، فقہی تحقیق ان کا خاص میدان تھا، زبان وقلم کے دھنی تھے، فقہی سیمناروں میں بحث کرتے تو نگاہیں انہیں دیکھا کرتیں، کان انہیں سنا کرتے، مذاکروں میں شرکت فرماتے تو مرکز توجہ رہتے اور دل موہ لیتے تھے، ان کا اس دنیا سے اتنی جلدی چلے جانا علم وتحقیق کے ایک چشمہ سیال کا منہ بند ہونا ہے، اللہ عزوجل ان کی قبر پر رحمت ومغفران کی بارش برسائے، ان کے پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کے علمی وتحقیقی آثار کو ان کے لیے ذریعہ نجات بنائے مذکورہ خیالات کا اظہار عزیز ملت علامہ عبد الحفیظ مصباحی عزیزی، مفتی محمد نظام الدین رضوی برکاتی مصباحی، مولانا الحاج محمد معین الدین قادری مصباحی اور مولانا جمال مصطفی قادری مصباحی، اور مفتی توفیق احسن برکاتی، مولانا ضیاء المصطفیٰ نظامی، مفتی روشن رضا مصباحی، مفتی شمس الہدی خان مصباحی، مولانا توصیف رضا مصباحی نے اظہار تعزیت پیش کرتے ہوئے کہا، موصوف ایک پایہ کے مدرس ومربی تھے وہیں ایک مایہ ناز محقق، مفتی اور متعدد شرعی سیمناروں کی زینت بھی تھے، دین وملت کی سربلندی کے ساتھ سماجی اور معاشرتی اصلاح کی فکر مفتی صاحب علیہ الرحمہ کی طبیعت کا خاصہ تھی کردار کی بلندی متانت و سنجیدگی کے ساتھ خلوص وللہیت میں اپنی مثال آپ تھے یقیناً قوم آپ کی خدمات کو کبھی فراموش نہیں کر سکتی قحط الرجال کے اس دور میں ایسی معتبر شخصیت کا رخصت ہو جانا قوم وملت کا ایک عظیم خسارہ ہے پر قانون فطرت کے مطابق رونما ہونے والے اس سانحے پر صبر کے علاوہ کوئی چارہ نہیں۔ پھر وہ اس دار فانی سے کوچ کر جائے گا۔ مولانا قادری نے کہا کہ مفتی آل مصطفی مصباحی میرے بڑے خاص رفقائے درس میں سے تھے، وہ جب خاص میں وہ جامعہ اشرفیہ میں داخل ہوئے، درجہ فضیلت تک مکمل رفاقت رہی ہم لوگ شانہ بشانہ درس گاہوں میں حاضر ہوتے اور ہم میں ہر ایک کے اندر جذبہ مسابقت بھی ہوتا، فراغت کے بعد بھی جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی میں چھ سال تک رفاقت رہی۔ مفتی آل مصطفی مصباحی سے فقہی سیمینار وغیرہ میں اگرچہ میری نوک جھونک ہوا کرتی تھی مگر یہ نوک جھونک خاص علمی وتحقیقی ہوتی، جسے نہ وہ دل پہ لیتے نہ میں لیتا۔ اسی لیے مندوبین اس نوک جھونک سے محظوظ بھی ہوتے اور یہ تاثر دیتے نظر آتے کہ سیمنار میں جب آپ دونوں کی رائے الگ الگ ہوتی ہے اس وقت سیمنار کا مزہ کچھ اور ہی ہوتا ہے کیوں کہ آپ لوگوں کی بحثیں سننے میں بہت اچھا لگتا ہے۔ مجھے جب اپنی جماعت کا امتیاز اور کچھ خاص رفقائے درس کو بیان کرنا ہوتا ہے اس وقت میں مفتی آل مصطفی کا نام ضرور لیتا ہوں کیونکہ یہ میرے مایہ ناز رفیق ہی نہیں بلکہ میرے دوست بھی تھے۔ ان کی ذہانت اور علمی قابلیت کا میں ہمیشہ معترف رہا۔ مفتی آل مصطفی مصباحی ایک باکمال مدرس، پختہ قلم کار، اور ایک بالغ نظر مفتی تھے، جن کے فتاوی قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے اور ان کی علمی ودینی خدمات انشاء اللہ ان کے باقیات صالحات میں شمار ہوں گی۔ دعا ہے اللہ تعالی مفتی موصوف کی مغفرت فرمائے ان کی دینی خدمات قبول فرمائے، درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اظہار تعزیت پیش کرنے والوں میں مولانا الحاج دیوان صاحب زماں جنرل سکریٹری یوپی اسٹیشن مدارس عربیہ اتر پردیش، مولانا محمد نعیم الدین عزیزی، مولانا انوار احمد خان، مصباحی، مولانا ڈاکٹر انوار احمد خان بغدادی، مولانا محب احمد ضیغمی، مولانا کمال احمد علیمی، مولانا کمال اختر قادری، مولانا آفتاب رشک مصباحی، مولانا احسن رضا مصباحی، مولانا شیر محمد قادری، مفتی نثار احمد مصباحی، مفتی محمد صادق مصباحی، مولانا زاہد علی سلامی، مولانا فیاض احمد مصباحی۔

تعزیت نامہ' انتقال پر ملال

فقیہ عصر، محقق مسائل شرعیہ، استاذ العلما حضرت علامہ مفتی محمد آل مصطفی مصباحی اشرفی رحمۃ اللہ تعالی علیہ

اے فرشتہ اجل! کیا خوب تیری پسند ہے
پھول تو نے وہ چنا جو گلشن کو ویران کر گیا

یا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي

(اے اطمینان والی جان اپنے رب کی طرف واپس ہو یوں کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو اور میری جنت میں آ)

نہایت ہی رنج وغم کے ساتھ یہ اطلاع ملی کہ فقیہ عصر، محقق مسائل شرعیہ، استاذ العلما حضرت علامہ مفتی محمد آل مصطفی مصباحی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔

مفتی صاحب قبلہ ایک بلند پایہ، جید عالم دین، عصر حاضر کے ممتاز فقیہ، ہزاروں علما کے استاذ، درجنوں کتابوں کے مصنف تھے، آپ کی خدمات سے خواہ وہ فقہ وافتا کی شکل میں ہوں یا تصنیفات وتالیفات کے حوالے سے یا تعلیقات وحواشی کی صورت میں ہوں یا علمی مذاکرے ومناظرے اور وعظ وخطابت کی شکل میں ہوں، علم وتعلم سے تعلق رکھنے والا ہر شخص استفادہ کر رہا ہے۔ میری (سراج احمد مصباحی) پہلی ملاقات شہر کھمبات عرس شاہ میراں کے موقع سے ہوئی تھی، اور بھی علمائے کرام مدعو تھے، تقریبا دو دن ہم سب ساتھ میں تھے، ہم سبھوں نے مفتی صاحب قبلہ سے خوب استفادہ کیا، کئی موضوعات پر اپنی گراں قدر تحقیق پیش کی، مفتی صاحب سے میں نے ایک سوال کیا کہ حضرت خضر علیہ السلام نبی ہیں یا ولی؟ جواب میں حضرت نے فرمایا: اس میں علما کا اختلاف ہے، اس موضوع پر میری تفصیلی اور تحقیقی تحریر موجود ہے کوئی صورت بنے گی بھیجنے کی تو بھجوادوں گا۔ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اس طرح چلے جانے سے چاروطرف سناٹا سا چھا گیا ہے، ان کے فراق میں ہر محفل علم وبزم ادب حزن وملال میں ہے، ہر آنکھ اشکبار ہے، ان کے رفقائے درس گہرے صدمے مین نڈھال ہیں۔

کر کے سفر کا تھکا مسافر، تھکا ہے ایسا کہ سوگیا ہے
خود اپنی آنکھیں تو بند کرلیں ہر آنکھ لیکن بھگو گیا ہے

یقیناً دنیائے سنیت ایک ماہر فن سے محروم ہوگئی ہے، بلاشبہ آپ کی رحلت اہم علمی، دینی وملی خسارہ ہے اور علمی وفقہی دنیا میں ایک عظیم خلا ہے، جس کا پر ہونا مشکل نظر آتا ہے۔ اس موقع سے ہم حضرت کے اہل خانہ محبین، مخلصین، اعزہ واقربا سے اظہار تعزیت پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ رب تعالی مفتی صاحب کے درجات میں بلندیاں عطا فرمائے، خدمات دینیہ کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، اور ان کی اولاد، خاندان، محبین ومتوسلین کو صبر وشکیب سے نوازے۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

ابر رحمت ان کی مرقد پر گہر باری کرے
حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے

سوگواران: (مفتی) محمد کلیم اللہ قادری تیغی، شیخ الحدیث دار العلوم برکاتیہ گلشن نگر جوگیشوری ویسٹ ممبئی۔ خطیب وامام محمدیہ مسجد قدم نگر بہرام باغ جوگیشوری

(مولانا) سراج احمد قادری مصباحی

، استاذ ومفتی جامعہ قادریہ کلیم العلوم وسئی مہاراشٹرا

shanesiddharthnews.com
شان سدھارتھ
[illegible]

اضلاع کی خبریں

ایسا کہاں سے لائیں کہ تجھ سا کہیں جسے۔ محقق عصر مفتی آل مصطفی کا انتقال

سیکڑوں علما نے اظہار تعزیت پیش کیا

نورالہدی مصباحی

سنت ایک عالم ربانی، ممتاز فقیہ، فاضل اجل اور مرد صالح سے محروم ہو گئی

مفتی آل مصطفیٰ مصباحیؒ کے انتقال سے علمی دنیا کا خسارہ: مفتی نورالہدیٰ

سیتامڑھی (نامہ نگار) معروف صاحب قلم اور فقیہ مولانا مفتی آل مصطفیٰ مصباحی کا انتقال علمی دنیا کا بڑا خسارہ ہے۔ مرحوم اچھے مدرس، محقق، قلم کار اور اس کے علاوہ بھی بہت سی خوبیوں کے مالک تھے، ان کی جدائی سے دل انتہائی غمزدہ اور دکھی ہے۔ یہ باتیں مفتی محمد نورالہدیٰ خان رضوی مصباحی دارالافتاء والقضاء امام احمد رضا جامع سیتامڑھی نے کہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ معاصرین میں بھی ممتاز تھے، جامعہ اشرفیہ میں وہ میرے ہم سبق تھے۔ جب بھی جہاں ملاقات ہوئی، بڑی محبت اور اپنائیت سے ملتے تھے، وہ بہت ہی سادہ طبیعت اور منکسر المزاج تھے۔ ان کے انتقال سے جو خلا پیدا ہوا ہے، اس کی بھرپائی ممکن نظر نہیں آرہی ہے۔ مرحوم نہایت ہی نیک اور ملنسار تھے۔ مرحوم درجنوں کتابوں کے مصنف تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کا نعم البدل عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

درس مفتی محمد آل مصطفیٰ اشرفی علیہ الرحمہ سابق استاذ جامعہ امجدیہ گھوسی ہم سب کو داغ مفارقت دے گئے اور اللہ کی رحمتوں کے ہجوم میں پہنچ گئے۔ انہوں نے کہا کہ مرحوم نہایت نیک، صالح، پاکیزہ طبیعت کے مالک ایک قلندر صفت انسان تھے، یہ وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ اس قدر جلدی ہمارے بیچ سے رخصت ہو جائیں گے لیکن قدرت نے جو وقت متعین کیا ہے اس پر ہم سب کا ایمان ہے۔ انہوں نے کہا کہ جماعت اہلسنت ایک عالم ربانی، ممتاز فقیہ، فاضل اجل اور مرد صالح سے محروم ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات دینیہ کو قبول فرمائے، درجات بلند کرے، پسماندگان کو صبر جمیل کی دولت سے نوازے اور ان کی تربت پر صبح قیامت تک رحمتوں کے پھول برسائے۔

اسٹیشن روڈ سے سبزی منڈی تک کورو

تھوڑی سی جگہ میں سبزی منڈی لگانے کی وجہ سے خریداری میں دھکا مک

حاجی پور (آئی این این): کورونا انفیکشن کی

POCO
SHOT ON POCO M2

مفتی آل مصطفیٰ صاحب مصباحی کا انتقال، علاقے میں غم کی لہر

سیتامڑھی 10 جنوری (اشتیاق عالم تسلیمی) مولانا مفتی آل مصطفیٰ صاحب مصباحی کا انتقال پر ملال ہو گیا، ان کے انتقال سے پورے علاقے میں غم کی لہر دوڑ گئی، جو جہاں سنا وہ وہیں سن رہ گیا مفتی صاحب بہترین مدرس، محقق مفتی، شاندار قلم کار اور اس کے علاوہ بھی بہت سی خوبیوں کے مالک تھے، ان کی جدائی سے دل انتہائی غمزدہ اور دکھی ہے، یہ باتیں ادارہ شرعیہ پٹنہ کے ضلع قاضی مولانا مفتی نورالہدیٰ خان صاحب نے اخبار نویسوں کو ایک بیان جاری کر دی۔ انہوں نے کہا کہ وہ معاصرین میں بھی ممتاز تھے، اشرفیہ میں وہ میرے ہم سبق تھے، فراغت کے بعد بھی اچھے تعلقات رہے جب بھی جہاں ملاقات ہوئی وہی ساتھیوں والا انداز، مخلصانہ ومحبتانہ گفتگو، وہ بہت ہی سادہ طبیعت اور منکسر المزاج تھے ان کے رہن سہن اور ان کی گفتگو سے کبھی بھی نہیں لگا کہ وہ بہت بڑی درسگاہ کے استاذ اور کسی عظیم دارالافتاء کے قابل فخر مفتی ہیں، وہ اس قدر جلد داغ مفارقت دے دیں گے یہ کبھی سوچا بھی نہ تھا مگر مرضی مولا از ہمہ اولی، اللہ تعالیٰ ان کے گھر والوں اور سارے احباب ومتعلقین ومعتقدین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اہلسنت وجماعت کو ان کا بدل عطا فرمائے آمین۔ آل مصطفیٰ صاحب مصباحی علیہ الرحمہ کو غریق رحمت فرمائے اور ان کی دینی خدمات کو قبول فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کی قبر کو رحمت ونور سے بھر دے، تا حد نگاہ وسیع فرما دے پسماندگان کو صبر جمیل و اجر جزیل عطا فرمائے اور ان کا بدل عطا فرمائے۔

SAHARA EXPRE
Tuesday.11.01.2022

حضرت مولانا مفتی آل مصطفیٰ صاحب مصباحی کا انتقال

سیتامڑھی (ابوامجد کلیم) حضرت مولانا مفتی آل مصطفیٰ مصباحی کے انتقال کی خبر سے سیتامڑھی ضلع کے اہلسنت والجماعت کے درمیان کافی غم کا ماحول ہے اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعاء ہے کہ انہیں غریق رحمت فرمائے اور ان کی دینی خدمات کو قبول فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کی قبر کو رحمت ونور سے بھر دے۔ شہر سیتامڑھی کے مفتی وشہر قاضی جناب مولانا محمد نورالہدیٰ فیضی نے اپنے غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ تا حد نگاہ وسیع فرما دے پسماندگان کو صبر جمیل واجر جزیل عطا فرمائے اور ان کا بدل عطا فرمائے۔ مفتی صاحب بہترین مدرس، محقق مفتی، شاندار قلم کار اور اس کے علاوہ بھی بہت سی خوبیوں کے مالک تھے، ان کی جدائی سے دل انتہائی غمزدہ اور دکھی ہے، وہ معاصرین میں بھی ممتاز تھے، اشرفیہ میں وہ میرے ہم سبق تھے، فراغت کے بعد بھی اچھے تعلقات رہے جب بھی جہاں ملاقات ہوئی وہی ساتھیوں والا انداز، مخلصانہ ومحبتانہ گفتگو، وہ بہت ہی سادہ طبیعت اور منکسر المزاج تھے ان کے رہن سہن اور ان کی گفتگو سے کبھی بھی نہیں لگا کہ وہ بہت بڑی درسگاہ کے استاذ اور کسی عظیم دارالافتاء کے قابل فخر مفتی ہیں، وہ اس قدر جلد داغ مفارقت دے دیں گے یہ کبھی سوچا بھی نہ تھا مگر مرضی مولا از ہمہ اولی، اللہ تعالیٰ ان کے گھر والوں اور سارے احباب ومتعلقین ومعتقدین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اہلسنت وجماعت کو ان کا بدل عطاء فرمائے آمین

عصر حاضر میں اکابرین کے علوم وفنون کے وارث تھے فقیہ عصر مفتی آل مصطفی مصباحی اشرفی علیہ الرحمہ

جب ایک عالم وفات پاتا ہے تو 77 ہزار مقربین فرشتے رخصت کرنے کیلئے اس کے ساتھ جاتے ہیں (روایت) عالم باعمل کی موت سے عالم کو ناقابل تلافی نقصان ہوتا ہے مفتی محمد منظر حسن خان اشرفی مصباحی بانی عالمی سنی صوفی تحریک (الہند)

اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ اس دنیائے فانی میں جو آیا ہے اسے ایک نہ دن ضرور جانا ہے جیسا کہ قرآن مقدس میں ہے (کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام) مگر کچھ ایسی شخصیتیں ہوتی ہیں کہ جن کے جانے سے صرف ان کے اہل خانہ ہی کو تکلیف اور ان کے وصال سے صرف گھر والوں ہی کا نقصان نہیں ہوتا ہے بلکہ ان کے چلے جانے سے پوری ملت کا عظیم نقصان ہوتا ہے اور ان کے جانے کے بعد ان کا نعم البدل تو دور قوم وملت کو دور دور تک بدل بھی نہیں مل پاتا ہے اعلیٰحضرت فاضل بریلی علیہ الرحمہ نے حضرت محدث سورتی علیہ الرحمہ کے وصال پر فرمایا: قیامت قریب ہے اچھے لوگ اٹھتے جا رہے ہیں جو جاتا ہے اپنا نائب نہیں چھوڑتا امام بخاری نے انتقال فرمایا تو نوے ہزار شاگرد محدث چھوڑے سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے انتقال [illegible]

Asr e haazir mein akabireen ke uloom o funoon ke waris the Faqih e Asr Aale Mustafa Misbahi Ashrafi Alaihirrehma